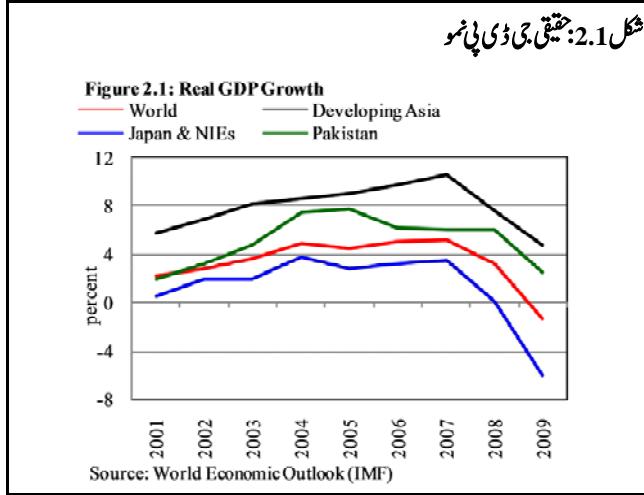


2 معاشی نمو، بچت اور سرمایہ کاری

2.1 حقیقی جی ڈی پی نمو



میں 09ء کے آغاز میں عالمی اقتصادی صورتحال انتہائی غیر یقینی کیفیت سے دوچار تھی۔¹ امریکی رہن منڈی بحران جو مئی 07ء میں ظاہر ہوا تھا، بین الاقوامی مالی بحران بن چکا تھا جس سے عالمی معیشت بہت کمزور ہو گئی (دیکھئے شکل 2.1)۔ مزید برآں مالی بحران کے اثرات کی بنا پر آنے والے سال کے لیے واضح طور پر کئی خطرات تھیں۔ یہ خطرات ان توقعات کی وجہ سے ظاہر ہو رہے تھے: (الف) مالی اداروں میں خطرے سے گریز کے رجحان کی بنا پر قرضہ منڈی میں سیالیت کی صورتحال بگڑ جانا، (ب) اہم معیشتوں کی سست رفتاری کے اثرات دیگر معیشتوں تک پہنچنے کے باعث طلب کا عالمی سطح پر کم ہونا، اور (ج) عالمی معیشت میں تحفظ پسندی بڑھ جانا۔ جو مالک خالص درآمد کنندگان تھے ان کے لیے امید کی ایک کرن تھی کہ اجناس کی عالمی قیمتوں میں نمایاں کمی آسکتی ہے۔

اگرچہ کمزور ہوتی ہوئی عالمی معیشت کے باوجود اجناس کی عالمی قیمتیں ابتدا میں بڑھتی رہیں تاہم ستمبر 2008ء اور اس کے بعد جب امریکی مالی بحران کے دوسرے دور نے عالمی معیشت کو ضرب لگائی اور امریکی مالی شعبے میں شدید غیر یقینی کیفیت پیدا ہوئی تو امکانات یکسر تبدیل ہو گئے۔

اس پریٹیکوں نے اپنے قرضہ کاری کے معیار مزید سخت کر لیے، رسک پر بیم بڑھ گئے اور ایکویٹی کی عالمی قیمتیں تیزی سے گریں۔ یوں عالمی معیشت سنگین بحران میں مبتلا ہو گئی اور دنیا (خصوصاً ترقی یافتہ ملکوں) کی معیشت 1930ء کی دہائی کے 'گریٹ ڈپریشن' کے بعد طویل ترین اور شدید ترین کساد بازاری کے دور میں داخل ہو گئی۔²

طلب میں کمی جس پیمانے کی تھی اس سے بعض مبصرین کی یہ ابتدائی امید ختم ہو گئی کہ ایشیائی معیشتوں پر عالمی معاشی بحران کے اثرات نسبتاً کم ہوں گے کیونکہ ان کی معاشی حالت مستحکم، بینکاری نظام مناسب اور امریکی تمسکات کا ان معیشتوں سے قدرے کم تعلق ہے۔ ایک جانب بڑی معیشتوں کی جانب سے برآمدی طلب میں تیزی سے کمی کی بنا پر برآمد کرنے والی معیشتوں کی پیداوار کو دھچکا پہنچا اور دوسری جانب یہ معیشتیں عالمی سرمایہ منڈیوں کی سرگرمیوں میں کمی سے متاثر ہوئیں۔ علی الخصوص حال ہی میں صنعتی ترقی کرنے والی ایشیائی معیشتوں میں 09ء کے دوران اقتصادی سست رفتاری دیکھنے میں آئی۔ آسیان 5 جہاں برآمدات جی ڈی پی کا بڑا حصہ ہیں³ پیداوار میں جمود رہا۔ حتیٰ کہ چین اور بھارت جو بڑی ملکی منڈی سے مستفید ہو رہے تھے، ان کی نمو بھی کچھ کم ہو گئی اور بالترتیب 6.5 اور 4.5 فیصد رہی۔⁴ پاکستان جیسے ممالک کو زیادہ نقصان ہوا جو پہلے ہی بھاری معاشی عدم توازن سے دوچار تھے کیونکہ ان کے پاس ملکی معیشت کو سہارا دینے کے لیے متبادل پالیسی اقدامات کی گنجائش نہ تھی۔

میں 02ء سے 07ء تک پاکستان کی معیشت نے 6.8 فیصد کی مرکب اوسط شرح سے نمو پائی جو ملک کے طویل مدتی اوسط سے خاصی زیادہ ہے۔ نجی صرف میں تیزی سے اضافہ ہوا اور ساتھ ہی بچت اور سرمایہ کاری کا فرق اور بیرونی وسائل پر انحصار بڑھ گیا۔ مزید برآں اضافی مجموعی طلب نے قیمتوں اور شرح مبادلہ میں اضافے کے لیے دباؤ ڈالا۔ اس صورتحال

¹ مالی سال یکم جولائی سے 30 جون تک ہوتا ہے۔

² جب عالمی معیشت میں سکڑاؤ آیا تو اجناس کی قیمتیں تیزی سے گریں اور 2008ء کے آخر تک اجناس کی عالمی قیمتوں کا اشاریہ 2005ء کی سطح تک پہنچ چکا تھا (آئی ایم ایف کے عالمی قیمت اجناس اشاریے میں ایندھن اور غیر ایندھنی اشاریے دونوں شامل ہیں)۔

³ ان ایشیائی معیشتوں میں سنگاپور، کوریا، تائیوان اور ہانگ کانگ شامل ہیں۔ آسیان 5 میں ملائیشیا، انڈونیشیا، فلپائن، تھائی لینڈ اور ویت نام شامل ہیں۔

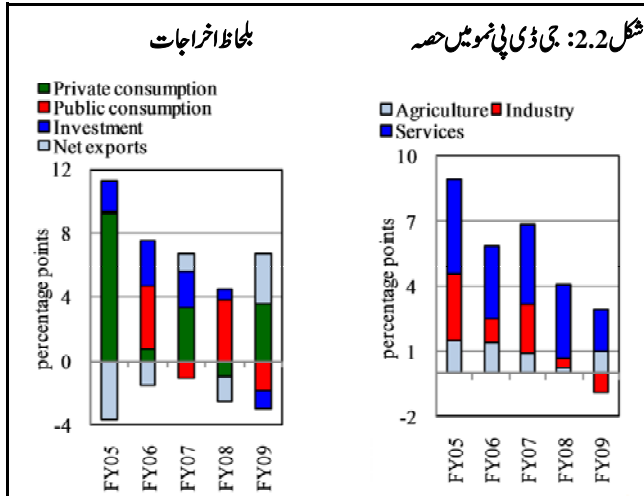
⁴ ورلڈ اکٹاک آؤٹ لک، اپریل 2009ء۔

میں پالیسی سازوں کے اس فیصلے سے کہ م س 08ء میں طلب کی نمو سے نمٹنے کے لیے ملکی کرنسی کو سہارا دیا جائے اور صنعت و زراعت کو توانائی کے لیے زراعت مہیا کی جائے، معیشت کو بلند نمو کے راستے پر چلتے رہنے میں مدد ملی تاہم معاشی عدم توازن مزید بگڑ گیا۔

ملک کی پائیدار عدم توازن کو گوارا کرنے کی استعداد کو ملکی معیشت پر بیرونی اور ملکی دونوں سرمایہ کاروں کے اعتماد، ملکی مصنوعات کی مستحکم عالمی طلب اور عالمی سرمایہ کاروں کو دستیاب بھرپور سیالیت سے تقویت ملی۔ تاہم دباؤ پھر بھی نمایاں تھا اور اسٹیٹ بینک بار بار انتخاب کرتا رہا کہ بڑھتے ہوئے معاشی عدم توازن سے ملکی معیشت کو خطرات لاحق ہیں۔

یہ خطرات م س 08ء میں حقیقت بننا شروع ہوئے جب اجناس کی عالمی قیمتوں کے دھچکے نے ملکی صنعتی شعبے کو متاثر کیا اور بجلی کی قلت نے اشیا سازی کے شعبے کے کام میں رکاوٹیں پیدا کرنی شروع کر دیں۔ نتیجے کے طور پر کمپنیوں کی آمدنی کم ہونے لگی جس سے کاروباری شعبے میں قرضوں کی ناندھنگی بڑھ گئی۔ اجناس کی عالمی قیمتوں کا دھچکا ملکی غذائی اور غیر غذائی گرانے پر بھی اثر انداز ہوا جس سے صارفی شعبے کی حقیقی آمدنی اور قرضوں کی واپسی کی استعداد کم ہو گئی۔ صارفی قرض داروں کی ناندھنگی نے بینکوں کو صارفی قرض گاری کے کاروبار میں محتاط بنادیا۔ بڑھتے ہوئے معاشی عدم توازن اور اس کے ساتھ روز افزوں سیاسی بے یقینی کی وجہ سے معیشت میں کچھ عرصے تک سرمایہ کاری کی طلب میں کوئی خاص اضافہ دیکھنے میں نہیں آیا۔

م س 09ء کے ابتدائی مہینوں میں جب معیشت پر دباؤ بڑھا تو زری پالیسی سخت کیے جانے کے باوجود صورتحال بدتر ہو گئی۔ ایک طرف تو درآمدی بل بڑھتے رہنے سے جاری حسابات کے خسارے میں بہت اضافہ ہو گیا اور دوسری جانب عالمی کساد بازاری اور ملک میں امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتحال نے بیرون ملک سے آنے والی رقوم کی دستیابی کو بہت گھٹا دیا۔ اس کے نتیجے میں زرمبادلہ کے ذخائر خالی ہونے لگے اور ملکی کرنسی کی قدر بہت کم ہو گئی۔ ملکی معیشت پر ان عوامل کے اثرات کے ساتھ توانائی کی شدید قلت بھی تھی۔



آخر، چونکہ عالمی ذخائر کے تیزی سے خالی ہونے سے ملکی معیشت کو سنگین خطرات درپیش تھے اس لیے حکومت نے آئی ایم ایف کے اسٹینڈ بائی ارٹیمینٹ کی مدد سے معاشی استحکام کے پروگرام کا آغاز کیا۔ اس پروگرام میں زراعت مرحلہ وار ختم کر کے اور ٹیکس اصلاحات نافذ کر کے مؤثر مالیاتی سختی پر زور دیا گیا۔ چنانچہ م س 09ء کے سخت زری اور مالیاتی حالات میں معاشی پالیسی کا مرکزی نکتہ ملک میں ملکی (تاکہ گرانے کا دباؤ کم ہو) نیز بیرونی (تاکہ درآمدات کم ہوں اور شرح مبادلہ پر دباؤ گھٹ جائے) اشیا کے صرف کو کم کرنا تھا۔ یہ توقع کی گئی کہ اس طرح م س 09ء میں نجی اور سرکاری صارفی طلب کم کر کے مجموعی طلب گھٹانے میں کامیابی ہوگی (دیکھئے شکل 2.2)۔

صارفی طلب کی نمو کم تو ہو گئی لیکن پھر بھی اچھی خاصی بلند رہی۔ بہر حال صارفی طلب کے دائرے کے اندر سرکاری طلب کم ہوئی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالیاتی استحکام کی کوششیں بار آور ثابت ہو رہی ہیں۔ م س 09ء کے دوران نجی صارفی طلب میں پچھلے سال کی نسبت بلند تر نمو ہوئی۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ غیر غذائی نجی صارفی طلب کم ہو گئی ہے جیسا کہ م س 09ء کے دوران صارفی پائیدار اشیا کی پیداوار میں نمایاں کمی (41.5 فیصد) سے ظاہر ہے۔⁵ یہاں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ گزشتہ چند برسوں میں صارفی پائیدار صنعتوں کی بلند نمو کا محرک زیادہ تر طلب کا بڑھنا تھا جو بینکوں کی جانب سے صارفی شعبے کو کھل کر دیے جانے والے قرضوں سے پیدا ہوئی تھی۔ تاہم بڑھتی ہوئی گرانے اور قرض کی شرحوں میں مزید اضافے نے م س 09ء کے دوران صارفی قرضوں کی مد میں غیر فعال قرضوں کو بڑھا دیا۔⁶ اس کا رد عمل یہ ہوا کہ بینک صارفی شعبے کو قرضے دینے میں زیادہ محتاط ہو گئے۔⁷ صارفین بھی الیکٹرانک

⁵ م س 09ء کے دوران صارفی پائیدار اشیا کی درآمد بھی کم ہوئی۔ تفصیلات کے لیے دیکھئے پیکش 2.4۔

⁶ م س 09ء میں صارفی قرضہ جات کی مد میں غیر ادا شدہ قرضے 45.8 فیصد بڑھے جبکہ م س 08ء میں 61.8 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

⁷ م س 09ء کے دوران مجموعی صارفی ماکاری 18.9 فیصد کم ہو گئی جبکہ م س 08ء میں 3.1 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

اشیا اور گاڑیاں خریدنے میں ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کرنے لگے کیونکہ: (الف) حقیقی آمدنی کی نمو کم ہو گئی تھی (ب) صارفی قرضوں پر شرح سود بڑھ گئی تھی، اور (ج) روپے کی قدر میں تیزی سے کمی کی بنا پر پیداواری لاگت بڑھنے سے الیکٹرانک اشیا اور گاڑیوں کی قیمتوں میں دوران سال اضافہ ہو گیا تھا۔ صارفی اشیا کی پیداوار میں کمی اتنی زیادہ تھی کہ اشیا سازی کے شعبے میں مہ 09ء کے دوران پہلی بار کمی دیکھنے میں آئی۔⁸

مہ 09ء میں سرکاری صرف میں کمی زراعت کے خاتمے اور ترقیاتی اخراجات میں کٹوتی کی صورت میں عیاں تھی۔ حکومت مہ 08ء سے توانائی سے متعلق زراعت کم کر رہی ہے جس سے پیداواری لاگت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ مہ 09ء میں توانائی کی لاگت مزید بڑھ گئی اور زیادہ تیز رفتاری سے بڑھی جس سے حقیقی پیداوار کے شعبے کی سرگرمیاں متاثر ہوئیں۔⁹ اسی طرح مہ 09ء کے دوران ترقیاتی اخراجات میں کٹوتی سے ملکی تعمیراتی سرگرمیوں میں سست رفتاری آئی۔ مالیاتی رکاوٹیں بھی توانائی کے شعبے میں سیالیت کے مسائل پیدا کرنے کی ذمہ دار تھیں۔ قرضے کے چکر کا مسئلہ ریفائمنس یوں اور بجلی پیدا کرنے کی کمپنیوں میں سیالیت کی قلت کا باعث بنا۔ سیالیت کے اس مسئلے کے دو مضمرات تھے: (الف) تیل کی ریفائمنس تیل درآمد کرنے کے لیے کافی سیالیت حاصل نہ کر سکیں اور انہیں استعداد سے کم سطح پر کام کرنا پڑا، اور (ب) پاور پلانٹس میں سیالیت کی قلت سے بجلی کی مناسب طریقے سے پیداوار نہ ہو سکی۔ طلب و رسد کا فرق پہلے ہی زیادہ تھا۔ اس کے ساتھ بجلی کی کم پیداوار نے توانائی کی قلت بڑھادی اور متعدد صنعتوں میں پیداواریت گھٹ گئی۔

سرمایہ کاری کے اخراجات میں اضافے، معیشت میں بلند اور متغیر گرانی اور سیاسی بے یقینی کی وجہ سے مہ 09ء کے آغاز پر سرمایہ کاری کی طلب میں کچھ کمی بھی متوقع تھی۔ تاہم یہ کمی توقع سے کہیں زیادہ ہوئی۔ مہ 09ء کے دوران سرمایہ کاری کی طلب میں کمی کی مثال پچھلے 40 سال میں نہیں ملتی۔ حقیقت یہ ہے کہ مہ 09ء کی پہلی سہ ماہی میں ملک کے شمالی علاقوں میں انتہا پسند گروپوں کی شورش کی وجہ سے ملک میں امن و امان کی صورتحال مزید خراب ہو گئی۔ اس صورتحال نے نہ صرف غیر ملکی سرمایہ کاروں کو دور رکھا بلکہ ملکی سرمایہ کاروں کا اعتماد بھی متزلزل ہو گیا۔ سرمایہ کاری کی طلب نے اشیائے سرمایہ کی صنعتوں کو بھی کمزور کیا۔

اس طرح حقیقی پیداوار کے شعبے کی سست رفتاری زیادہ تر سخت معاشی پالیسیوں اور توانائی کی بحران کی وجہ سے تھی۔ تاہم اگر بیرونی دھچکوں نے ملکی معیشت کو متاثر نہ کیا ہوتا تو حقیقی شعبے کی کارکردگی کسی حد تک بہتر ہوتی۔ مثال کے طور پر اگر عالمی کساد بازاری نہ ہوتی تو ملکی برآمدی صنعتوں کی کارکردگی بہتر ہو سکتی تھی۔ اس کے باوصف برآمدی صنعتوں نے دیگر شعبوں سے قدرے بہتر (گوکہ ان کی نمو بھی کچھ سست ہو گئی) کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور اس کی پیداوار میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ ان صنعتوں میں نمونہ کا انحصار زیادہ تر توانائی کی مؤثر دستیابی، سازگار ماحول نیز ترقی یافتہ معیشتوں میں بحالی کی رفتار پر ہوگا۔ اسی طرح ملک کے شمالی علاقوں میں امن و امان کے حوالے سے تشویش سے ان علاقوں میں کاروبار متاثر ہوا ہے۔ کانکنی اور کوہ کنی کی سرگرمیاں بطور خاص متاثر ہوئیں اور بعض علاقوں میں بالکل معطل ہو گئیں۔

جیسا کہ مندرجہ بالا بحث سے ظاہر ہے، حقیقی شعبے کی سرگرمیوں میں سست رفتاری کا بڑا حصہ صنعتی شعبے میں ظاہر ہوا (دیکھئے جدول 2.1)۔ جس میں مہ 09ء کے دوران ریکارڈ کی دیکھی گئی خصوصاً تعمیرات اور بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے ذیلی شعبوں میں۔ اشیا سازی اور درآمدات کے سکڑ جانے کا مجموعی اثر تھوک اور خوردہ فروشی کی تجارت کی کارکردگی پر پڑا حالانکہ مہ 09ء کے دوران اہم فصلوں کی پیداوار میں نمایاں اضافہ ہوا تھا۔ خدمات کی نمو پر مزید دباؤ ان وجوہات کی بنا پر پڑا: (الف) بینکاری شعبے کی نفع آوری میں کمی، اور (ب) شدید مسابقت اور سخت مالیاتی اقدامات کے ماحول میں نفع آوری کم ہونے کی وجہ سے ٹیلی مواصلات کے شعبے میں سرمایہ کاری میں کمی۔ چنانچہ مہ 09ء کے دوران شعبہ خدمات میں 3.6 فیصد نمو ہوئی جو مہ 02ء سے اب تک سب سے کم ہے۔ سازگار موسم اور اچھی قیمتیں ملنے کی توقعات کی وجہ سے شعبہ زراعت کی اچھی کارکردگی نے حقیقی شعبے کو انتہائی زوال سے بچالیا اور مہ 09ء کے دوران جی ڈی پی کی 2 فیصد نمو ہوئی جبکہ پچھلے سال 4.1 فیصد ہوئی تھی۔

آئندہ حقیقی پیداوار کے شعبے میں کچھ بحالی نظر آنے کا امکان ہے۔ تاہم سرمایہ کاری کی طلب میں کمی اور منفی پیداواریت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر طلب میں کچھ اضافہ ہوا تو گرانی کا دباؤ پیدا ہو سکتا ہے۔ اہم ترین بات یہ ہے کہ اگر حقیقی پیداوار کے شعبے کو بحال کرنا ہے تو بجلی کی پیداوار میں متوازی نمو انتہائی ضروری ہے تاکہ پیداواری نقصانات کو کم سے کم کیا جاسکے۔ حقیقی شعبے کی کارکردگی کے امکانات کا تفصیلی تجزیہ ذیل میں دیا گیا ہے:

⁸ صرف اس ذیلی گروپ کو چھوڑ کر اشیا سازی کے شعبے کی پیداوار میں فقط 1.3 فیصد کمی ہوئی۔

⁹ مثال کے طور پر صنعتی استعمال کے لیے بجلی کے نرخ مہ 09ء میں 23.8 فیصد (12 ماہی حرکت پذیر اوسط) بڑھ گئے جبکہ مہ 08ء میں 14.9 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

جدول 2.1: بی ڈی پی اور شرح نمو میں شعبہ دار حصہ فیصد، 1999-00ء کی مستقل قیمتوں پر					
م 09ء			م 08ء		
شرح نمو	شرح نمو	م 09ء	شرح نمو	شرح نمو	م 08ء
46.2	0.2	4.8	47	1.4	شعبہ
21.8	4.7	3.5	21.3	1.1	زراعت
9.9	6.6		9.5	-2.2	فصلیں
7.3	7.7	4.5	6.9	-6.4	اہم فصلیں
2.6	3.6	2	2.6	10.9	چھوٹی فصلیں
11.3	3.7	3.2	11.1	4.2	گندہ بانی
0.4	2.3	3.4	0.4	9.2	ماہی گیری
0.2	-15.7	1.5	0.3	-11.5	جنگل بانی
24.3	-3.6	6	25.7	1.7	صنعت
18.2	-3.3	5	19.2	4.8	اشیاء سازی
12.1	-7.7	6.1	13.4	4	بڑے پیمانے کی
4.7	7.5	5.5	4.4	7.5	چھوٹے پیمانے کی
1.4	4.2	8	1.3	4.2	مذبح
2.5	1.3	5.2	2.6	4.4	کانکری اور کوہ کنی
2.1	-10.8	8	2.4	-3.9	تعمیرات
1.5	-3.7	3	1.6	-22	بجلی و گیس کی تنصیب
53.8	3.6	6.1	53	6.6	شعبہ خدمات
17.5	3.1	4.5	17.3	5.3	تھوک اور خوردہ تجارت
10.3	2.9	5.4	10.2	5.7	نقل و حمل، ذخیرہ کاری اور مواصلات
6.2	-1.2	12	6.4	12.9	مالیات اور بیمہ
2.7	3.5	3.5	2.7	3.5	رہائش گاہوں کی ملکیت
6.1	5	4	5.9	1.2	نظم عامہ و دفاع
11.1	7.3	7	10.6	10	کیونٹی، معاشرتی و ذاتی خدمات
100	2	5.5	100	4.1	مجموعی ملکی پیداوار

ماخذ: پاکستان اکنامک سروے 2008-09ء

1- کھاد کی قیمتوں میں کمی، ٹریکٹر کے استعمال میں اضافے اور گنے اور کپاس کی پیداوار میں متوقع اضافے کے پیش نظر م س 10ء میں زرعی پیداوار اچھی ہونے کی امید ہے گوکہ بعض علاقوں میں وائرس کے حملوں کی خبریں ملی ہیں۔ البتہ چاول کے زیر کاشت رقبے میں ممکنہ کمی کی وجہ سے خطرہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اہم فصلوں کی کارکردگی کا تعین گندم کی فصل پر ہوگا جس کا دار و مدار زیادہ تر مقررہ قیمتوں، کھاد کے نرخوں اور دستیابی، سازگار موسم اور مصدقہ بیجوں کے استعمال پر ہوتا ہے۔

2- آئندہ سال مجموعی صارفی طلب مستحکم رہنے کی توقع ہے کیونکہ:
الف۔ طلب میں کمی اور اجناس کی عالمی قیمتوں کے گھٹنے کی بنا پر م س 09ء کی دوسری ششماہی میں خام مال کے نرخ تیزی سے کم ہونے لگے۔ خوردہ قیمتوں (جو عموماً تھوک قیمتوں کے رجحانات کی پیروی کرتی ہیں) پر اثر ابھی تک ظاہر نہیں ہوا ہے۔ جب اثر کی یہ منتقلی مکمل ہو جائے گی تو طلب کے کسی حد تک بحال ہونے کی توقع ہے۔ تاہم اگر اجناس کی عالمی قیمتوں کے دوبارہ سر اٹھانے کا سلسلہ جاری رہا تو صارفی طلب کے بحال ہونے میں وقت لگ سکتا ہے۔

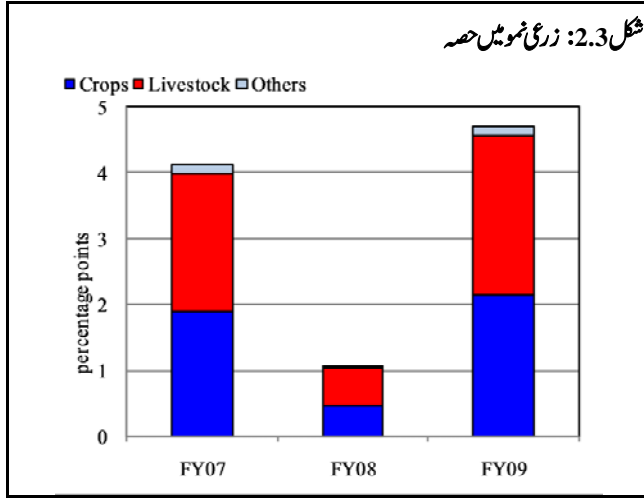
ب۔ جاری حسابات کے خسارے اور گرانی کے دباؤ میں کمی کے بعد اسٹیٹ بینک نے 2009ء کے دوران زرعی پالیسی میں نرمی کا عندیہ دیا تھا۔ اپریل 2009ء میں اسٹیٹ بینک نے ڈسکاؤنٹ ریٹ 100 بی پی ایس اور اگست میں مزید 100 بی پی ایس کم کر دیا تاکہ معاشی نمو کو سہارا ملے۔ اگر گرانی نے مہلت دی تو اس رجحان کے جاری رہنے سے حقیقی پیداوار کے شعبے کی بحالی میں مدد مل سکتی ہے۔

3- م س 09ء کے دوران ملکی معیشت کو متاثر کرنے والے متعدد منفی طلبی اور رسد دی دھچکے عارضی نوعیت کے تھے۔ مثال کے طور پر اگر م س 10ء کے وسط تک قرضے کے چکر کا مسئلہ حل ہو جاتا ہے تو نہ صرف مقامی ریفرنسیوں میں استعداد کا استعمال بڑھے گا بلکہ دیگر اشیاء سازیوں میں (ایک حد تک) بجلی کا زیاں بھی کم ہو جائے گا۔

4- اسی طرح بے گھر افراد کی بھی اپنے گھروں کو واپسی شروع ہوگئی ہے۔ اطلاعات ہیں کہ ان علاقوں میں معاشی سرگرمیاں بتدریج بحال ہو رہی ہیں۔

چونکہ حقیقی پیداوار کے شعبے کی کارکردگی ملک میں روزگار کی پیداوار سے قریبی تعلق رکھتی ہے اس لیے اس شعبے کی سرگرمیوں کو بحال کرنا از حد ضروری ہے۔ اس بنا پر اس کی اہمیت اور بھی زیادہ ہے کہ معاشرتی و معاشی حالات کا بگاڑ ملک میں انتہا پسند عناصر کے ہاتھ مضبوط کرتا ہے۔ خاص طور پر ان شعبوں کو مستحکم کرنے کی ضرورت ہے جو دوسرے شعبوں سے روابط رکھتے ہیں۔ اس تناظر میں تعمیرات کے شعبے کی نمو لازمی ہے کیونکہ یہ شعبہ روزگار پیدا کرنے کی بے پناہ صلاحیت رکھتا ہے اور متعدد اشیاء سازی صنعتوں کی نمو اس کا گہرا تعلق ہے۔ بہر حال پالیسی یہ نہیں ہونی چاہیے کہ ملک میں تقابلی نرخوں کو بگاڑ کر اور براہ راست مالیاتی لاگت میں اضافہ کر کے منتخب شعبوں کو بحال کرنے پر توجہ مرکوز کی جائے بلکہ کارپوریٹ نظم و نسق اور روابط کے ڈھانچے میں بہتری، موزوں ترانفر اسٹرکچر کی دستیابی، ملک میں کاروبار کرنے کی لاگت میں کمی، تحقیق و ترقی اور سب سے بڑھ کر پیداواریت کو بڑھانا حقیقی شعبے کی پائیدار نمو کے لیے اہمیت رکھتا ہے۔

2.2 شعبہ زراعت کی کارکردگی



میں 09ء میں زراعت کے شعبے کی اچھی کارکردگی جی ڈی پی کی بھرپور نمو کا باعث بنی۔ فصلوں اور گلہ بانی کے ذیلی شعبوں نے ہدف سے بڑھ کر نمو حاصل کی۔ فصلوں کی متاثر کن نمو (دیکھئے شکل 2.3) کا شکاروں کو بلند تر نرخوں کی صورت میں دی گئی واضح ترغیبات کا نتیجہ تھیں جن سے انہیں زیر کاشت رقبہ بڑھانے کا محرک ملا۔ ساتھ ہی کھاد کے نرخوں کے حوالے سے بے یقینی اور نہری پانی کی کم دستیابی کی بنا پر دیگر اہم خام مواد کے گنجائش سے کم استعمال کے اثرات سازگار موسم کی بنا پر گھٹ گئے۔ خام مواد کے استعمال میں کمزوری کی عکاسی کھاد کے استعمال کی سست تر نمو سے اور اس حقیقت سے ہوتی ہے کہ م س 09ء کے دوران زرعی شعبے کے لیے تقسیم ہونے والے قرض کی نمو کم ہو گئی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ م س 09ء میں اگر خام مواد کا بہترین استعمال کیا جاتا تو جن شعبوں میں مستحکم یافت ہوئی وہ اور بھی زیادہ ہو سکتی تھی (دیکھئے باکس 2.1)۔

م س 09ء کے دوران شعبہ زراعت کی نمو کے حوالے سے اہم ترین پہلو تین بڑی فصلوں (گندم، چاول، مکئی) کی ریکارڈ پیداوار ہے جو تینوں مل کر اہم فصلوں میں لگ بھگ 59 فیصد قدر اضافی کا باعث بنتی ہیں۔ م س 09ء میں یہ حصہ 62.7 فیصد تک پہنچ گیا۔ نتیجتاً گنے کی پیداوار میں 21.7 فیصد کی بھاری کمی کے باوجود مجموعی طور پر اہم فصلوں کی پیداوار 7.7 فیصد رہی جبکہ ہدف 4.5 فیصد تھا۔ چھوٹی فصلوں کی نمو بھی متاثر کن رہی حالانکہ کیو لا، پیاز، آم اور بعض دالوں سمیت کچھ چھوٹی فصلوں کی پیداوار گھٹ گئی۔ م س 09ء میں چھوٹی فصلوں میں 3.6 فیصد نمو ہدف سے زیادہ تھی جو 2 فیصد تھا۔

اسی طرح گلہ بانی کے ذیلی شعبے کی 3.7 فیصد نمو بھی 3.2 فیصد کے سالانہ ہدف سے زیادہ ہے۔ اس ذیلی شعبے میں نموکومنڈی کے مثبت جذبات -- کیونکہ قیمتیں اور طلب دونوں بلند رہیں -- اور سازگار موسم سے تقویت ملی۔ اس سال پولٹری اور گلہ بانی کے جانور وائرس کے بڑے حملوں سے محفوظ رہے اور اس ذیلی شعبے کو بارشوں کا موسم طویل تر ہونے اور سرمائی بارشوں کی بنا پر آب پاشی سے محروم کھیتوں میں چارے کی بہتر دستیابی سے بھی فائدہ پہنچا۔

نامیہ آمدنی میں اضافے سے بدلتے ہوئے طرز زندگی کی بنا پر ڈیری اور گوشت کی مصنوعات کی ملکی طلب مستحکم رہنے کی توقع ہے اس لیے گلہ بانی میں نمو کے امکانات اچھے ہیں۔ مزید برآں خصوصاً مشرق وسطیٰ کے ممالک سے بڑھتی ہوئی بیرونی طلب بھی اس شعبے میں نمایاں نمو کے مواقع لا رہی ہے۔ چنانچہ اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں کہ گلہ بانی اور پولٹری میں قرضوں کی تقسیم مسلسل بڑھ رہی ہے اور م س 09ء کے دوران اس میں 23.8 فیصد اضافہ ہوا۔

اس کے برخلاف ماہی گیری کے ذیلی شعبے میں م س 09ء کے دوران سست تر نمو دیکھی گئی جبکہ جنگل بانی کے شعبے کی جانب سے اضافہ قدر میں کمی آئی۔ شعبہ زراعت کی قدر اضافی میں ان دو ذیلی شعبوں کا مجموعی حصہ کم ہے ¹⁰ تاہم خاطر خواہ برآمدات اور روزگار کے امکانات کو دیکھتے ہوئے ماہی گیری کے ذیلی شعبے کی ناقص کارکردگی مایوس کن ہے۔

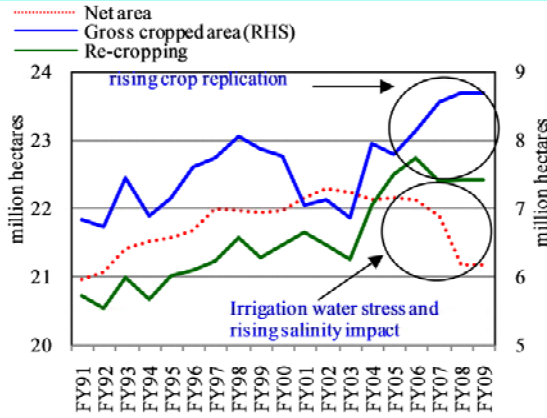
باکس 2.1: زراعت کے کلیدی مسائل

پاکستان کا ایک بڑا مسئلہ ہوتا ہوا خالص زیر کاشت رقبہ ہے جو م س 02ء میں 2 کروڑ 23 لاکھ ہیکٹر سے کم ہو کر م س 09ء میں 2 کروڑ 12 لاکھ ہیکٹر ہو گیا۔ چنانچہ دستیاب قابل کاشت اراضی پر دباؤ بڑھ گیا ہے اور ایک سے زیادہ بار کاشت ہونے والے رقبے کا کل زیر کاشت رقبہ میں حصہ جو م س 02ء میں 29 فیصد تھا م س 09ء میں بڑھ کر 35.1 فیصد ہو گیا ہے (دیکھئے شکل 2.1.1)۔

عام طور پر بار بار کاشت سے مٹی کی زرخیزی کم ہو جاتی ہے اور یافت گھٹ جاتی ہے۔ اس لیے یافت برقرار رکھنے کے لیے زیادہ خام مال کی ضرورت پڑتی ہے اور اس سے پیداوار کی لاگت میں اضافہ اور آمدنی میں کمی ہو جاتی ہے۔ خالص

¹⁰ م س 09ء کے دوران زراعت میں ان دو ذیلی شعبوں کا مجموعی حصہ 2.8 فیصد ہے۔

شکل 2.1.1: کاشتکاری کی زمین کی صورتحال



زیرکاشت رقبے میں کمی کی بڑی وجوہات یہ ہیں: (الف) نہری پانی کی کم دستیابی، (ب) نہروں اور کھیتوں کے درمیان پانی کا زیاں، اور (ج) پانی کی زیر زمین بلند ہوتی ہوئی سطح 11 جس سے مٹی کی سیم بڑھ جاتی ہے۔ ان نقصانات کی شدت اس طرح کم کی جاسکتی ہے: (الف) آب پاشی میں پانی کے زیاں کو کم کرنے کے لیے پانی کے راستوں میں کنکریٹ سے اسٹرکچر، (ب) زمین کو سطح کرنے کے لیے لیزر ٹیکنالوجی استعمال کر کے آب پاشی کا موثر استعمال، اور (ج) چھڑکاؤ اور ڈرپ آبی کیشن کا استعمال، خصوصاً منتخب چھوٹی فصلوں کے لیے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ پاکستان میں نہ صرف خالص زیرکاشت رقبہ کم ہوا ہے بلکہ کاشتکاری کے روایتی طریقوں میں نامناسب خام مال کے استعمال سے بھی بلند یافتہ حاصل کرنے میں رکاوٹ پیش آ رہی ہے۔ مثال کے طور پر **جدول 2.1.1** سے پتہ چلتا ہے کہ کھاد کے موثر استعمال سے یافتہ بڑھائی جاسکتی ہے۔ کھادوں کے متوازن استعمال سے مالی سال 2009ء کے مقابلے میں گندم کی یافتہ 34.2 فیصد، چاول کی 57.1 فیصد، کپاس کی 77.5 فیصد اور گنے کی 45.8 فیصد بڑھائی جاسکتی ہے۔

غذائی تحفظ کے نقطہ نظر سے اہم اناجوں خاص طور پر گندم کی پیداوار میں امکانات سے فائدہ اٹھانا بہت ضروری ہے۔ یہ بات اہم ہے کہ پاکستان میں گندم کی یافتہ عالمی اور امریکی اوسط کے قریب ہے۔ یہ روس، کینیڈا، ترکی، آسٹریلیا اور یوکرین سے بھی بہتر ہے۔ تاہم یہ نہ صرف امکانی یافتہ سے کم ہے بلکہ چین اور یورپی یونین سے بھی کم ہے۔ جہاں تک چاول کا تعلق ہے پاکستان کی یافتہ سب سے زیادہ چاول برآمد کرنے والے ملک سے کم ہے (دیکھئے شکل 2.1.2)۔

پاکستان میں چاول کی کثرت یافتہ کی اہم ترین وجوہات میں سے ایک یہ ہے کہ مجموعی کاشت شدہ رقبہ کے 50.2 فیصد پر باہمی چاول (لمبے دانے والا) اگایا جاتا ہے جو چاول کی کل پیداوار کا 37.4 فیصد بنتا ہے۔ اس کی یافتہ 1.7 ٹن فی ہیکٹر ہے جبکہ اری اور دیگر قسموں کی 2.6 ٹن فی ہیکٹر ہے۔

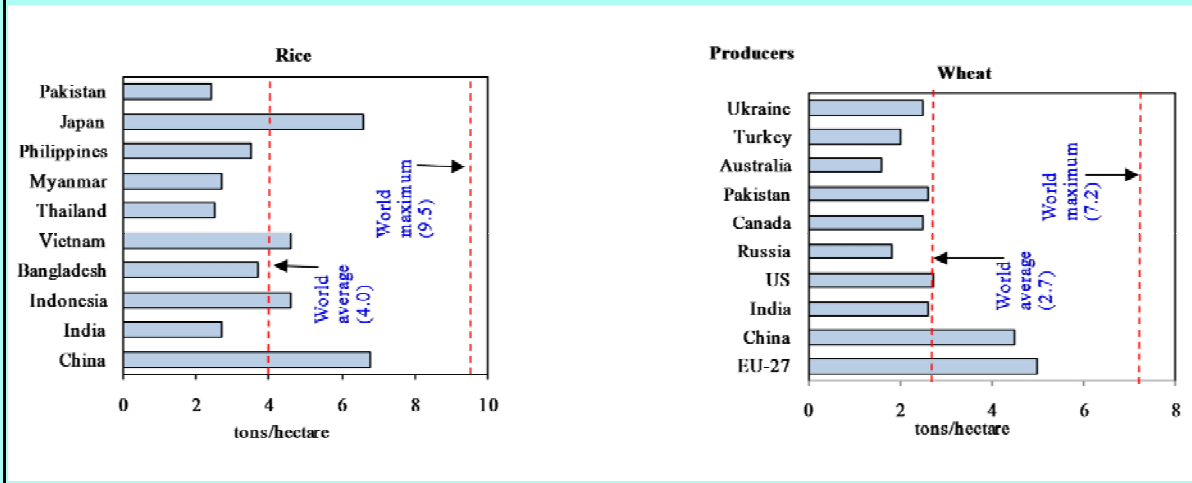
تاہم چاول کی مختلف اقسام میں یافتہ کا فرق بیجوں کی بہتر ٹیکنالوجی، مخلوط تحقیق، مؤثر توسیعی خدمات اور ٹیکنالوجی کی ترقی تک رسائی آسان بنا کر کاشتکاری کے شعبے کی استعداد کاری کے ذریعے کم کیا جاسکتا ہے۔

جدول 2.1.1: روایتی طریقے اور کھاد کے متوازن استعمال کے درمیان یافتہ کا فرق (کلگرام فی ہیکٹر)			
فصلیں	اوسط یافتہ م س 09ء*	متوازن کھاد کی یافتہ**	یافتہ کا فرق (فیصد)
گندم	2585	3,926	34.2
کپاس	713	3,167	77.5
چاول	2,346	5,472	57.1
گنا (ٹن)	48.6	89.6	45.8
کئی	3,610	4352	17.0

* وزارت زراعت

** ایوب ایگریکلچر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

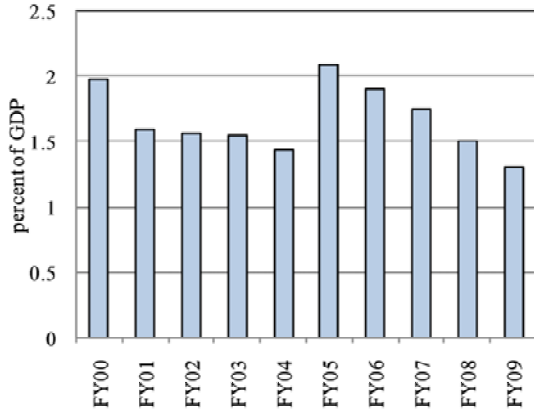
شکل 2.1.2: دنیا کے صف اول کے پیدا کنندگان کی گندم اور چاول کی یافتہ



یہ یاد رکھنا چاہیے کہ زراعت میں ٹھوس سرمایہ کاری کے بغیر یافتہ میں اضافہ نہیں کیا جاسکتا۔ اس شعبے میں پاکستان میں سرمایہ کاری کی سطح برائے نام ہے اور پچھلے چند برسوں میں اس میں بھی کمی آ رہی ہے (دیکھئے شکل 2.1.3)۔ ایشیائے جنوب

¹¹ عالمی بینک کی رپورٹ پاکستان کی پانی کی معیشت خشک ہو رہی ہے میں یہ کہا گیا ہے کہ پنجاب کی قدرتی طور پر گہری ارضیاتی سطحوں میں ذخیرہ شدہ بہت سا پانی اور بہت سے علاقوں میں پانی اب زمین کی چلی سطحوں تک پہنچ گیا ہے جس سے زمین خراب ہو رہی ہے۔

شکل 2.1.3: زراعت میں سرمایہ کاری



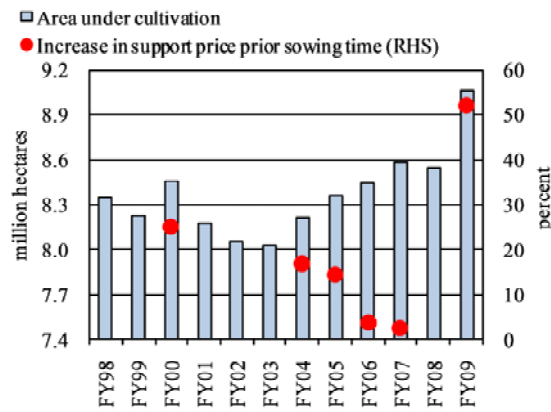
غذائی اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے نے غذائی تحفظ کی اہمیت بڑھادی ہے اس لیے اس وقت لازم ہے کہ پاکستان معیاری خام مال کی فراہمی اور تحقیق و توسیع کی خدمات کو بہتر بنانے کے لیے شعبہ زراعت میں بھاری سرمایہ کاری کرے۔ ملک کی غذا اور ریشے کی ضرورت پوری کرنے کے لیے یافت بڑھانا ضروری ہے تاکہ نہ صرف غذائی تحفظ کو یقینی بنایا جاسکے بلکہ زرمبادلہ کمانے کے لیے برآمد کے قابل فاضل مقدار بھی پیدا کی جاسکے۔

یہ بھی ذہن نشین رکھنا چاہیے کہ زراعت میں سرمایہ کاری بڑھنے سے خاصا روزگار بھی پیدا ہوگا خاص طور پر دیہی علاقوں میں۔ اگر ذخیرہ کاری، نقل و حمل، پروسیسنگ اور بیکیٹنگ نیز زرعی انفراسٹرکچر میں اضافی سرمایہ کاری کی جائے تو اس امکان سے مزید فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

2.2.1 فصلوں کا شعبہ

گندم

شکل 2.4: گندم کی خریداری، قیمت اور رقبہ



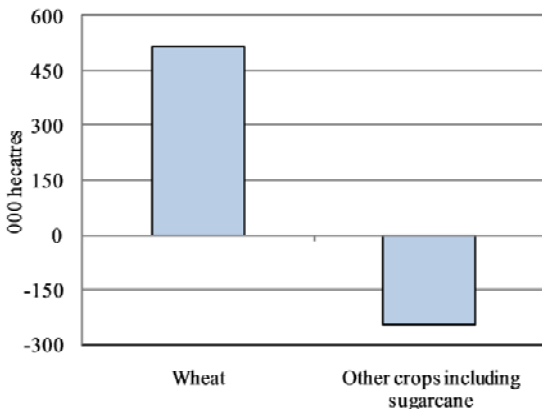
میں 09ء کے دوران زیر کاشت رقبے اور یافت میں اضافے کے مجموعی اثر کی وجہ سے گندم کی فصل کا نیار یکارڈ قائم ہوا۔¹² اس کامیابی کا سبب (الف) بوائی سے خاصے پہلے اعلان کردہ امدادی قیمت میں خاصا اضافہ، اور (ب) بروقت بارشوں کے حوالے سے خوش نصیبی تھی، جس سے سال کے دوران ریکارڈ یافت حاصل کرنے میں مدد ملی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ جب بھی بوائی کے موسم سے پہلے گندم کی امدادی قیمت کا اعلان کیا گیا ہے، زیر کاشت رقبے میں نمایاں اضافہ ہوا ہے (دیکھئے شکل 2.4)۔ اگر کاشتکار مناسب مقدار اور متوازن غذائی اجزاء استعمال کرتے اور اگر کٹائی سے پہلے بعض علاقوں میں بارشوں سے فصلوں کو نقصان نہ پہنچتا تو فصل اور بھی بہتر ہوتی۔

گندم کی فصل کو جزوی طور پر بعض علاقوں میں گنے کی جگہ چاول کی کاشت سے فائدہ پہنچا۔ گنے کے برخلاف چاول سال میں کئی بار نہیں اگایا جاسکتا اور چاول کی کٹائی کے بعد کھیت گندم کے لیے دستیاب ہوتے ہیں (دیکھئے شکل 2.5)۔ گندم کے زیر کاشت بارانی علاقے میں نمایاں اضافے سے بھی ماس 09ء کے دوران 512 ہزار ہیکٹر کا مجموعی اضافہ حاصل کرنے میں مدد ملی۔

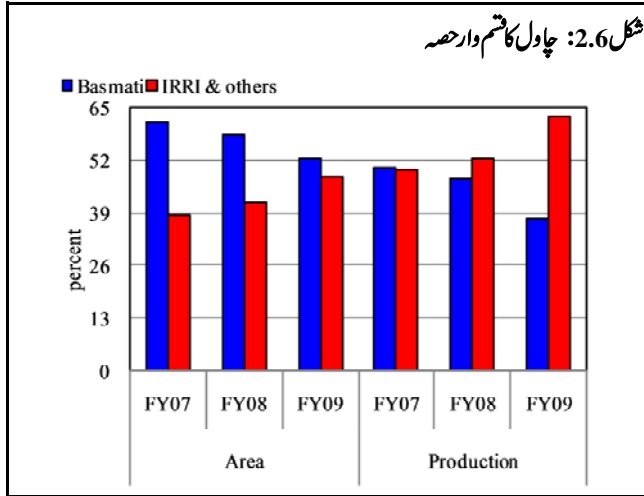
چاول

ماس 09ء کے دوران چاول کی فصل 25 فیصد بڑھ کر ریکارڈ 70 لاکھ ٹن تک پہنچ گئی (دیکھئے شکل 2.6)۔ یہ بات اہم ہے کہ باسستی چاول کی پیداوار ماس 09ء میں 1.6 فیصد کم ہو گئی لیکن اری اور چاول کی دیگر قسموں کی پیداوار میں 49 فیصد کے اضافے سے یہ کمی پوری ہو گئی۔

شکل 2.5: ماس 09ء کے دوران رقبے میں تبدیلی



¹² ماس 09ء میں گندم کی پیداوار کا تخمینہ 2 کروڑ 40 لاکھ ٹن لگایا گیا جبکہ ماس 07ء میں 2 کروڑ 33 لاکھ ٹن کی ریکارڈ فصل ہوئی تھی۔ گندم کی یافت ماس 09ء میں پچھلے سال کی نسبت 5.5 فیصد بڑھ گئی لیکن یہ ماس 07ء کی ریکارڈ یافت سے 4.8 فیصد کم تھی۔



مالی سال 2009ء کے دوران اس شاندار کارکردگی سے شعبہ زراعت کو اچھی نمو حاصل کرنے میں مدد ملی۔ گندم کی طرح چاول کی قیمتوں میں بھی مئی 08ء کے دوران نمایاں اضافے سے کاشتکاروں کو مالی سال 2009ء میں چاول کا زیر کاشت رقبہ بڑھانے کی تحریک ملی۔ نتیجے کے طور پر زیر کاشت رقبہ بڑھ کر 30 لاکھ ہیکٹر ہو گیا جو زیادہ تر گنے اور کپاس کے زیر کاشت رقبے میں سے لیا گیا۔¹³ مئی 09ء کے دوران چاول کی ریکارڈ فصل کے باوجود ملکی قیمتیں بلند رہیں۔ چونکہ پاکستان چاول کا بڑا برآمد کنندہ ہے اس لیے ملکی قیمتیں بین الاقوامی نرخوں کے مطابق رہیں۔ اگرچہ چاول کی عالمی قیمتیں خاصی کم ہو گئیں تاہم روپے کی قدر گھٹ جانے کی وجہ سے فائدہ کم ہو گیا۔¹⁴

کچھ برسوں سے باسمتی چاول کی پیداوار کم ہو رہی ہے اور چاول کی مجموعی پیداوار میں اس کا حصہ گھٹ رہا ہے جس سے غالباً کم تر یافت پر کاشتکاروں کے رد عمل کی عکاسی ہوتی ہے۔ یافت میں کمی کی وجوہات میں (الف) وسیع کاشت کی وجہ سے چاول کے کھیتوں کا معیار کم ہو جانا، (ب) کیڑوں کا بڑھ جانا، (ج) کیڑے مار دواؤں کا فائدہ کم ہونا، اور (د) گرم موسم کی وجہ سے چاول کے سائز اور وزن میں کمی شامل ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان کو بلند یافت والی باسمتی چاول کی قسمیں اگانے کی ضرورت ہے جو کیڑوں کے حملوں کے خلاف مزاحم ہوں تاکہ بین الاقوامی منڈی میں مسابقت قائم رکھ سکیں۔

کپاس

بوائی کے وقت کپاس کی فصل کے اچھانہ ہونے کے امکانات نمایاں تھے کیونکہ مئی 09ء کے دوران کپاس کا زیر کاشت رقبہ 7.7 فیصد گھٹ گیا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ دیگر فصلوں کے مقابلے میں کپاس کی قیمتیں کم تھیں۔ تاہم کپاس کی کاشت کے علاقوں میں سازگار موسم اور کاشت کے دوران قیمتوں میں اضافے سے کاشتکاروں کو یافت میں اضافے کے لیے مزید کوششیں کرنے کی تحریک ملی۔ ایک اور عنصر جس سے مئی 09ء کے دوران یافت بڑھانے میں مدد ملی بی ٹی کپاس کی کاشت میں اضافہ تھا۔

گنا

مالی سال 2009ء کے دوران گنے کی فصل 21.7 فیصد کم ہو گئی جس کا سبب زیر کاشت رقبہ اور یافت میں کمی تھی۔ مایوس کسانوں نے گنے کے زیر کاشت رقبے میں 17.1 فیصد کمی کر دی۔ پانی کی قلت اور کھاد کے کم استعمال کی وجہ سے مالی سال 2009ء میں یافت 5.6 فیصد گھٹ گئی۔ مالی سال 2008ء میں پکل کاری کے مؤخر موسم کی بنا پر وزن ضائع ہونے سے گنے کے کاشتکاروں کو ملنے والی قیمتیں ان کی توقعات سے کہیں کم تھیں۔ گنے کے حوالے سے غیر واضح ترغیبات کی وجہ سے کاشتکاروں کو دوسری فصلوں کی طرح توجہ دینا پڑی، جیسے چاول۔

دیگر فصلیں

دیگر اہم فصلوں میں مکئی کی فصل جو طلب کے مطابق اگائی جاتی ہے عالمی سطح پر انتہائی تیزی سے ابھرتی ہوئی اجناس میں شامل ہے۔ مئی 09ء کے دوران مکئی کی 40 لاکھ 4 ہزار ٹن پیداوار ریکارڈ ہے جو گزشتہ برس سے 12 فیصد زیادہ ہے۔ حیاتی ایندھن کے بڑھتے ہوئے استعمال، گلہ بانی اور دوا سازی کی صنعت کی وجہ سے مکئی کی طلب بلند رہی۔ مکئی کی فصل کی آئندہ طلب کو پورا کرنے کے لیے متعلقہ فریقوں کو رسد میں اضافہ کرنا ہوگا اور مکئی کی فصل کے لیے ایک قدرتی سلسلہ قائم کرنا ہوگا۔ مئی 09ء کے دوران پیشتر دیگر اہم فصلیں نموکا مظاہرہ نہ کر پائیں کیونکہ ان فصلوں کا زیر کاشت رقبہ گندم اور چاول نے لے لیا (دیکھئے جدول 2.2)۔

¹³ چاول کے زیر کاشت رقبے میں 248 ہزار ہیکٹر کا اضافہ ہوا جبکہ گنے اور کپاس کے زیر کاشت مجموعی رقبے میں 246 ہزار ہیکٹر کی کمی ہوئی۔

¹⁴ مئی 09ء میں چاول کی برآمدات کی مقدار 8 فیصد بڑھ کر 25 لاکھ ٹن ہو گئی۔

جدول 2.2: دیگر فصلوں کی کارکردگی						
فیصد نمو						
فصلیں	میں 06ء	میں 07ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء
رقبہ: ہزار ہیکٹر						
چنا	1,029	1,052	1,107	1,094	5.2	-1.2
مکئی	1,042	1,017	1,052	1,118	3.4	6.3
باجر	441	504	531	470	5.4	-11.5
جوار	254	292	281	263	-3.8	-6.4
جَو	90	94	91	86	-3.2	-5.5
سرسوں کے بیج اور رائی	217	256	224	209	-12.5	-6.7
تل	82	71	76	91	7.0	19.7
تمباکو	56	51	51	52	-	2.0
یافتہ: کل گرام فی ہیکٹر						
چنا	467	797	429	695	-46.2	62.0
مکئی	2,985	3,036	3,427	3,610	12.9	5.3
باجر	501	472	574	630	21.6	9.6
جوار	602	616	605	627	-1.9	3.7
جَو	978	1,000	956	965	-4.4	0.9
سرسوں کے بیج اور رائی	793	828	786	703	-5.1	-10.5
تل	427	423	434	451	2.8	3.8
تمباکو	2,018	2,020	2,118	2,173	4.9	2.6
ع: عبوری						

جدول 2.3: چھوٹی فصلوں کی پیداوار (گروپ)						
ہزار ٹن						
فصلیں	میں 07ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء	نمو (فیصد)
دالیں	251	281	256	11.7	-8.9	
سبزیاں	5,725	5,676	5,742	-0.9	1.2	
پھل	6011	7177	7399	19.4	3.1	
مسالے	1,995	2,241	2,224	12.3	-0.8	
غیر روایتی روٹی بیج	922	980	742	6.2	-24.3	

پچھلے سال مون سون میں زیادہ بارشوں اور موسم سرما کی بارشیں زیادہ عرصے جاری رہنے کی وجہ سے آب پاشی کی کم دستیابی کا اثر زائل ہو گیا۔ گلہ بانی کی پائیدار نمو شعبہ زراعت اور معیشت کے لیے مثبت علامت ہے کیونکہ اس سے نہ صرف غذائی تحفظ بہتر ہوگا بلکہ بے زمین کسانوں میں غربت کم کرنے میں بھی مدد ملے گی۔

تعجب کی بات یہ ہے کہ چارے کی پیداوار میں سست رفتاری کے باوجود فارم کے جانوروں کی تعداد میں 92ء اور 09ء کے دوران اوسطاً 6.4 فیصد بڑھ گئی جبکہ چارے کی پیداوار اسی مدت میں 0.2 فیصد کم ہوئی (دیکھئے شکل 2.7)۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کاشتکار جانوروں کی خوراک میں روایتی چیزوں کے علاوہ بھرپور غذائی اجزاء رکھنے والی درآمد شدہ اشیاء بھی شامل کر رہے ہیں، اناج استعمال کر رہے ہیں اور مویشیوں کو گھر میں کھلانے کے بجائے چراگا ہوں پر انحصار کر رہے ہیں۔

میں 09ء میں جانوروں کی تعداد 7.2 فیصد بڑھ گئی جو وہی شرح نمو ہے جو 08ء میں دیکھی گئی تھی۔ جانوروں کی تعداد (مرغیوں کو چھوڑ کر) میں 09ء کے دوران 2.8 فیصد نمو

چھوٹی فصلیں

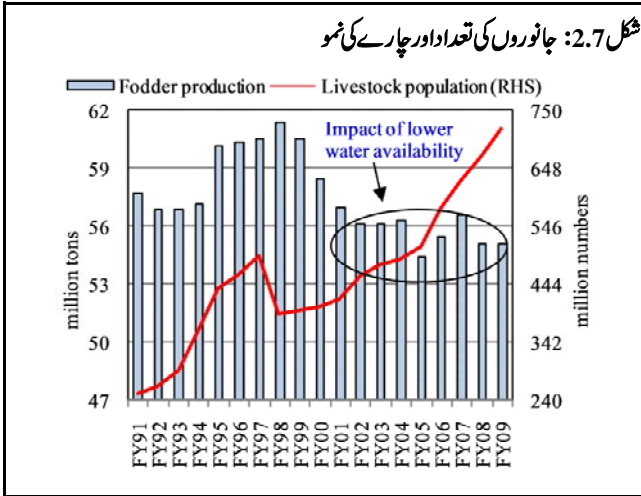
میں 09ء کے دوران چھوٹی فصلوں کی نمو 3.6 فیصد کے ہدف سے زیادہ رہی حالانکہ پیاز، آم، مونگ اور ماش کی دالوں کی پیداوار کم ہوئی۔ چھوٹی فصلوں میں اضافہ زیادہ تر مسور کی دال، پھلوں، آلو، ٹماٹر اور مرچوں کی پیداوار میں بھرپور نمو کی وجہ سے ہوا (دیکھئے جدول 2.3)۔ ان تمام فصلوں کو پچھلے موسم کے دوران نرخوں میں تیزی سے ہونے والے اضافے سے فائدہ پہنچا۔ ابتدا میں پیاز کی فصل اچھی ہونے کی توقع تھی لیکن موسلا دھار بارشوں نے فصل کو نقصان پہنچایا۔ چھوٹی فصلیں کم زمین رکھنے والے زمینداروں میں زیادہ مقبول ہیں اور اہم ذریعہ آمدنی ہیں۔ ذخیرہ کاری، فوڈ پروسسنگ اور بیکنگ میں معمولی سرمایہ کاری سے ان اجناس کی رسد بہتر بنائی جاسکتی ہے اور قیمتوں میں تغیر پذیری کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

گرم موسم، برفباری اور بارش میں کمی، باغات کے بعض علاقوں میں زیر زمین پانی کی کم سطح، کیڑوں میں اضافے اور امن وامان کی ناقص صورتحال کی وجہ سے پھلوں میں زیادہ تر فصلوں کی پیداوار کم ہوئی۔ آم کا زیر کاشت رقبہ حالیہ برسوں میں بڑھ جانے کے باوجود اس کی پیداوار گھٹ گئی۔ تخمینے کے مطابق آم کی پیداوار 1.3 فیصد کم ہوئی اور سیب کی پچھلے سال جتنی رہی جو 442 ہزار ٹن تھی۔ باغبانی کے شعبے کا ایک اہم مسئلہ تحقیق و توسیع میں مناسب پیش رفت نہ ہونا، جدید ٹیکنالوجی اور مٹی کو بہتر بنانے کی ٹیکنیکوں کا فقدان اور کٹائی کے بعد کا زیاں ہے۔

2.2.2 گلہ بانی اور پولٹری کے شعبے کی کارکردگی

میں 09ء کے دوران گلہ بانی کے ذیلی شعبے نے نموست ہو جانے کے باوجود اپنے ہدف سے 0.5 فیصدی درجے تجاوز کر کے 3.7 فیصد نمو حاصل کی۔ گلہ بانی کی توقع سے زیادہ نمو، چارے کی بلند تر رسد، بیماریوں کی شرح میں کمی اور مستحکم طلب کی بنا پر اچھی قیمتوں کی بنا پر ہوئی۔ چارے کی پیداوار میں کمی کے باوجود

شکل 2.7: جانوروں کی تعداد اور چارے کی نمو



ہوئی تھی اور یہ تعداد 15 کروڑ 47 لاکھ تک جا پہنچی جبکہ مالی سال 08ء میں 2.7 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

گلہ بانی کی جانب سے اضافہ قدر میں بڑا حصہ دودھ کی پیداوار کی بنا پر ہوا جس کے بعد گوشت (گائے اور بکرا)، مرغی کے گوشت، انڈوں اور (صنعتی شعبے کے ذیلی شعبے 'مدیج' میں شامل) دیگر اشیا کا نمبر آتا ہے۔ دودھ کی پیداوار مئی 09ء میں 3.2 فیصد بڑھ گئی۔ پچھلے تین سال سے اس کی شرح نمو یہی ہے۔ تاہم دودھ کی مجموعی پیداوار میں بھینسوں اور بکریوں کا حصہ کم ہو گیا اور گائے کا حصہ بڑھ گیا (دیکھئے جدول 2.4)۔

دودھ کے شعبے میں ایک بڑا مسئلہ اس کی استعداد سے کم کارکردگی ہے جس کی وجہ کمزور انفراسٹرکچر، فروخت کاری کے موزوں نظام اور موثر قدری سلسلے کی عدم موجودگی ہے۔ ضرورت ہے کہ دیہی علاقوں میں ملک چلرز کا استعمال وسیع کیا جائے تاکہ وہ دودھ اکٹھا کر کے زیادہ سے زیادہ مقدار میں قدر اضافی کی حامل مصنوعات تیار کر سکیں۔ اس سے نہ صرف کاشتکاروں کی آمدنی میں اضافہ ہوگا بلکہ ڈیری مصنوعات کی بڑھتی ہوئی قیمتیں بھی مستحکم ہو سکتی ہیں۔ کاشتکاروں کو زیاں کم کرنے اور اپنی مصنوعات کو بازار میں لانے میں مدد دینے کے لیے انفراسٹرکچر بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ اس شعبے میں بھی معمولی سرمایہ کاری ملکی غذائی تحفظ کو بہت بہتر بنا سکتی ہے۔ علاوہ ازیں پاکستان مشرق وسطیٰ میں ڈیری مصنوعات کی بھرپور طلب سے بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

پولٹری

گلہ بانی میں پولٹری سب سے تیزی سے ابھرتا ہوا شعبہ ہے۔ یہ زیادہ تر صوبہ سرحد¹⁵ میں مرکوز ہے جہاں اس کا حصہ 37.6 فیصد ہے جس کے بعد پنجاب (35.2 فیصد)، سندھ (19.2 فیصد) اور بلوچستان (8 فیصد) کا نمبر آتا ہے۔ آمدنی کے اچھے مواقع اور مستحکم طلب کی وجہ سے پولٹری میں سرمایہ کاری¹⁶ حالیہ برسوں میں بڑھی ہے۔

پولٹری کے شعبے کی جانب سے مئی 09ء میں قدر اضافی 11.2 فیصد بڑھی جبکہ پچھلے سال 6.6 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ یہ نمو ماحولیاتی کنٹرول سسٹم سے مزین چھریز والے پولٹری فارموں کی تعداد بڑھنے، گذشتہ برس کی نسبت بہتر قیمتوں اور بیماریوں کے کم حملوں کی وجہ سے ہوئی۔

جدول 2.4: دودھ کی پیداوار، لکھاؤ اور ہزاروں

مئی 09ء	مئی 08ء	مئی 07ء	
11,985	11,550	11,130	گائے
21,622	20,991	20,372	بھینس
36	35	35	بھیر
719	700	682	بکری
798	787	777	اونٹنی
35,160	34,064	32,996	کل
نمو (فیصد)			
3.8	3.8		گائے
3.0	3.0		بھینس
2.9	0.0		بھیر
2.7	2.6		بکری
1.4	1.3		اونٹنی
3.2	3.2		مجموعی
حصہ (فیصد)			
34.1	33.9	33.7	گائے
61.5	61.6	61.7	بھینس
0.1	0.1	0.1	بھیر
2.0	2.1	2.1	بکری
2.3	2.3	2.4	اونٹنی

ماخذ: وزارت گلہ بانی اور ڈیری کی ترقی

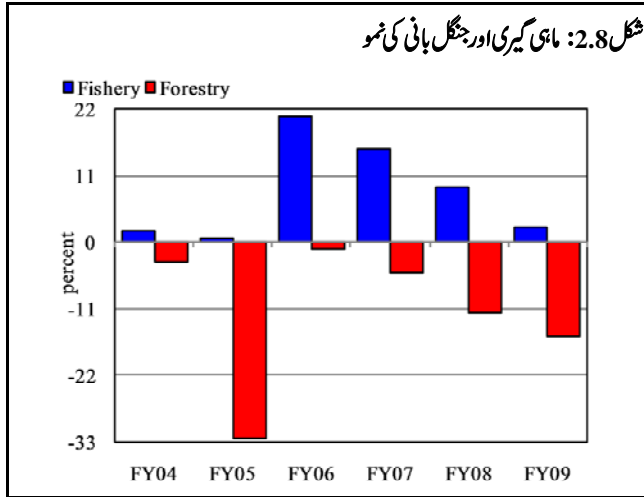
پولٹری فارموں کی تعداد بڑھنے، گذشتہ برس کی نسبت بہتر قیمتوں اور بیماریوں کے کم حملوں کی

¹⁵ گلہ بانی شماری 2006ء۔

¹⁶ مئی 09ء میں قرض گہروں کی تعداد 31.7 فیصد اور قرضوں کی تقسیم 21.7 فیصد بڑھ گئی۔

2.2.3 مانی گیری اور جنگل بانی کے شعبے

میں 09ء میں مانی گیری کے شعبے کی شرح نمو کم ہو کر 2.3 فیصد ہو گئی جو پچھلے تین برسوں کی سب سے کم نمو ہے (دیکھئے شکل 2.8)۔ م 09ء کے دوران ان لینڈ مانی گیری کی شاندار 59.9 فیصد نمو کا اثر بحری مانی گیری میں 34 فیصد کمی کی وجہ سے زائل ہو گیا۔



یہ امر دلچسپ ہے کہ اگرچہ م 09ء کے دوران مچھلیوں اور مچھلیوں کی مصنوعات کی برآمد کے حجم میں 3.1 فیصد اضافہ ہوا تاہم برآمدات کی قدر 11.7 فیصد بڑھ کر 23 کروڑ 65 لاکھ ڈالر تک پہنچ گئی جس سے پتہ چلتا ہے کہ اکائی قدروں میں نمایاں اضافہ ہوا۔¹⁷ ساحل کے ساتھ بحری مانی گیری کے امکانات کو دیکھا جائے تو مانی گیری کا شعبہ برآمدات کے حوالے سے زبردست امکانات کا حامل ہے۔ اس سے نہ صرف زر مبادلہ کمانے میں مدد ملے گی بلکہ ساحلی علاقوں میں روزگار اور کاروبار کو فروغ بھی ملے گا۔ انفراسٹرکچر کی ترقی، بہتر پیکیجنگ اور صفائی کے بین الاقوامی معیار کو پورا کر کے پاکستان اپنی مانی گیری پر مبنی برآمدات بڑھانے کے لیے موجودہ منڈیوں میں توسیع کر سکتا ہے اور نئی منڈیاں تلاش کر سکتا ہے۔

ہر سال بھاری اخراجات اور درخت اگانے کی کئی مہموں کے باوجود جنگل بانی کا ذیلی شعبہ مسلسل چھ سال سے منفی نمو کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ م 09ء کے دوران 15.7 فیصد کمی ہوئی جبکہ گزشتہ سال 11.5 فیصد کمی ہوئی تھی۔ یہ سست نمونہ کم بارشوں اور برفباری اور صوبہ سرحد اور فائنل کے جنگلات کے ارد گرد بد امنی کی وجہ سے ہوئی۔ پاکستان میں جنگلات کا رقبہ انتہائی کم ہے اور سرکاری نجی شراکت اور جنگلات کے تحفظ کے ذریعے اسے بڑھانے کی ضرورت ہے۔ موجودہ صورتحال کی وجہ سے ماحولیاتی مسائل جنم لے رہے ہیں اور ایکوسسٹم تباہ ہو رہا ہے۔ ماحول کو محفوظ کرنے اور جنگلات کی پیداوار میں اضافے کی خاطر درختوں کے زیاں کو کم کرنے اور جنگلات کا رقبہ بڑھانا ہوگا۔ اس سلسلے میں پالیسیاں تشکیل دینے کے لیے مربوط کوششیں کرنی ہوں گی۔

2.2.4 خام مواد کی کارکردگی

مالی سال 2009ء کے دوران ملٹی اور رسدی عوامل کی بنا پر اہم زرعی خام مواد۔۔۔ مصدقہ بیجوں، کھاد، کیڑے مار دواؤں۔۔۔ کا استعمال نیز آب پاشی اور قرضوں کی دستیابی کم رہی۔ کھاد کے استعمال میں سست رفتاری نرخوں کے حوالے سے غیر یقینی کیفیت کی وجہ سے ہوئی۔ اس سے سال کے دوران زرعی قرضے کی طلب بھی کمزور ہو گئی۔ کھاد کی قلت اور بیجوں کے خطرے سے گریز کے رویے نے بھی خام مواد کی نمو کم کرنے میں کردار ادا کیا۔ مصدقہ بیجوں کے استعمال میں کمی (سوائے گندم کے) کا سبب بعض فصلوں کے زیر کاشت رقبے کا گھٹ جانا ہے۔

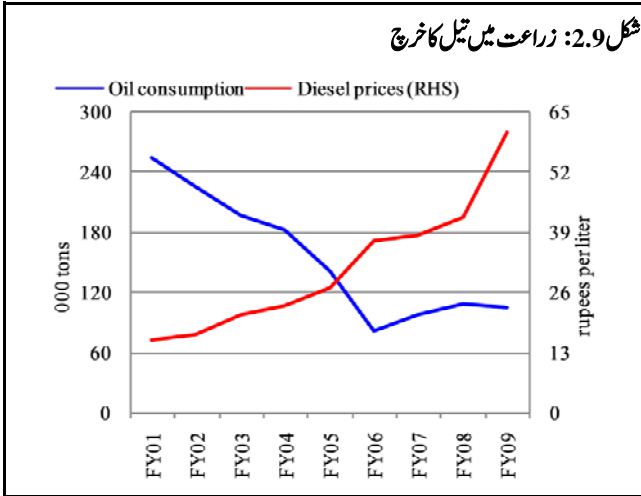
توانائی کا استعمال

م 09ء کے دوران شعبہ زراعت میں بجلی اور گیس کا استعمال 3.3 فیصد اور 4.5 فیصد بڑھ گیا لیکن تیل کے استعمال میں 4.4 فیصد کمی ہوئی۔

تیل خصوصاً ڈیزل کے استعمال میں کمی کے کارکردگی پر اثرات پڑتے ہیں کیونکہ ٹریکٹر، ٹیوب ویل، پمپ وغیرہ اہم زرعی آلات ہیں۔ تیل کے کم استعمال کی ایک اہم وجہ بڑھتی ہوئی قیمتیں ہیں۔ مثلاً ڈیزل کی اوسط قیمتیں پچھلے سال 10.1 فیصد اضافے کے بعد م 09ء کے دوران 43.4 فیصد بڑھیں (دیکھئے شکل 2.9)۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ بجلی کے

¹⁷ پاکستان سے مچھلی اور دیگر بحری غذاؤں کے بڑے خریدار چین، متحدہ عرب امارات، تھائی لینڈ، کوریا، ملائیشیا، انڈونیشیا، ہانگ کانگ، مشرق وسطیٰ اور سری لنکا وغیرہ شامل ہیں۔

شکل 2.9: زراعت میں تیل کا خرچ



نرخوں میں تیزی سے اضافے کے بعد ٹیوب ویلز کی تعداد م س 07ء اور م س 08ء میں کم ہوئی تھی (دیکھئے شکل 2.10)۔ م س 09ء کے دوران ٹیوب ویلز کی تعداد کسی حد تک بہتر ہونے کا سبب غالباً زرعی پیداوار کے نرخ بڑھنے کی بنا پر زرعی آمدنی میں اضافہ تھا۔ تاہم ڈیزل اور بجلی کی قیمتوں میں مزید اضافے کے زرعی پیداوار پر منفی اثرات مرتب ہوں گے۔

بیج

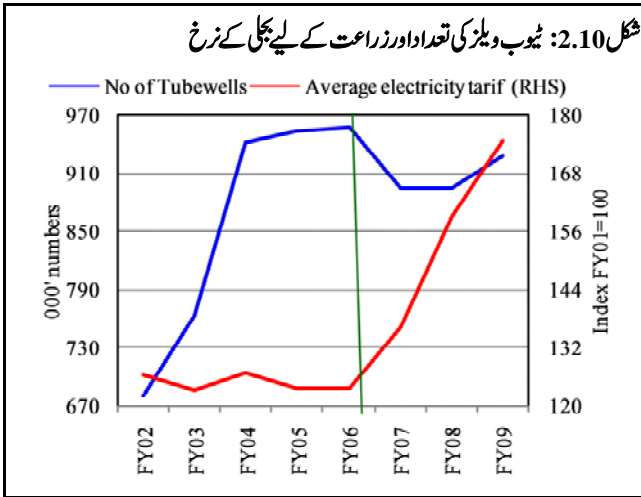
معیاری بیجوں کی دستیابی یافت میں اضافے، مصنوعات کا معیار بہتر بنانے اور مزاحمت کی صلاحیت بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ م س 09ء میں مسلسل دوسرے سال مصدقہ بیجوں کی تقسیم 1.9 فیصد کم ہو گئی جبکہ پچھلے سال 0.9 فیصد کی ہوئی تھی۔ تاہم خوش آئند بات یہ ہے کہ گندم اور دھان کے بیجوں کی فروخت میں اضافہ ہوا جو بیجوں کی مجموعی تقسیم کا لگ بھگ 90 فیصد ہے۔ کپاس سمیت دوسری فصلوں کے مصدقہ بیجوں کی تقسیم م س 09ء میں گزشتہ برس کی نسبت تیزی سے کم ہوئی (دیکھئے جدول 2.5)۔ یہ بات اہم ہے کہ صرف گندم اور دھان کے مصدقہ بیجوں کے استعمال میں اضافہ ہوا جن کی یافت م س 09ء کے دوران نمایاں طور پر بڑھی۔

کھاد کا استعمال

مالی سال 2009ء میں کھاد کے مجموعی استعمال کی نمو کم ہو کر 2.7 فیصد رہ گئی جبکہ پچھلے سال 5.9 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اس سست رفتاری کا بڑا سبب نرخوں کے حوالے سے غیر یقینی کیفیت، بندرگاہوں سے مؤخر آمد کی وجہ سے رسدی قلت اور ڈیلروں کی ذخیرہ اندوزی تھی۔ ان رسدی عوامل نے مالی سال 2009ء کے دوران یوریا کا استعمال صرف 3.2 فیصد تک محدود کر دیا حالانکہ مالی سال کی دوسری ششماہی میں بحالی ہوئی تھی (دیکھئے جدول 2.6)۔ اسی طرح ڈی اے پی کی کم طلب 0.3 فیصد کی معمولی نمو پر منتج ہوئی۔ م س 09ء کی دوسری ششماہی کی نمو کی وجوہات یہ تھیں: (الف) ڈی اے پی کی قیمتوں میں قدرے استحکام، (ب) کم استعمال کی بنا پر یوریا کی بھاری مقدار کی موجودگی، اور (ج) جنوری تا مارچ میں گندم کی کاشت کے موسم کے دوران طلب میں بہتری۔

گزشتہ دو برسوں میں یوریا کے استعمال کی بھرپور نمو کے باعث کھاد کے مجموعی استعمال میں اس کا حصہ م س 07ء میں 75.4 فیصد سے بڑھ کر م س 09ء میں 84.1 فیصد ہو گیا جو تکنیکی طور پر یافت میں اضافے کے لیے موزوں نہیں کیونکہ زرعی سائنس دان کھادوں کے متوازن استعمال کی تاکید کر رہے ہیں۔

شکل 2.10: ٹیوب ویلز کی تعداد اور زراعت کے لیے بجلی کے نرخ



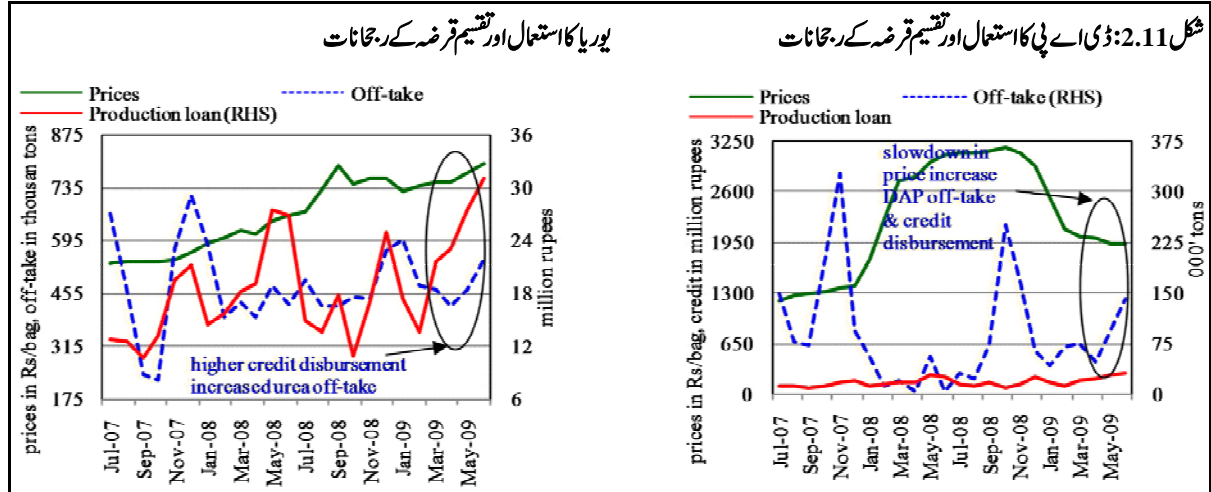
جدول 2.5: مصدقہ بیجوں کی تقسیم (000 ٹن)

فیصد نمو	م س 09ء	م س 08ء	م س 07ء	
گندم	250.5	236.4	245.4	6.0
کپاس	18.6	30.4	27.9	-38.8
دھان	31.7	23.3	14.2	36.1
مکئی	3.7	6.7	7.8	-44.8
دالیں	1.0	1.5	1.1	-33.3
روغنی بیج	1.1	1.9	1.4	-42.1
چارا	2.0	9.5	11.9	-78.9
سبزیاں	1.5	6.1	6.1	-75.4
آلو	5.0	5.3	8.2	-5.7
مجموعی	315.1	321.3	324.1	-1.9
ع: مجموعی				

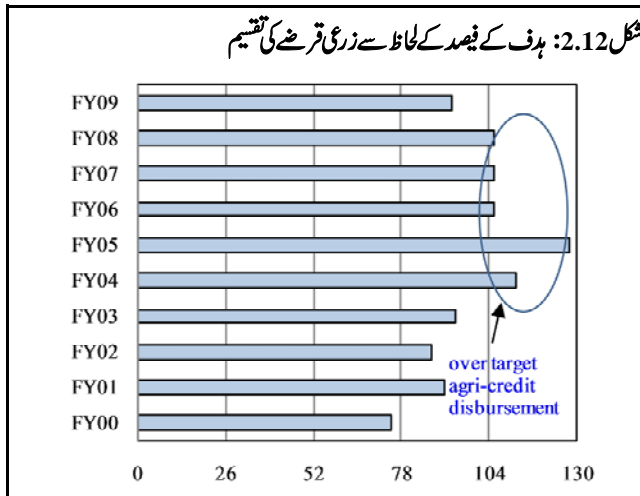
ماخذ: وفاقی محکمہ برائے تصدیق و تقسیم بیج

جدول 2.6: کھاد کا استعمال (ملین ٹن)				
	مئی 07ء	مئی 08ء	مئی 09ء	فیصد نمو مئی 09ء
یوریا				
جولائی تا ستمبر	1.14	1.37	1.33	-3.1
اکتوبر تا دسمبر	1.5	1.51	1.46	-3.8
جنوری تا مارچ	0.87	1.4	1.54	9.7
اپریل تا جون	1.17	1.29	1.43	10.9
مجموعی	4.68	5.58	5.76	3.2
ڈی اے پی				
جولائی تا ستمبر	0.17	0.3	0.13	-56.9
اکتوبر تا دسمبر	0.98	0.62	0.48	-22.5
جنوری تا مارچ	0.18	0.09	0.19	103.8
اپریل تا جون	0.28	0.07	0.29	323.4
مجموعی	1.61	1.087	1.09	0.3

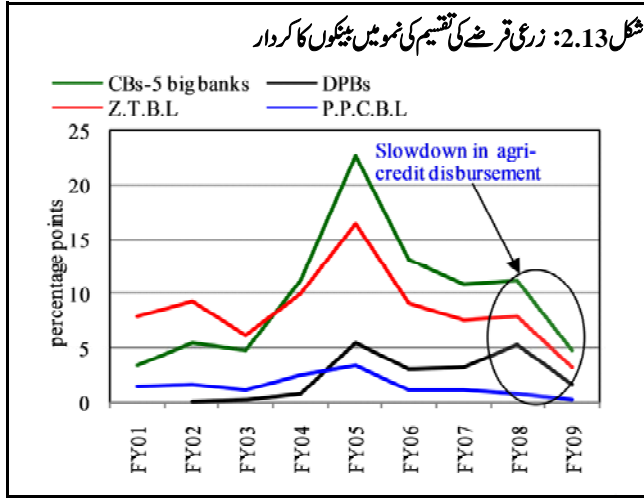
مالی سال 2009ء کے دوران کھاد کا استعمال نرخوں میں کمی پیشی اور زرعی قرضے کی تقسیم سے متاثر ہوا۔ ڈی اے پی کے حوالے سے استعمال زیادہ نمایاں ہے۔ جب قیمتیں بلند تھیں اور گریہ تھیں، کارکنوں نے خریداری کا عمل مؤخر کر دیا جس سے زرعی قرضے کی طلب کم ہو گئی۔ تاہم جب ڈی اے پی کی قیمتیں مستحکم ہوئیں تو کھاد اور قرضے کے استعمال دونوں ہی میں اضافہ ہوا۔ اس کے برخلاف یوریا کے نرخ قدرے تنگ حدود میں تبدیل ہوئے تاہم یوریا کی دستیابی بڑی رکاوٹ بن گئی کیونکہ بتایا گیا کہ یوریا خاصے بلند نرخوں پر فروخت کیا گیا تاکہ امدادی قیمت میں 52 فیصد اضافے کے پیش نظر گندم کے زیر کاشت رقبے سے فائدہ اٹھایا جاسکے۔ مگر جب رسد کی روانی بحال ہوئی تو یوریا اور قرضے کی تقسیم دونوں میں اضافہ ہو گیا (دیکھئے شکل 2.11)۔



2.2.5 قرضے کی کارکردگی



معیشت کے دیگر شعبوں میں قرضے کی تقسیم میں تیزی سے کمی کے باوجود زرعی قرضے کی تقسیم میں 10.1 فیصد کی معقول نمو دیکھنے میں آئی۔ تاہم زرعی قرضے کی تقسیم پچھلے مسلسل پانچ سال تک ہدف سے تجاوز کرنے کے بعد مئی 09ء کے دوران ہدف سے کم رہی (دیکھئے شکل 2.12)۔ زرعی قرضے کی تقسیم کی مجموعی 08ء کے 25.3 فیصد اضافے سے بھی کم رہی۔ یہ سست رفتاری طلبی اور رسد کی دونوں قسم کے عوامل کی بنا پر تھی۔ جہاں تک رسد کا تعلق ہے، بینکوں نے خصوصاً مالی سال 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران سیالیت کے بحران اور بڑھتے ہوئے غیر ادا شدہ قرضوں کی وجہ سے قرضے دینے میں محتاط پالیسیاں اختیار کیں۔ طلب کے حوالے سے دیکھا جائے تو کھاد کی کم خریداری کی وجہ سے پیداواری قرضوں کی طلب میں کمی، قرض گیری کی لاگت میں اضافے نیز بہتر فصل اور



زرعی پیداوار کے بلند نرخوں کی بنا پر زرعی آمدنی سے اضافے کی وجہ سے پیشتر کاشتکاروں کو بینکوں سے قرض لینے کی بجائے اپنے وسائل پیدا کرنے کا موقع ملنا اہم عوامل تھے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ پنجاب اور سندھ کے مقابلے میں صوبہ سرحد اور بلوچستان میں زرعی قرضے کی تقسیم میں کمی یہ ظاہر کرتی ہے کہ امن و امان اور تحفظ کے حوالے سے خدشات کا بھی زرعی شعبے پر منفی اثر پڑا۔

اداروں کے لحاظ سے دیکھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ م س 09ء کے دوران ایم سی بی اور این بی پی کے سوا تمام اداروں کے زرعی قرضوں کی نمو کم ہوئی (دیکھئے شکل 2.13)۔ ایم سی بی کی جانب سے دیے گئے قرضوں میں اس لیے تیزی آئی کہ حالیہ برسوں میں اس نے خصوصاً غذائی پروسیسنگ کے یونٹوں کو ترقیاتی قرضے زیادہ دینا شروع کر دیے ہیں۔ جہاں تک این بی پی کا تعلق ہے یہ تیزی

محض بیس ایفیکٹ ہے کیونکہ م س 08ء کے دوران چند ماہ تک این بی پی کی جانب سے قرضوں کی تقسیم معطل رہی تھی۔ زرعی قرضے کی نمون میں اصل کی بینک الحیب، بینک آف پنجاب اور بینک الفلاح کی جانب سے قرضے کی تقسیم گھٹ جانے کی بنا پر ہوئی۔ یہ امر دلچسپ ہے کہ ان نجی بینکوں کو اکتوبر نومبر 2008ء میں سیالیت کے شدید بحران سے بڑی ضرب لگی تھی جس سے اس نقطہ نظر کو تقویت ملتی ہے کہ زرعی قرضے کی تقسیم کی نمو کم ہونے کا اہم سبب سیالیت کی قلت اور بعد ازاں بینکوں کا خطرے سے گریز کا رویہ تھا۔

م س 09ء کے دوران زرعی قرضے کے حوالے سے تخصیصی اداروں (زرعی ترقیاتی بینک اور پنجاب پرائیویٹ بینک) کی کارکردگی خصوصاً پنجاب پرائیویٹ بینک کی وجہ سے بہت ناقص رہی۔ اگرچہ زرعی ترقیاتی بینک کی جانب سے بھی قرضوں کی تقسیم کم ہوئی تاہم یہ 12.2 فیصد رہی جبکہ م س 08ء میں 18.5 فیصد نمو ہوئی تھی۔ دیگر اداروں کی نسبت زرعی ترقیاتی بینک کی بہتر کارکردگی کا بنیادی سبب ریوالونگ کریڈٹ اسکیم پر زور دینا ہے۔

جدول 2.7: زرعی قرضوں کی صوبہ وار تقسیم

صوبہ	م س 07ء	م س 08ء	م س 09ء	م س 08ء	م س 09ء
پنجاب	141.3	176.4	196.1	24.8	11.2
سندھ	18.6	24.7	27.6	32.4	12.0
سرحد	7.9	9.1	7.9	15.1	-13.3
بلوچستان	0.4	0.7	0.6	68.6	-16.8
آزاد جموں و کشمیر	0.3	0.5	0.6	40.9	12.1
شمالی علاقہ جات	0.2	0.3	0.3	19.2	11.0
مجموعی	168.8	211.6	233.0	25.3	10.1

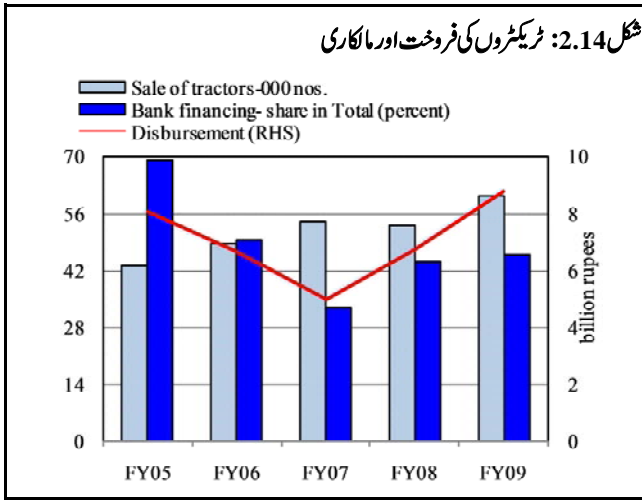
قرضوں کی تقسیم کی نمون میں کمزوری امن و امان کی صورتحال اور صوبہ سرحد اور قبائلی علاقوں سے بڑی تعداد میں لوگوں کا اخلا تھا جس سے قرض لینے والوں کی تعداد کم ہو گئی اور قرضے کی تقسیم م س 09ء میں 13.3 فیصد کم ہوئی جبکہ م س 08ء میں 15.1 فیصد اضافہ ہوا تھا (دیکھئے جدول 2.7)۔ یہ کمی پیداواری اور ترقیاتی دونوں قرضوں میں ہوئی۔ اگرچہ بلوچستان میں بھی زرعی قرضے کی تقسیم میں کمی دیکھنے میں آئی تاہم یہ پیداواری قرضوں کی وجہ سے ہوئی۔ حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ بلوچستان میں ترقیاتی قرضے 4.6 فیصد بڑھ گئے۔

اسی طرح مجموعی ترقیاتی قرضوں کی نمو م س 09ء میں بڑھ کر 17.2 فیصد ہو گئی جبکہ گزشتہ سال 10.2 فیصد تھی۔ اس کا بنیادی سبب گرین ٹریکٹر اسکیم (پنجاب

میں 10,000 ٹریکٹروں کی تقسیم) میں مالکاری کا بڑھ جانا اور گلہ بانی، ڈیری اور پولٹری کے شعبوں کے قرضے تھے۔ اس نمو کا سبب کمرشل بینکوں کی جانب سے قرضوں کی تقسیم میں م س 08ء کے 43.1 فیصد کے مقابلے میں م س 09ء میں 56.5 فیصد اضافہ ہے۔ اس میں سب سے بڑا حصہ ایم سی بی (جس نے سندھ میں غذائی پروسیسنگ یونٹوں کو مالکاری فراہم کی) اور اے بی ایل (جس نے پنجاب میں ڈیری کے شعبے اور ٹریکٹرز کے لیے مالکاری دی) کا ہے۔ جہاں تک ملکی نجی بینکوں کا تعلق ہے، فیصل بینک (ذخیرہ کاری، گوداموں اور ڈیری کے لیے مالکاری) اور بینک آف خیبر (گلہ بانی اور پولٹری کے لیے مالکاری) نے م س 09ء کے دوران ترقیاتی مقاصد کے لیے قرضوں کی تقسیم بڑھانے میں کردار ادا کیا (دیکھئے جدول 2.8)۔

جدول 2.8: زرعی قرضہ جات کی ادارہ جاتی تقسیم، بلحاظ مقصد					
فیصد نمبر	پیداوار قرضے		فیصد نمبر	ترقیاتی قرضے	
	م 08ء	م 09ء		م 08ء	م 09ء
بڑے کمرشل بینک	5.0	7.9	14.6	102.8	89.7
ملکی نجی بینک	4.3	2.6	-1.6	39	39.6
زرعی ترقیاتی بینک	10.1	12.9	9.6	62.3	56.8
پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک	0.8	0.3	1.9	5.2	5.1
مجموعی	20.2	23.7	9.4	209.3	191.3

ترقیاتی قرضوں کے اندر م 09ء کے دوران قرض گروہوں کی تعداد اور ٹریکٹروں کی تقسیم میں اضافہ دیکھا گیا جس کا بڑا سبب پنجاب میں گرین ٹریکٹر اسکیم کا آغاز تھا (دیکھئے شکل 2.14)۔ اگرچہ ٹریکٹر اور ذخیرہ کاری میں سرمایہ کاری مثبت پیش رفت ہے تاہم انفراسٹرکچر، ٹیوب ویلز نیز اعلیٰ معیار کے بیجوں کی پیداوار و تقسیم میں سرمایہ کاری کی بھی ضرورت ہے تاکہ شعبہ زراعت کی نمو بڑھ سکے۔



یہ مثبت پہلو ہے کہ م 09ء کے دوران زرعی شعبے کے قرضوں کی نمو میں بڑا محرک چھوٹے کسانوں (گزارہ اور معاشی کھیت) کی جانب سے آیا جبکہ مذکورہ بالا کھیتوں کے لیے تقسیم میں کمی ہوئی۔ اگرچہ کارپوریٹ کاشتکاری دوران سال بڑھی تاہم اس کا حصہ برائے نام تھا۔ کارپوریٹ کاشتکاری کو فروغ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ اس میں کئی مفید پہلو ہیں۔ علاوہ ازیں زرعی قرضے کی منڈی خاصی بڑی ہے اور ادارہ جاتی قرضوں تک رسائی اور ضمانت (پاس بک) کی عدم موجودگی زرعی قرضہ منڈی کی توسیع میں بڑی رکاوٹ ہے، خصوصاً چھوٹے کاشتکاروں کے لیے۔ اسی طرح زرعی قرضہ منڈی میں تربیت یافتہ عملے، کسانوں کے لیے پرکشش اور اختراعی مالی مصنوعات کا فقدان اور پیچیدہ اور طویل دستاویزی کارروائیاں ان عوامل میں شامل ہیں جو کاشتکاروں کو ادارہ جاتی قرضہ جات سے دور رکھتے ہیں۔

غیر فارمی شعبے کو قرضوں کی تقسیم

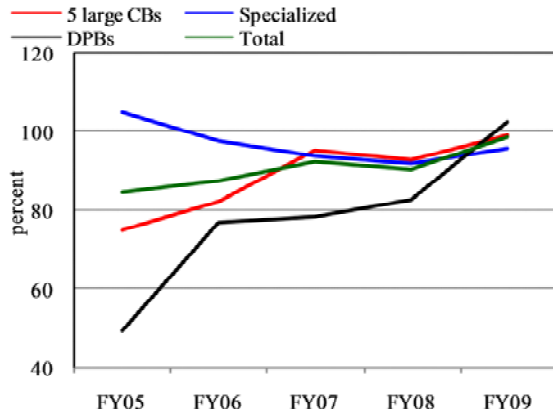
جدول 2.9: غیر فارمی شعبے میں قرضوں کی تقسیم					
شعبہ	قرض گروہوں کی تعداد (000)		تقسیم کردہ رقم (ارب روپے)		تبدیلی (فیصد)
	م 08ء	م 09ء	م 08ء	م 09ء	
گلہ بانی	81597	84709	3.8	17.4	22.2
پالٹری	1510	1988	31.7	31.4	38.2
ماہی گیری	1145	333	-70.9	0.8	0.7
دیگر	6164	10283	66.8	2.4	2.1
مجموعی	90420	97329	7.6	51.9	63.2

فارمی اور غیر فارمی شعبے کو قرضوں کی تقسیم م 09ء کے دوران کم ہو کر 6.3 اور 21.8 فیصد رہی جبکہ م 08ء میں یہ بالترتیب 14.5 اور 76.5 فیصد تھی۔ غیر فارمی شعبے میں گلہ بانی اور پولٹری کے شعبے میں بھرپور نمو دیکھی گئی (دیکھئے جدول 2.9)۔ پولٹری کے شعبے کو قرضوں کی تقسیم کا بڑا محرک افزائشی فارمز، فیڈنگ ملز اور اعلیٰ ٹیکنالوجی کی ماحولیاتی کنٹرول سسٹم سے مزین ہچر کی طرف سے ملا۔ غیر فارمی قرضوں کی تقسیم میں گلہ بانی کا حصہ 1.6 فیصدی درجے بڑھ کر 35.1 فیصد ہو گیا تاہم غیر فارمی ذیلی گروپ میں سب سے بڑا قرض گیر پولٹری کا شعبہ رہا۔

زرعی قرضے کی واپسی

م 09ء کے دوران تقسیم کی فیصد کے لحاظ سے زرعی قرضے کی واپسی 8.1 فیصدی درجے بڑھ کر 98.7 فیصد ہو گئی۔ یہ بہتری متاثر کن ہے خصوصاً ایک سال قبل 1.8 فیصدی درجے کی کمی نیز بینکاری نظام کے بڑھتے ہوئے غیر ادا شدہ قرضوں کے پیش نظر۔ زرعی قرضہ جات کی بہتر واپسی گندم اور چاول کی فصلوں سے بلند آمدنی کی وجہ سے ہوئی جس کی بنا پر زرعی شعبہ قرضہ لوٹانے کے قابل ہو سکا۔ ساتھ ہی ریوالونگ کریڈٹ اسکیموں کے تحت بینکوں کی کوششوں سے بھی مدد ملی۔ واپسی کے تناسب میں بہتری تمام بینکاری گروپوں میں ہوئی تاہم یہ تناسب ملکی نجی بینکوں سے زیادہ نمایاں ہے (دیکھئے شکل 2.15) جس کی عکاسی سیالیت کے بحران کے دوران قرضوں کی تقسیم میں قدرے سست رفتاری اور واپسی کی فعال

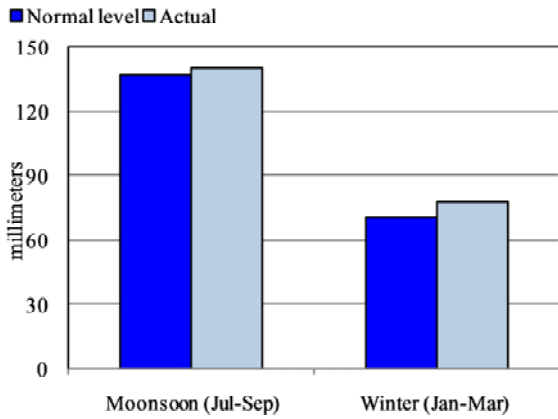
شکل 2.15: تقسیم فیصد کے لحاظ سے زرعی قرضے کی وصولی



کوششوں سے ہوتی ہے۔ یہ مشاہدہ اس حقیقت سے بھی تقویت پاتا ہے کہ واپسی کی شرح میں نمایاں اضافہ بینک الفلاح، بینک آف پنجاب، بینک الحیب اور سوئیری بینک میں دیکھنے میں آیا۔ یہ وہ بینک ہیں جنہیں م س 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران سیالیت کے بحران سے سخت ضرب پہنچی تھی۔ تاہم ایم سی بی، این پی بی اور یو بی ایل کا 100 فیصد واپسی کا تناسب اس لحاظ سے قابل تعریف ہے کہ زرعی قرضہ منڈی میں ان بینکوں کا بڑا حصہ ہے۔¹⁸ بینکاری نظام کے بڑھتے ہوئے غیر ادا شدہ قرضوں کے پیش نظر زرعی شعبے میں قرضوں کی واپسی کا اچھا تناسب یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ شعبہ سب سے کم پرخطر قرض گیروں میں سے ہے۔ یہ بات آئندہ برسوں میں زرعی قرضوں کی نمو کے لیے اچھا شگن ہے۔

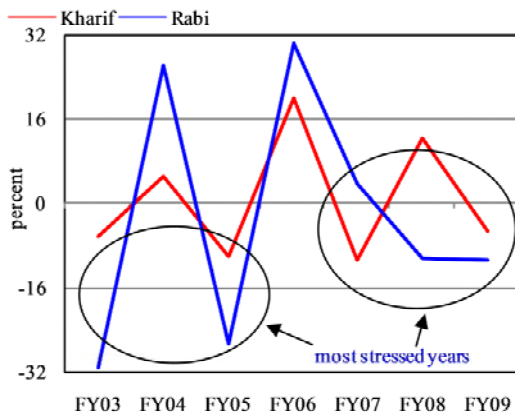
2.2.6 پانی کی دستیابی

شکل 2.16: م س 09ء کے دو فصلوں میں بارش کی سطح



م س 09ء کے دوران مون سون کی بارشوں میں معمول کی سطح سے 2.2 فیصد اور سرمائی بارشوں میں 10.4 فیصد اضافے (دیکھئے شکل 2.16) کے باوجود خریف اور رینج دونوں فصلوں میں آب پاشی کی دستیابی پچھلے سال کی نسبت کم ہوگئی۔ اس کا سبب پانی کے ذخیرے کی گنجائش میں کمی اور ناقص انتظام تھا۔ آب پاشی کی دستیابی م س 09ء میں 11.3 فیصد کم ہوگئی جبکہ گزشتہ سال 4.7 فیصد گری تھی۔ م س 09ء کے موسم خریف میں پانی کی دستیابی گزشتہ برس سے 5.5 فیصد اور معمول کی سطح سے 0.3 فیصد کم ہوگئی۔¹⁹ موسم رینج میں پانی کی دستیابی 10.6 فیصد کم ہوگئی اور رینج کی معمول کی سطح کے مقابلے میں کمی بڑھ کر 31.5 فیصد ہوگئی جبکہ م س 08ء کے اسی موسم میں یہ 23.4 فیصد تھی (دیکھئے شکل 2.17)۔

شکل 2.17: آب پاشی کی دستیابی کا رجحان



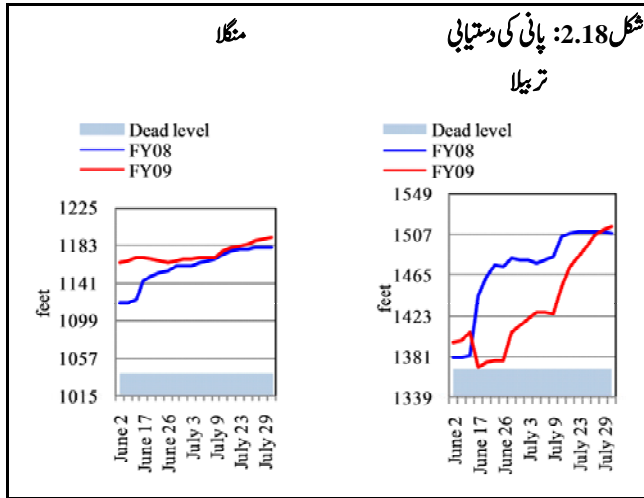
اہم ذخائر یعنی تربیلا اور منگلا میں پانی 30 جون 2008ء کو 5.94 ملین ایکڑ فٹ سے کم ہو کر 30 جون 2009ء کو صرف 3.3 ملین ایکڑ فٹ رہ گیا۔ تربیلا ڈیم میں م س 09ء کے آخر تک پانی تقریباً تہہ تک پہنچ گیا جبکہ م س 08ء میں پانی تہہ سے 100 فٹ اوپر تھا۔ منگلا ڈیم میں صورتحال قدرے بہتر تھی جہاں پانی کی مقدار م س 08ء کے مقابلے میں م س 09ء کے دوران حوصلہ افزا تھی (دیکھئے شکل 2.18)۔

گلیشیر کے گرتے ہوئے وسائل اور متغیر مون سون کے پیش نظر جون 2009ء کے مہینے میں، جو خریف کی کٹائی کے لیے اہم ہے، پانی کی کمی موجودہ ذخائر میں پانی کا ذخیرہ رکھنے کی صلاحیت کم ہونے کی نشاندہی کرتی ہے۔²⁰ یہاں یہ بات

¹⁸ زرعی قرضوں کی تقسیم میں ایم سی بی، یو بی ایل اور این پی بی کا مشترکہ حصہ 30.6 فیصد ہے۔

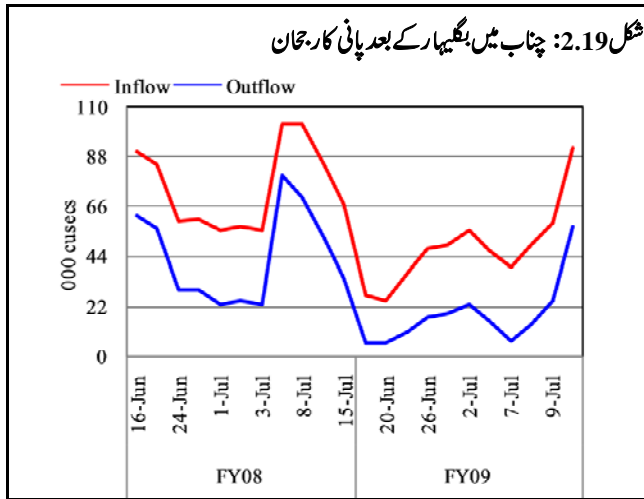
¹⁹ رینج کی معمول کی سطح 36.4 ملین ایکڑ فٹ اور خریف کی 67.1 ملین ایکڑ فٹ ہے۔

²⁰ گلوبل وارمنگ اور سلسلہ ہائے کوہ ہندوکش و ہمالیہ کی جنوبی ڈھلوانوں میں گلیشیروں کا پگھلنا، پاکستان جرنل آف میٹورولوجی، جلد 5، شمارہ 9۔



قابل ذکر ہے کہ گلوبل وارمنگ پانی کے صرف میں اضافے اور کمزور مونسون پر منتج ہو سکتی ہے جس سے مستقبل میں پانی کی شدید قلت پیدا ہو سکتی ہے۔

اس حقیقت کے باوجود کہ اپ اسٹریم میں گھلنے والے گلیشیر ترکیلا میں آنے والے دریائے سندھ کے پانی کے 70 فیصد کا باعث بنتے ہیں²¹، ڈیموں کے بتدریج بھرنے کے لیے مونسون کی بارشیں بہت ضروری ہیں۔ اس پس منظر میں موجودہ ذخائر کی گنجائش کو ڈیموں کی بہتری اور نئے ڈیموں کی تعمیر کے ذریعے بڑھانے کی سخت ضرورت ہے۔²² علاوہ ازیں کٹائی کے دونوں اہم موسموں میں آب پاشی کی کم دستیابی کے پیش نظر ملک کو پانی کو ذخیرہ کرنے کی گنجائش بڑھانے کے ساتھ پانی کی کارکردگی²³ یعنی فی یونٹ پانی کی پیداواریت میں اضافہ کرنا پڑے گا تاکہ غذا اور ریشے کی بڑھتی ہوئی ضروریات پوری کی جاسکیں۔



جولائی 2009ء میں دریائے سندھ کے طاس میں حالیہ بارشوں سے ترکیلا میں پانی کی سطح 0.6 فیصد (سال بسال) بڑھ کر جولائی 2009ء کے آخر تک 1516 فٹ ہو گئی۔ اسی طرح منگلا ڈیم میں جولائی 2009ء کے آخر تک پانی کا ذخیرہ 0.9 فیصد (سال بسال) بڑھ کر 1192 فٹ ہو گیا۔ چناب کے طاس کے علاقوں میں بھی مونسون کا اثر پچھلے سال کی نسبت واضح تھا جس سے ظاہر ہوا کہ بگھیہار ڈیم کا منفی اثر بارشوں کی وجہ سے جزو ازل ہو گیا (دیکھئے شکل 2.19)۔

مستقبل کے امکانات

مالی سال 2010ء کے لیے زرعی شعبے میں نمو کے امکانات مثبت ہیں کیونکہ زرعی پیداوار کی بلند قیمتیں کسانوں کو زیر کاشت رقبہ بڑھانے کی ترغیب دے سکتی ہیں۔ علاوہ ازیں امکان ہے کہ ڈی اے پی کی نسبتاً کم قیمتیں اور پوریا کے مستحکم نرخ یافت کو بڑھادیں گے۔

چاول کی نمو میں کمی توقع سے کم ہو سکتی ہے کیونکہ مونسون میں مؤخر لیکن موسلا دھار بارشوں کے بعد کاشتکاروں نے چاول کا زیر کاشت رقبہ بڑھا دیا۔ اسی طرح حالیہ بارشوں اور پچھلے چند ماہ کے دوران چینی کی قیمتوں میں نمایاں اضافے کی وجہ سے کاشتکاروں میں پرامیدی سے گئے کی فصل کو فائدہ ہونے کی توقع ہے۔ سازگار موسم اور بی ٹی کپاس کا استعمال بڑھنے کے باعث کپاس کی پیداوار میں م س 10ء کے دوران معقول نمو ہونے کی امید ہے۔ گندم کی فصل زیادہ تر موسم پر منحصر ہوگی تاہم کھاد کی کم قیمتوں اور ملک میں گندم کے بلند نرخوں کے طفیل ایک اور شاندار فصل ہوگی۔

²¹ عامر پرویز (2005ء)، ”رول آف لارچ ڈیازن دی انڈسٹری“، بیک گراؤنڈ پیپر نمبر 10، برسکو، جان اور عثمان قمر (2006ء)، پاکستان کی پانی کی معیشت، عالمی بینک آکسفورڈ، اسلام آباد۔ تاہم ایک حالیہ تحقیق میں تخمینہ لگایا گیا کہ یہ 90 فیصد ہے۔ تفصیلات کے لیے دیکھئے عبدالحق، تاجدار حسین اور ملک رضوان اصغر، (2009ء)، ”لائگ اینڈ میڈیم ریشنگ فور کاسٹ فار افلوئیٹ ترکیلا“، پاکستان جرنل آف میٹورولوجی، جلد 5، شمارہ 10، جنوری 2009ء۔

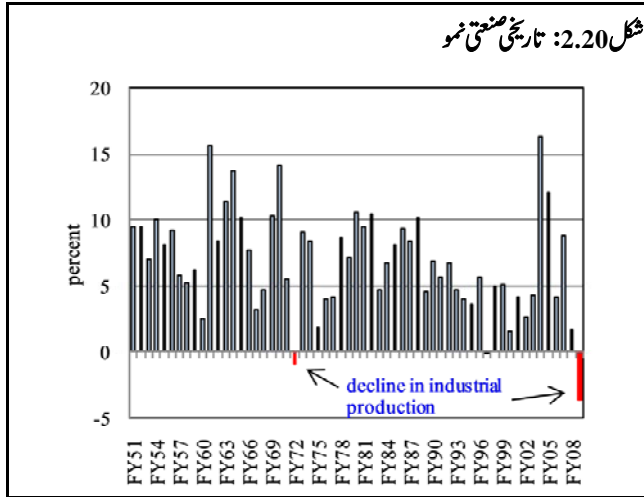
²² ڈیم میں رفتار کا دمج ہونے سے اس کی گنجائش کم ہو جاتی ہے اور دریا پر مزید ڈیم بنانے کی ضرورت پڑتی ہے۔

²³ ایک تحقیق (جو افریقا نے فروری 2003ء میں کی) سے نتیجہ نکلا کہ مٹی، آب پاشی اور موسم کے سازگار حالات کے باوجود پاکستان میں زراعت اپنے کمند و مسائل سے کم استعمال کے مسئلے سے دوچار ہے جس کی وجہ سے فی ہیکٹر اور خرچ ہونے والے فی اکائی پانی کے لحاظ سے غیر ضروری طور پر کم یافت ہو رہی ہے۔ پانی کی طلب اس کی دستیابی سے زیادہ ہے اس لیے واحد حل یہ ہے کہ خرچ ہونے والے فی اکائی پانی کے عوض زیادہ خوراک پیدا کی جائے۔ یہ تحقیق اس ویب

سائٹ پر دستیاب ہے http://www.waterwatch.nl/fileadmin/bestanden/Project/Asia/0053_PK_2002_CropWaterProductivity.pdf

یہ بات اہم ہے کہ اسٹیٹ بینک نے م س 10ء کے لیے زرعی قرضوں کی تقسیم کا 260 ارب روپے کا عبوری ہدف مقرر کیا ہے جو م س 09ء کے دوران قرضوں کی اصل تقسیم سے 11.6 فیصد زیادہ ہے۔ مالکاری کی دستیابی سے کاشتکار پافت میں اضافے کے لیے کھاد سمیت معیاری خام مال مناسب مقدار میں استعمال کر سکیں گے۔ اسٹیٹ بینک دیگر مالی اداروں کے ہمراہ قومی فصلی بیہ اسکیم، زرعی قرضے کے حصول کا طریقہ سہل بنانے، چھوٹے کسانوں کے لیے گروپ پر مبنی قرض گاری کی حوصلہ افزائی نیز زرعی قرضہ منڈی کا حجم بڑھانے کے لیے اسلامی زرعی قرضہ مصنوعات پر کام کر رہا ہے۔

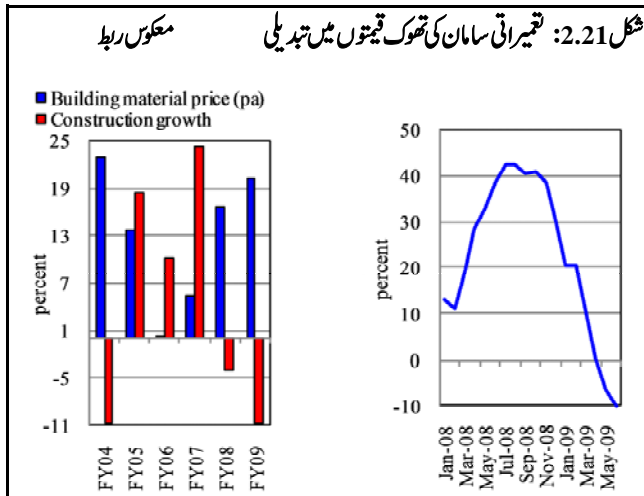
2.3 صنعت



پاکستان کے صنعتی شعبے نے مالی سال 2009ء کے دوران تاریخ کی بدترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ اس کی پیداوار 3.6 فیصد گر گئی جبکہ پچھلے دس سال میں مجموعی اوسط شرح نمو 5.5 فیصد رہی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ مجموعی صنعتی نمو پاکستان کی تاریخ میں صرف دو بار منفی رہی ہے اور مالی سال 2009ء کی منفی نمو سب سے زیادہ ہے (دیکھئے شکل 2.20)۔

م س 09ء کے دوران صنعتی شعبے کی انتہائی ناقص کارکردگی کا سبب زیادہ تر ملکی حالات تھے۔ ساختی مسائل نے توانائی کی شدید قلت، قرضے کے چکر وغیرہ کی شکل میں سخت نقصان پہنچایا اور معیشت امن وامان کی صورتحال اور حقیقی آمدنی میں کمی اور قرضے کی فراہمی کرنے کی بنا پر پائیدار صارفی اشیا کی طلب کم ہونے کی وجہ سے بھی متاثر ہوئی۔ مزید خرابی یہ ہوئی کہ عالمی معیشت کے سکڑاؤ (1930ء کی دہائی کے بعد پہلی مرتبہ) کی وجہ سے برآمدی صنعتوں کو بھی کم ملکی طلب کی تلافی کرنے کا موقع نہ ملا۔ نیز معاشی عدم توازن نے ملکی صنعتوں کو سہارا دینے کے لیے زری یا مالیاتی تحریک کی گنجائش بھی نہ چھوڑی۔

کانکنی اور کوہ کنی کو چھوڑ کر تمام ذیلی شعبوں کی جانب سے اضافہ قدر بشمول اشیا سازی، تعمیرات، بجلی اور گیس کی تقسیم میں سال کے دوران کمی واقع ہوئی۔ صنعتی پیداوار میں کمی کا بڑا حصہ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کا ذیلی شعبہ تھا جو عام طور پر جی ڈی پی میں 50 فیصد اضافہ قدر کا باعث بنتا ہے۔ تاہم تعمیرات کی صنعت کا زوال بھی نمایاں تھا اور بجلی و گیس کی تقسیم کے ذیلی شعبے کے اضافہ قدر میں ہونے والی کمی نے بھی صنعتی پیداوار کی نمو کو گھٹایا۔



2.3.1 تعمیرات

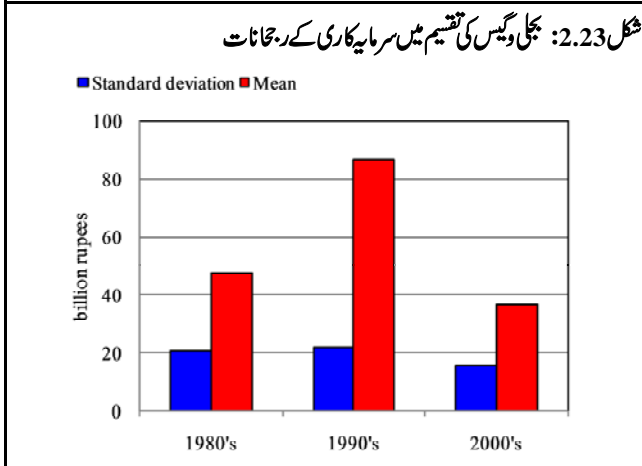
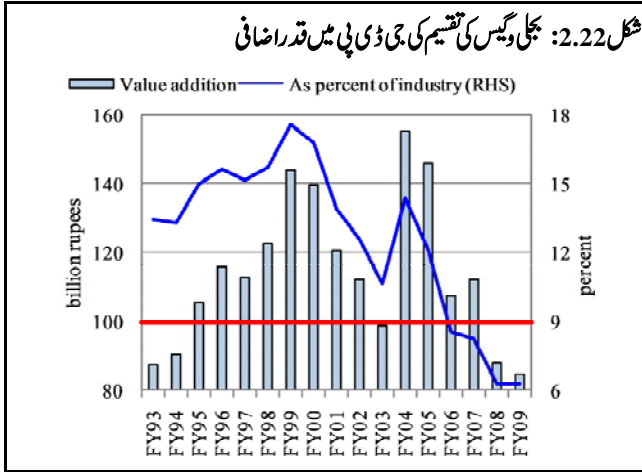
م س 09ء کے دوران تعمیرات کے شعبے میں، جو جی ڈی پی کا لگ بھگ 2.4 فیصد ہے، 10.8 فیصد کمی ہوئی جو 37 سال میں سب سے بڑی کمی ہے۔ م س 09ء میں جی ڈی پی اور صنعت کی نمو کم کرنے میں تعمیرات کا حصہ بالترتیب 0.3 (-) اور 1.0 (-) فیصدی درجے تھا۔ م س 09ء میں تعمیرات کے شعبے کو سال کے پہلے آٹھ ماہ کے دوران تعمیراتی سامان کی قیمت کے اشاریے میں تیزی سے اضافے (دیکھئے شکل 2.21)، پی ایس ڈی پی کی رقوم میں نمایاں کٹوتی اور مالکاری کی سہولتوں کی قلت کا سامنا کرنا پڑا، جس سے تعمیراتی سرگرمیاں بہت کم ہو گئیں۔ چنانچہ اس میں کوئی حیرت کی بات نہیں کہ تعمیرات کی نمو کے تقریباً تمام اظہار بے مایوس کن تصویر پیش کرتے ہیں (دیکھئے جدول 2.10)۔

جدول 2.10: تعمیرات-کارکردگی کے اظہار ہے					
اکائی	م 06	م 07	م 08	م 09	
تعمیراتی صنعت کی قدر اضافی	108.2	134.5	129.2	115.3	ارب روپے
پی ایس ڈی پی	365.0	433.7	451.9	363**	ایضاً
مجموعی زمین سرمایہ کاری	19.4	26.8	21.3	19.8	ایضاً
تعمیرات کے لیے نجی خرچہ (بہاؤ)	10.6	13.0	24.7	-8.7	ایضاً
تعمیراتی اشیا کی قیمت میں تبدیلی	0.3	5.4	16.6	20.2	مدت کی اوسط
بیرونی براہ راست سرمایہ کاری*	132.0	194.4	193.2	130.4	ملین ڈالر
کارکنوں کی ترسیلات	4588	5491	6448	7811	ایضاً
لوہے اور فولاد کی پیداوار	8524.3	9435.2	8238.7	5975.2	000 ٹن
لوہے اور فولاد کی اسکرپ کی درآمد	1363.3	1492.7	2229.7	2234.7	000 ٹن
لوہے اور فولاد کی درآمد	2598.9	2086.7	2220.2	2040.6	000 ٹن
تعمیرات اور کانکنی کی مشینری کی درآمد	189.8	222.0	260.7	276.9	ملین روپے
ملکی سیٹ کی ترسیل	16.9	21.0	22.4	19.4	ملین ٹن

* اس میں تعمیرات، سینٹ، دھات، بنیادی دھات اور سرائس میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری شامل ہے۔
** کوئیک اسٹی میٹ فنانس ڈویژن

تعمیرات کی سرگرمیوں میں کمی سے خصوصاً غیر ہنرمند کارکنوں کے روزگار کے امکانات کے حوالے سے بے چینی پیدا ہو رہی ہے اور تخفیف غربت کے حوالے سے بھی یہ اچھا شگون نہیں۔ اکنا ملک سروے آف پاکستان م 09ء کے فراہم کردہ اعداد و شمار کے مطابق م 08ء میں لگ بھگ 33 لاکھ افراد کام کر رہے تھے اور دیہی علاقوں میں یہ تعداد (22 لاکھ) شہروں (11 لاکھ) سے گنی ہے۔ علاوہ ازیں تعمیرات کا شعبہ اشیا سازی کی متعدد صنعتوں کی نمو سے بھی جڑا ہوا ہے جیسے سینٹ، دھاتیں، شیشہ اور پینٹ وغیرہ۔

تاہم م 10ء میں تعمیراتی سامان کی قیمتیں کم ہونے کی وجہ سے تعمیرات کی سرگرمیوں میں بحالی کی امید ہے۔²⁴ بحالی کی اس توقع کو م 10ء کے بجٹ میں پی ایس ڈی پی کی مختصر رقوم میں اضافے، بجلی کے منصوبوں کے متوقع آغاز اور شمالی علاقوں میں تعمیر نو کی سرگرمیوں سے اور زرعی پالیسی میں حالیہ نرمی سے تقویت ملتی ہے۔



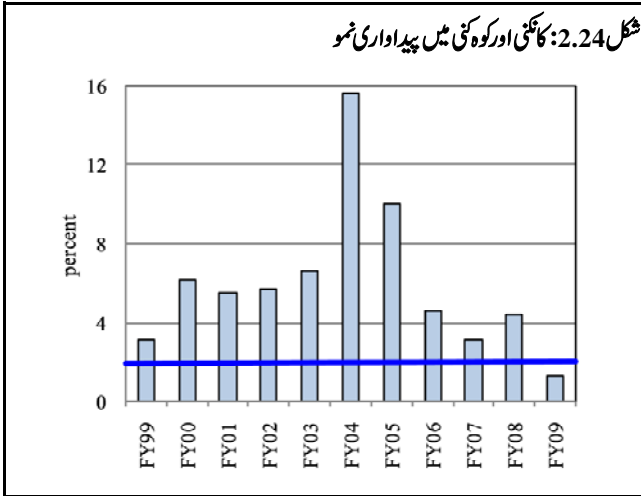
2.3.2 بجلی اور گیس کی تقسیم
بجلی اور گیس کی تقسیم کا شعبہ اضافہ قدر میں گزشتہ برس کے زوال سے سنبھل نہ سکا اور م 09ء کے دوران مزید 3.7 فیصد کی کمی ہوئی (دیکھئے شکل 2.22)۔ اضافہ قدر میں یہ کمی جزوی طور پر سال کے دوران ترسیل و تقسیم کے نظام میں توسیع کے لیے سرمایہ کاری خاصی گھٹ جانے کی وجہ سے ہوئی (دیکھئے شکل 2.23)۔ بجلی اور گیس دونوں کی قلت سے حکومت کو نئی لائنیں بچھانے کے لیے سرمایہ کاری کرنے میں رکاوٹ پیش آئی۔ تاہم اضافہ قدر میں بڑی کمی موجودہ نظام کی اپ گریڈیشن کے لیے سرمایہ کاری کے فقدان کی وجہ سے ہوئی جس سے تقسیم کار کمپنیوں کی آمدنی کم ہو گئی۔

بجلی اور گیس دونوں کے زیاں اور چوری سے بھی تقسیم کار کمپنیوں کی آمدنی کم ہوئی۔ ساتھ ہی تقسیم کار کمپنیوں کے مصنوعات کے ناقابل عمل نچلے ٹیرف، قرضے کے چکر (تھریل پاور) کے مسئلے کی بنا پر بجلی کی کم پیداوار اور پانی کی قلت (ہائیڈل پاور) نے بھی تقسیم کار کمپنیوں کی مالی حالت مزید کمزور بنائی۔

2.3.3 کانکنی اور کوہ کنی
کانکنی اور کوہ کنی کے شعبے میں م 08ء کے دوران جو بحالی دیکھی گئی تھی وہ مختصر ثابت ہوئی اور م 09ء کے دوران اس شعبے کے زوال کا رجحان جاری رہا۔ اس کی نمو 3.1 فیصدی درجے کم ہو گئی۔ وسائل سے زرخیز علاقوں

²⁴ تعمیرات کی نمو اور تعمیراتی سامان کی قیمتوں میں بہت طاقتور رابطہ ہے (م 05 تا م 09 کے درمیان 0.67 ریل کا عددی سر)۔

شکل 2.24: کانکنی اور کوہ کنی میں پیداواری نمو



میں امن و امان کے ناسازگار حالات اور استعمال کنندہ صنعتوں میں طلب کم ہونے کی بنا پر کچھ کمی تو متوقع تھی تاہم تیل ڈھونڈنے والی سب سے بڑی کمپنی کے میکانیکی مسائل اور تیل اور گیس کے کنوؤں میں قدرتی کمی نے بھی اس شعبے کی نمو کو گھٹایا۔ نتیجے کے طور پر م س 09ء کے دوران کانکنی اور کوہ کنی کی نمو گیارہ سال کی کمترین نمو ثابت ہوئی (دیکھئے شکل 2.24)۔

م س 09ء کے دوران کانکنی اور کوہ کنی کے شعبے کی سست رفتاری وسیع البینا تھی کیونکہ بیشتر ذیلی شعبوں میں نموست ہوئی یا منفی رہی۔ سب سے زیادہ سست رفتاری کوئلے، چونے کے پتھر اور چپسم کی کھدائی میں پیش آئی جبکہ قدرتی گیس اور خام تیل کے اخراج میں معمولی سا اضافہ ہوا (دیکھئے جدول 2.11)۔ مزید برآں ماربل کے اخراج میں مسلسل دوسرے برس ہونے والی سال بسال کمی فوری طور پر پالیسی اقدام کا تقاضا کرتی ہے کیونکہ یہ شعبہ زرمبادلہ کی آمدنی کے حوالے سے اہم ہے۔²⁵

جدول 2.11: معدنیات کی پیداوار					
فیصد نمو		پیداوار			
م س 09ء	م س 08ء	م س 09ء	م س 08ء	اکائی	اشیا
0.5	2.9	1460678	1453781	ملین کیوبک فٹ	قدرتی گیس
-5.2	3.0	24032	25339	000 ٹن	خام تیل
-14.6	11.2	3515	4118	000 ٹن	کوئلہ
-28.8	-20.1	1127	1583	000 ٹن	ماربل
3.8	-1.2	1919	1849	000 ٹن	راک سائٹ
2.7	27.9	33505	32619	000 ٹن	چونے کا پتھر
-3.8	33.5	800	832	000 ٹن	چپسم
-8.4	0.2	369	403	000 ٹن	سیلکاریت
-30.0	7.5	252	360	000 ٹن	ڈولومائٹ
-9.7	19.2	28	31	000 ٹن	گندھک
-40.0	4.8	66	110	000 ٹن	کردمائٹ
15.1	12.8	61	53	000 ٹن	پیرائٹ

پاکستان کے پاس معدنیات کے بڑے بڑے ذخائر ہیں خصوصاً صوبہ بلوچستان میں۔ ایک تخمینے کے مطابق 600,000 مربع کلومیٹر کے غیر فصلی علاقے میں متعدد دھاتی اور غیر دھاتی معدنیات پائے جانے کے امکانات ہیں۔ معدنیات کی تلاش کی سرگرمیوں نیز مختلف ارضیاتی جائزوں سے تصدیق ہو چکی ہے کہ اس علاقے میں تانبے، لوہے، سیسے، سونے، چاندی، پلاٹینم، کرومائیٹ اور جست جیسی دھاتی معدنیات موجود ہیں۔ ان زبردست امکانات کے باوجود پاکستان اربوں ڈالر کی معدنیات درآمد کرتا ہے۔ علاوہ ازیں مختلف صنعتی معدنیات بشمول رنگین گرینائٹ، ماربل اور دیگر قیمتی پتھروں کی درآمد کے حوالے سے بھی وسیع امکانات ہیں۔

اب تک زیادہ تر سرمایہ کاری پٹرولیم کے شعبے میں ملکی و بیرونی ذرائع سے کی گئی ہے۔ م س 09ء میں پٹرولیم کی پیداوار اور تلاش کی پالیسی میں طریقہ کار اور نرخوں کے حوالے سے جو تغیرات دی گئی ہیں ان سے پٹرولیم کے غیر استعمال شدہ ملکی وسائل میں مزید سرمایہ کاری آنے کی توقع ہے۔ کانکنی کی دیگر سرگرمیوں میں بھی حال میں خاصی سرمایہ کاری کی گئی جیسا کہ پچھلے پانچ برسوں میں اس شعبے میں کی جانے والی حقیقی سرمایہ کاری کی دوہندسی نمو سے ظاہر ہے۔ اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ تیل کے اخراج اور کانکنی کی دیگر سرگرمیوں میں مسلسل بیرونی سرمایہ کاری اس شعبے کے اچھے مستقبل کی نشاندہی کرتی ہے خصوصاً ایسے وقت میں جب دیگر شعبوں میں سیاسی بے یقینی اور بد امنی کی وجہ سے بیرونی سرمایہ کاری نہیں آ رہی۔²⁶

²⁵ یہ شعبہ 2008ء کے دوران برآمدات سے لگ بھگ 14 ملین ڈالر کا باعث بنا (یو این کام ٹریڈ کے اعداد و شمار)۔ شمالی علاقہ جات میں سیکورٹی کی صورتحال کے باعث اس سال 300 سے زائد کانکنی کے پونٹ بند ہو گئے ہیں۔
²⁶ کوئلے کی کانکنی کے امکانات بھی روشن ہیں۔ دو ارب ڈالر کا کول فیلڈ پروجیکٹ جاری ہے جس پر 175 ارب ٹن سے زیادہ گلائٹ (بحوراکوئلہ) نکھرا ہوا ہے (مضروبہ بندی کمیشن، سالانہ پلان 2009-10ء)۔ حکومت پاکستان 2010ء تک بلوچستان میں ایک ارب ڈالر کے ریکوڈک تانبے اور سونے کے پروجیکٹ کا آغاز کرنے پر غور کر رہی ہے جس کی سالانہ پیداوار 3 لاکھ ٹن ہوگی۔ اس کے علاوہ قبائلی علاقوں میں پی ایم ڈی سی اور فائبر ترقیاتی اتھارٹی نے مشترکہ طور پر تانبے کے ذخائر کی نقشہ بندی کرنے کا منصوبہ شروع کیا ہے۔

2.3.4 اشیا سازی

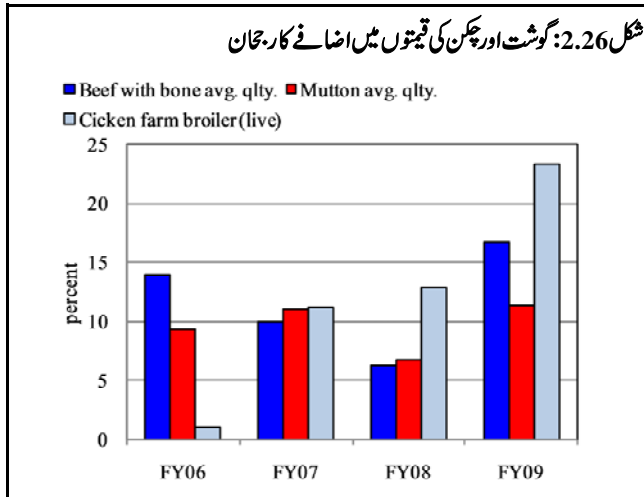
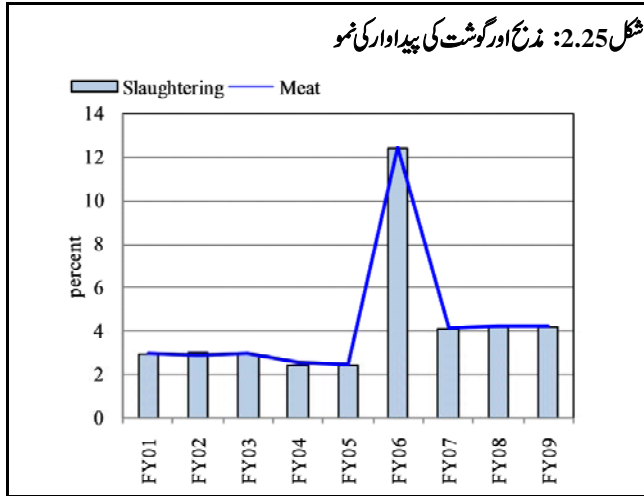
اشیا سازی کے شعبے کی پیداوار میں 09ء میں پہلی بار کم ہوئی۔ یہ کمی بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی وجہ سے ہوئی۔ چھوٹے پیمانے کی اشیا سازی اور منڈی کی سرگرمیوں میں مناسب نمو ہوئی۔

چھوٹے پیمانے کی اشیا سازی

بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں تیزی سے کمی کے باوجود چھوٹے پیمانے کی اشیا سازی میں 09ء کے دوران 7.5 فیصد کی بھرپور نمو دیکھی گئی۔ چونکہ وفاقی دفتر شماریات مستقل نمو کا طریقہ استعمال کرتا ہے اس لیے شرح نمو نکالنے کے لیے یہ طریقہ موزوں نہیں۔

منڈی

اس شعبے میں نمو کی شرح وہی رہی جو 08ء میں تھی یعنی 4.2 فیصد، جو غالباً مستحکم ملکی طلب (دیکھئے شکل 2.25) کی عکاسی کرتی ہے جس کے نتیجے میں قیمتوں میں اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 2.26)۔ منڈی کا شعبہ دیگر صنعتوں سے اہم روابط اور توسیع کی بے پناہ گنجائش رکھتا ہے اس لیے اس میں اچھی نمو کے بھرپور امکانات ہیں۔ اس شعبے کو گوشت کے حصول کے لیے جانوروں کی مختلف بیماریوں کی روک تھام کے سرکاری شعبے کے منصوبوں سے بھی تحریک مل سکتی ہے۔ ساتھ ہی پولٹری کے شعبے کو تحفظ دینے کے لیے وزارت گلہ بانی اور ڈیری کی ترقی نے بڑی فلو کی روک تھام کا ایک پروگرام شروع کیا ہے۔ حکومت نے اچھے معیار کے جانور درآمد کرنے کی اجازت دی ہے۔



علاوہ ازیں تجارتی پالیسی 2009-12ء میں منڈی کی صنعت کے لیے ترغیبات کا اعلان کیا ہے تاکہ گوشت اور چمڑے کی مصنوعات کی برآمدات بڑھائی جاسکیں۔ اس پالیسی میں وزارت سائنس اور ٹیکنالوجی کی شراکت سے ایک حلال سرٹیفیکیشن بورڈ کی ضرورت بھی بیان کی گئی ہے۔ تب تک حکومت بین الاقوامی ایجنسیوں سے یہ سرٹیفیکیشن حاصل کرنے کے لیے ادا کردہ فیس کی آدھی رقم دے گی۔ اگرچہ گوشت کی موجودہ پیداوار ملکی طلب کے لیے کافی ہے تاہم حکومت کی جانب سے گلہ بانی کے شعبے کی ترقی پر جو زور دیا جا رہا ہے اور آمدنی کی ترغیبات کی بنا پر کاشتکاروں میں اس حوالے سے جو دلچسپی پائی جاتی ہے اس سے آئندہ برسوں میں فاضل قابل برآمد گوشت پیدا ہو سکتا ہے۔ مزید برآں چمڑے کی صنعت (جو ٹیکسٹائل اور چاول کے بعد تیسرا اہم ترین زرعی برآمدی شعبہ ہے) سے منڈی کے شعبے کے روابط بھی اہم ہیں۔

بڑے پیمانے کی اشیا سازی

بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں برآمدی صنعتوں کی پیداوار قدرے مستحکم رہی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی وسیع الہیاد کی کے اہم عناصر ملکی تھے (دیکھئے جدول 2.1)۔ بلند گرانے اور مندرے صاف کاری کے قرضہ بازار کی بنا پر ملکی طلب کی کمزوری اور توانائی کی زراعت میں کمی، سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگراموں کی سست رفتاری اور توانائی کی قلت وہ اہم عوامل تھے جنہوں نے 09ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو کو متاثر کیا۔ نتیجے کے طور پر اہم صنعتوں میں استعداد کا استعمال کم

جدول 2.12: مہ 09ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی کارکردگی، لحاظ استعمال اور منتخب صنعتیں			
نمو	گروپ	وزن	
بنیادی اشیا	21.0	2.8	8.5
صارفی	-14.9	45.5	0.4
غیر صارفی	-3.4	39.6	-11.0
صارفی	-39.8	5.9	-1.3
میانہ اشیا	1.3	48.8	-14.2
اشیائے سرمایہ	-14.7	3.0	-7.9
پائیدار اشیا اور شکر	-34.9	11.4	1.5
پائیدار اشیا، شکر اور گھی	-30.7	16.4	2.0
تمام برآمدی صنعتیں*	1.9	42.3	-14.7
مجموعی ایل ایس ایم	-8.18	100.0	

* اس میں ٹیکسٹائل، چمڑا، غیر دھاتی معدنیات، پلائی وڈ، ایچ سی ایل اور ریزر بلڈ شامل ہیں۔

جدول 2.13: اہم صنعتوں میں استعداد کا استعمال		
مہ 09ء	مہ 08ء	
89.0	89.0	اسپنڈل ¹ (جولائی تا مارچ)
60.0	60.0	روز ² (جولائی تا مارچ)
43.0	30.0	کوک (پاک اسٹیل) (جولائی تا مئی)
66.0	81.0	پگ آئرن (پاک اسٹیل) (جولائی تا مئی)
31	60.5	کاربن اور پتھر ³
11.0	17.5	ٹرک
13.1	22.9	بیس
92.5	82.5	ٹریکٹر
54.0	62.2	موٹر سائیکل
73.7	81.5	سینٹ
81.9	89.5	رہائشیاں ⁴

^{1,2} ماخذ: اکانک سروے 2008-09ء، سیکل شفت کی سالانہ استعداد پر مبنی، ⁴ پاکستان انرجی انٹرک 2008ء میں درج رہائش کی استعداد پر مبنی۔

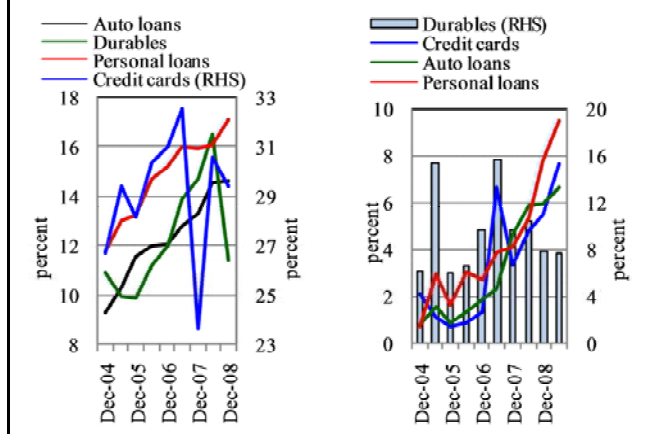
رہا (دیکھئے جدول 2.13)، کمپنیوں کی آمدنی گھٹ گئی اور سرمایہ کاری کے امکانات معدوم ہونے لگے۔ بعض وسائل پر مبنی صنعتوں بشمول شکر اور خوردنی تیل کو اہم خام مال کی کم دستیابی اور ریبلند قیمتوں سے سخت نقصان ہوا۔

اشیا سازی کی پیداوار میں کمی زیادہ تر صارفی پائیدار اشیا اور شکر کی صنعتوں میں مرکوز رہی۔ اگرچہ دوسری تقریباً تمام صنعتوں میں پیداوار کی نمو کم ہوئی تاہم مالی سال 2009ء کے دوران مجموعی نمو ویش مثبت رہی۔ اس لیے اشاریے سے شکر اور صارفی پائیدار اشیا کو خارج کر دیا جائے تو بڑے پیمانے پر اشیا سازی کا اشاریہ یا ایل ایس ایم اشاریہ مالی سال 2009ء میں 0.7 فیصد کی معمولی شرح سے بڑھا۔

صارفی پائیدار اشیا کی طلب کم ہوئی

گذشتہ چند برسوں میں صارفی پائیدار اشیا کی تیز نمو کی وجہ بڑھتی ہوئی آمدنی اور سستی صارفی مالکاری تک رسائی تھی۔ تاہم پچھلے دو سال میں معاشی نمو گھٹنے اور اجناس کی عالمی قیمتیں بڑھنے سے صارفین کی حقیقی آمدنی کم ہو گئی۔ قرض گاری کی شرحوں میں اضافے اور حقیقی آمدنی میں کمی نے مل کر قرض گیاروں کی قرض واپس کرنے کی صلاحیت کو متاثر کیا جس کی بنا پر حالیہ برسوں میں صارفی قرضہ جات کی مد میں غیر ادا شدہ قرضوں میں اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 2.27)۔ اس پر بینکوں نے چانچ کے طریقے سخت کر دیے جس کے نتیجے میں صارفی قرضوں کی فراہمی محدود ہو گئی۔ سال کے دوران بینک کے قرضوں کی محدود دستیابی اور قرض گیری کی لاگت میں اضافے نے طلب کو خاصاً کمزور کیا جس سے الیکٹرانکس اور گاڑیوں کی پیداوار اور درآمد میں تیزی سے کمی ہوئی (دیکھئے جدول 2.14)۔

شکل 2.27: غیر ادا شدہ قرضے کل قرضے اور قرضوں پر بہ وزن اوسط شرح قرض گاری

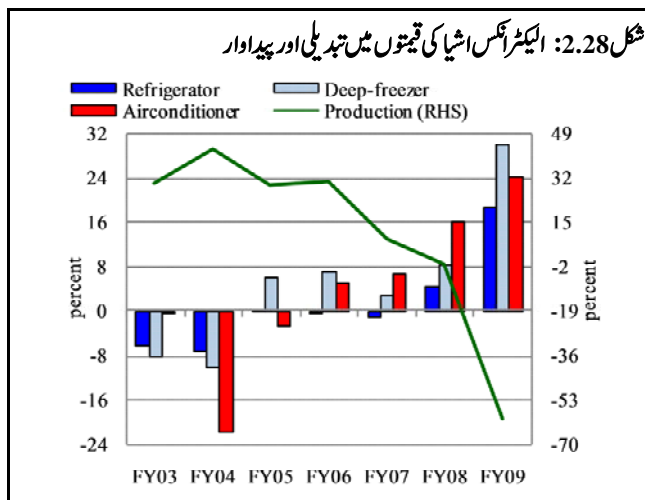


اگر صارفی پائیدار اشیا کی قیمتیں ملکی اور عالمی منڈیوں دونوں میں نہ بڑھی ہوتیں تو شاید ان کی طلب میں اس قدر کمی نہ ہوتی۔ مہ 09ء کے دوران کاروں کی ملکی قیمتیں بڑھ گئی حالانکہ (الف) سی بی یوز پر درآمدی ڈیوٹی میں اضافے کے بعد درآمد شدہ کاروں سے مسابقت گھٹ گئی تھی، (ب) بجٹ 2008-09ء میں سی کے ڈیز پر ڈیوٹی میں کمی ہوئی تھی، اور (ج) تانبے کی بین الاقوامی قیمتیں گری تھیں۔ تاہم ان حالات کا اثر کاروں کی خریدی قیمتوں تک منتقل نہیں ہوا۔ اس کی بجائے مہ 09ء کے دوران کاروں اور موٹر سائیکلوں کی قیمتیں بڑھ گئی کیونکہ (الف) کاروں کی فروخت پر پانچ فیصد فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی عائد کی گئی اور (ب) بین کے مقابلے میں روپے کی قدر بہت کم ہو گئی جس سے پیداواری لاگت نیچے نہ آ سکی۔

جدول 2.14: اہم اشیاء سازی سامان کی پیداوار و تجارت ¹										
برآمدی فاضل پیدا کرنے والی صنعتوں کی فیصد نمو						درآمدات سے مقابلہ کرنے والی صنعتوں کی فیصد نمو				
	تبدیل پذیری	میں 08ء	میں 09ء	پیداوار	درآمدات		تبدیل پذیری	میں 08ء	میں 09ء	پیداوار
ٹیکسٹائل	32.623	2.08	-0.01			گاڑیاں ²	5.27	-3.12	-39.58	
سوئی دھاگا	17.404	2.44	-0.04	-17.4	-5.3	کارپس (سی بی یو)	3.375	-7.26	-48.74	-23.9
سوئی کپڑا	10.056	3.95	0.05	-7.76	-7.69	الیکٹرانکس	3.31	-4.0	-34.46	
صاف شدہ کپاس	4.486	-9.35	1.44	21.1	43.1	ریفریجریٹرز	0.78	7.8	-7.05	43.9
چمچا	3.03	4.75	4.69			ڈیپ فریزرز	0.53	-9.78	-9.32	46.0
اپریٹور	1.49	11.52	-9.21	-82.1	27.2	ٹی وی	0.3	17.65	-44.90	23.5
سول لیڈر		-21.43	58.59	32.2	6.4	اسے	0.1	-1.05	-52.99	16.4
لیڈر فٹ ویئر	0.69	9.06	15.46			کھادیں	4.506	-2.43	18.89	35.1
دوائیں	6.7	24.74	1.85	-2.69	0	کانڈ	0.799	-3.55	-0.94	2.4
پلائی وڈ	0.04	17.6	33.72	-14.9	229.5	ریو	0.404	-7.15	5.6	-12.2
غیر مصدق	5.58	17.39	6.2			قذا	19.12	8.47	-9.39	55.3
سینٹ	5.52	17.64	6.15	175.7	27.8	شکر	5.52	34.2	-32.61	-93.7
شیشے کی چادر	0.07	-1.35	10.37	-90.4	105.4	چرواہے	6.97	5.99	-9.2	18.2
کیمیکل	1.532	8.4	6.5			دھاتیں	4.66	-9.53	-9.57	
ماچس	0.551	9.55	3.09	-4.4	-10.7	کوک	2.14	-10.83	45.62	34.3
اچھی ایل	0.659	5.8	11.1	9.4	57.9	پگ آئرن	1.91	-1.53	-20.37	-15.6
پینٹ اور وارنش	0.322	8.4	11.5	-34.6	-17.0	کیمیکل	4.86	0.1	-2.6	
انجینئرنگ	0.594	11.64	-5.06			مصنوعی ریزن	2.55	-2.7	-6.5	
سینٹی ریزر بلینڈ	0.346	-3.98	9.36	12.1	1.5	کاسٹک سوڈا	0.97	2.5	-1.6	17.0

¹ اس جدول میں مندرج زیادہ تر اعداد و شمار مختلف اشیاء کے تازہ ترین دستیاب اعداد و شمار ہیں۔ اہم زمروں کے لیے اعداد و شمار جولائی تا جون کے ہیں جبکہ ذیلی زمروں کے لیے جولائی تا مارچ کے ہیں کیونکہ 8 ہندی ایچ ایس کوڈ یٹا جولائی تا مارچ میں 09ء تک کے لیے دستیاب ہے۔

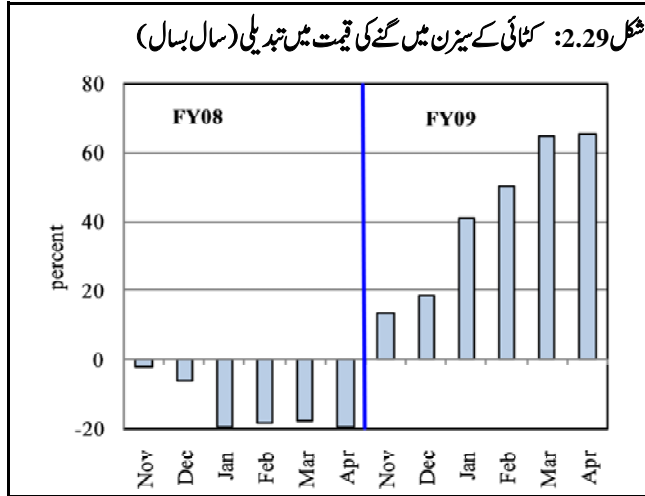
² گاڑیوں کے لیے درآمدی قدر کے اعداد و شمار استعمال کیے گئے ہیں کیونکہ مقامی اعداد و شمار دستیاب نہیں۔ دیگر صنعتوں کے لیے مقامی اعداد و شمار استعمال کیے گئے ہیں۔



گاڑیوں کی کمپنیوں کا نفع کچھ کم ہوا پھر بھی کاروں کی قیمتوں میں اضافے سے بچانہ جاسکا۔ اسی طرح الیکٹرانک سامان (جیسے ریفریجریٹرز، ایئر کنڈیشنرز وغیرہ) کی قیمتیں بھی طلب کم ہونے کے باوجود بڑھتی رہیں (دیکھئے شکل 2.28)۔ بلند نرخوں کی وجہ سے 09ء کے دوران روپے کی قدر گرنے کے باعث پیداواری لاگت میں اضافہ تھا۔ اس کے علاوہ قیمتوں میں اضافے اور بجلی کی فراہمی کے بار بار منقطع ہونے کی وجہ سے بھی سال کے دوران الیکٹرانک اشیاء کی طلب کمزور رہی۔

میں 08ء میں گنے کی کم قیمت سے 09ء میں شکر کی پیداوار متاثر ہوئی شکر کی صنعت کا گنے کی فصل (جو پاکستان میں شکر کی صنعت کا بنیادی خام مال ہے) پر بہت زیادہ انحصار ہے اور گنے کی فصل کا انحصار کچل کاری کے بروقت

آغاز، نرخوں، چینی کی ملوں سے بچھلے سیزن میں کاشتکاروں کو ہونے والی ادائیگیوں اور اگلے سیزن میں متوقع قیمتوں پر ہوتا ہے۔ عام طور پر اچھی فصل (دیکھئے شکل 2.29) ہو تو



گنے کی قیمتیں گر جاتی ہیں جس سے اس سال شکر کی پیداوار بڑھانے میں مدد ملتی ہے تاہم اس سے اگلے سال گنے کی فصل کم ہونے کا امکان پیدا ہو جاتا ہے۔ مزید برآں اگر چینی کی ملیں بروقت ادائیگیاں نہ کریں تو کاشتکار میں فصل اگانے کا رجحان کم ہو جاتا ہے۔ اس طرح جب س 08ء کے کٹائی کے سیزن میں ریکارڈ فصل ہونے کی وجہ سے گنے کی قیمتیں کم ہوئیں تو مالی سال 09ء میں زیر کاشت رقبہ بہت (18 فیصد) کم ہو گیا۔ نتیجتاً س 09ء کے دوران شکر کی پیداوار 32.5 فیصد کم ہو گئی۔ کم پیداوار کی وجہ سے شکر کی ملکی ضروریات درآمد سے پوری کی گئیں۔²⁷

پٹرولیم مصنوعات کی طلب میں ملاحزار حمان

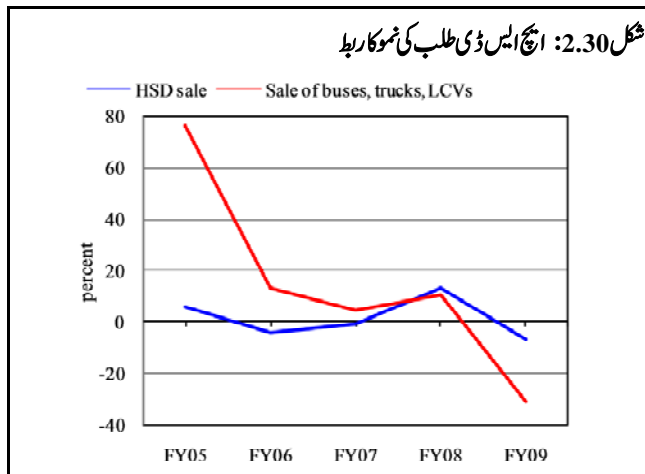
س 09ء کے دوران پٹرولیم مصنوعات کی پیداوار تیزی سے کم ہوئی جبکہ پچھلے سال اضافہ ہوا تھا۔ قرضے کے چکر کی وجہ سے سیالیت کی کمی نے ملکی ریفائنریوں کو سال کے دوران کافی مقدار میں خام تیل درآمد کرنے کا موقع نہ دیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ پورے سال تمام ریفائنریوں میں استعداد کا استعمال کم رہا۔

جدول 2.15: اہم پٹرولیم مصنوعات کی طلب کا تجزیہ (فیصد)

درآمدات *	فروخت		پیداوار		ایچ ایس ڈی
	س 08ء	س 09ء	س 08ء	س 09ء	
14.2	32.5	-7.2	13.2	-8.5	10.1
10.6	-3.7	6.5	1.6	-7.1	3.0
-8.7	117193	4.4	26.5	-3.9	10.1
146.1	56.6	2.7	-7.9	-13.5	-4.1

* جولائی تا مارچ کے اعداد و شمار پر مبنی۔ ** س 08ء میں موٹر اسپرٹ کی درآمد 012 ملین میٹرک ٹن تھی جبکہ س 07ء میں صفر تھی۔

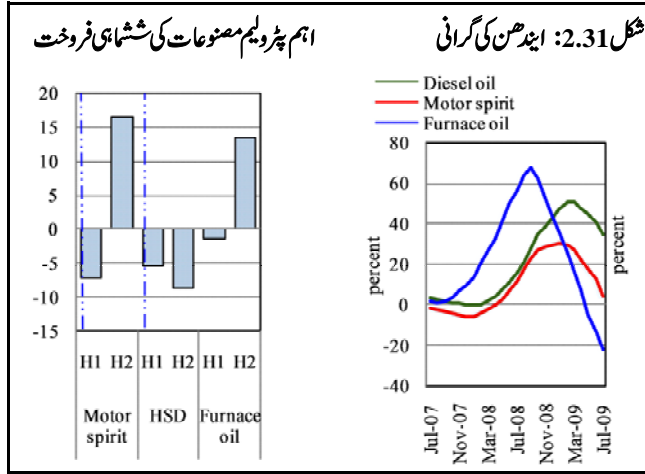
اگرچہ پٹرولیم کی پیداوار میں کمی تقریباً تمام پٹرولیم مصنوعات میں مشترک تھی تاہم مالی سال 2009ء کے دوران چند پٹرولیم مصنوعات کی فروخت خاصی بڑھ گئی (دیکھئے جدول 2.15)۔ مالی سال 09ء کے دوران ہائی اسپڈ ڈیزل کا صرف کم ہوا جس کی بڑی وجہ ایل سی ویز اور ٹرکوں کی کم پیداوار اور فروخت، اجناس پیدا کرنے والے شعبے میں پیداوار و خرید و فروخت سے متعلق نقل و حمل کی سرگرمیوں میں کمی نیز ڈیزل کی بڑھتی ہوئی ملکی قیمتیں تھیں (دیکھئے شکل 2.30)۔



اس کے برخلاف فرنس آئل کے صرف میں اضافہ ہوا جس کی بڑی وجہ مالی سال 2009ء کے دوران نرخوں میں نمایاں کمی تھی۔ کم ملکی پیداوار کی وجہ سے فرنس آئل کی طلب زیادہ تر درآمد میں اضافے سے پوری کی گئی۔ موٹر اسپرٹ کی فروخت بھی مالی سال 2009ء کے دوران معمولی سی بڑھی گوکہ مالی سال 2008ء سے نمو میں تیزی سے کمی ریکارڈ کی گئی تھی۔ اگرچہ یہ کمی زیادہ تر کاروں اور موٹر سائیکلوں کی کم فروخت کی بنا پر تھی تاہم مالی سال 2009ء کی دوسری ششماہی میں فروخت میں اضافہ اس مدت میں موٹر اسپرٹ کی قیمتوں میں نمایاں کمی کی وجہ سے ہوا۔ درآمد شدہ موٹر اسپرٹ مالی سال 09ء کی بلند تر فروخت میں استعمال ہوئی کیونکہ سال کے دوران پیداوار اور درآمدات دونوں کم ہوئیں۔ یہ بات دلچسپ ہے کہ فرنس آئل اور موٹر اسپرٹ دونوں کی فروخت صرف س 09ء کی دوسری ششماہی میں تیز ہوئی جب ان اشیاء پر نرخوں کا دباؤ کم ہو گیا (دیکھئے شکل 2.31)۔

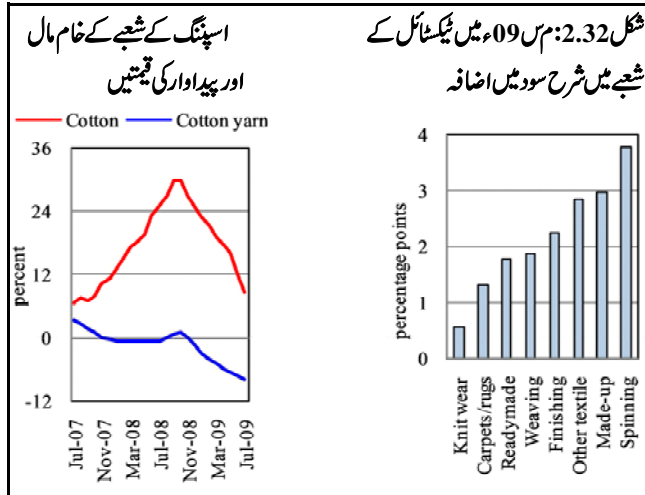
پیداوار اور درآمدات دونوں کم ہوئیں۔ یہ بات دلچسپ ہے کہ فرنس آئل اور موٹر اسپرٹ دونوں کی فروخت صرف س 09ء کی دوسری ششماہی میں تیز ہوئی جب ان اشیاء پر نرخوں کا دباؤ کم ہو گیا (دیکھئے شکل 2.31)۔

²⁷ س 09ء کے دوران پاکستان نے 1,266,000 ملین ٹن چھٹی درآمد کی جبکہ س 08ء میں 367,000 ملین ٹن درآمد کی گئی تھی۔



جدول 2.16: ٹیکسٹائل کی صنعت میں نمو (فیصد)

مہینہ	مئی 09ء	مئی 08ء	مئی 07ء	اوتان
ٹیکسٹائل	-0.01	2.08	9.05	100.00
سوتی دھاگا	-0.04	2.44	11.73	53.35
سوتی کپڑا	0.05	3.95	8.18	30.82
صاف شدہ کپاس	1.44	-9.35	-1.17	13.75
اون اور قالین کا دھاگا	-18.89	9.63	7.32	1.32
پٹن کی اشیا	6.50	9.29	12.97	0.71
بجائی کا اون	-15.97	1.32	4.08	0.05



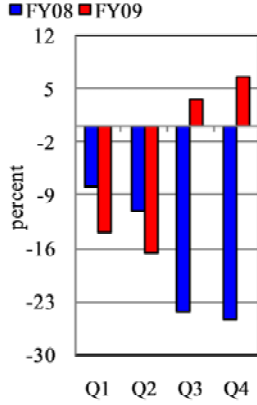
کپاس کی بہتر فصل کے باوجود ٹیکسٹائل کی نمو مزید کم ہوئی ٹیکسٹائل کے شعبے کی پیداوار گزشتہ 12 سال میں پہلی بار کم ہوئی۔ کپاس کی بہتر فصل کی وجہ سے جنگ کی سرگرمیاں مستحکم رہیں (دیکھئے جدول 2.16)۔ ترقی یافتہ معیشتوں میں کساد بازاری کی بنا پر برآمدی طلب میں کمی نیز مقامی صنعتوں میں عملی رکاوٹوں کی وجہ سے سوتی دھاگے کی پیداوار کم ہوئی۔ پٹن کی اشیا کی پیداوار مستحکم رہی جو گندم کے تھیلوں کی طلب سے عیاں ہے۔ دوسری جانب برآمدات گرنے سے قالین کی پیداوار بند ہونے کی وجہ سے پسیں فیئرک (جو زیادہ تر قالین میں استعمال ہوتی ہے) کی پیداوار بہت کم ہو گئی۔

ملکی ٹیکسٹائل صنعت کا ماحول بھی زیادہ سازگار نہ تھا۔ ایک جانب کپاس اور بجلی و گیس کے بڑھتے ہوئے نرخوں نے ٹیکسٹائل کی صنعت کی خام مال کی لاگت میں اضافہ کر دیا۔ دوسری جانب قرض گاری کی شرحیں بڑھنے کے باعث ٹیکسٹائل کمپنیاں بینکوں سے قرض لینے سے بھی قاصر رہیں۔ نتیجے کے طور پر جاری سرمائے کی بلند تر ضروریات کے باوجود ٹیکسٹائل کے شعبے نے (خالص بنیادوں پر) مئی 09ء کے دوران قرضے حقیقتاً واپس کیے۔ اسپننگ کا شعبہ سب سے زیادہ متاثر ہوا کیونکہ یہ شعبہ خام مال کی خریداری کے لیے بینکوں کی مالکاری پر بہت زیادہ انحصار کرتا ہے۔ چونکہ یہ شعبہ زیادہ تر ای ایف ایس کے رعایتی قرضے حاصل کرنے کا اہل نہیں اس لیے مئی 09ء کے دوران اسے شرح قرض گاری میں تیزی سے اضافے کا سامنا کرنا پڑا (دیکھئے شکل 2.32)۔ نتیجے کے طور پر اسپننگ کمپنیوں کو خالص نقصان ہوا جبکہ ٹیکسٹائل کے دیگر ذیلی شعبوں کو بلند تر منافع ہوا کیونکہ برآمدی کاروبار میں شرح مبادلہ کی وجہ سے انہیں فائدہ ہوا۔

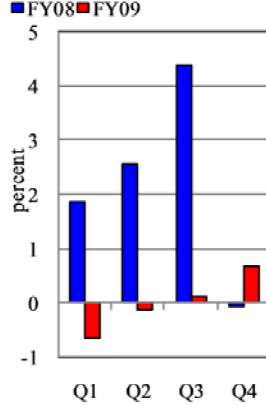
تاہم مئی 09ء کی دوسری ششماہی میں دھاگے کی قیمتوں میں کمی ٹیکسٹائل کے شعبے کے لیے کسی حد تک مفید ثابت ہوئی۔ ٹیکسٹائل کی پیداوار میں کمی صرف پہلی ششماہی میں مرکوز تھی۔ دوسری ششماہی میں پیداوار میں اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 2.33)۔ دوسری ششماہی میں پیداوار میں اضافے کے ساتھ اکائی قیمتیں گھٹنے سے سوتی دھاگے کی برآمد میں بھی اضافہ ہوا۔

مئی 09ء کے دوران سوتی کپڑے کی پیداوار کم و بیش وہی رہی جو مئی 08ء میں تھی۔ یہ امر باعث تشویش ہے کہ امریکی ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر کم ہونے اور اس صنعت کو دستیاب زرعات کے باوجود پاکستانی ملبوسات اور دیگر ٹیکسٹائلز کی مسابقت کمزور رہی۔ مثال کے طور پر کساد بازاری کی وجہ سے پاکستان سے ہونے والی امریکی درآمدات 9.8 فیصد کم ہو گئیں۔ بھارت اور چین سے بھی امریکی درآمدات کم رہیں (بالترتیب 3.5 فیصد اور 6.5 فیصد)۔ اس کی وجہ شاید بار بار بجلی کی فراہمی منقطع ہونا اور ملک میں امن وامان کے مسائل تھے جن کی بنا پر برآمد کنندگان خریداروں کو بروقت مال فراہم نہ کر سکے اور برآمدی آرڈرز میں کوئی بڑی بہتری نہ لاسکے۔ مزید برآں یہ معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان کے منفی امیج، تحقیق و مصنوعاتی ترقی کے فقدان اور خطے کے حریفوں کو دی گئی بھاری زرعات کے باعث ٹیکسٹائل کے ملکی برآمد کنندگان ان حریفوں کے مقابلے میں پسپا ہو رہے ہیں۔ اس سلسلے میں حال

دھاگے کی برآمدات کی سہ ماہی نمو



شکل 2.33: ٹیکسٹائل کی سہ ماہی نمو

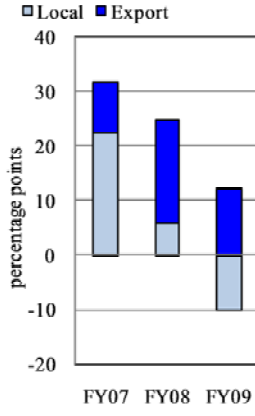
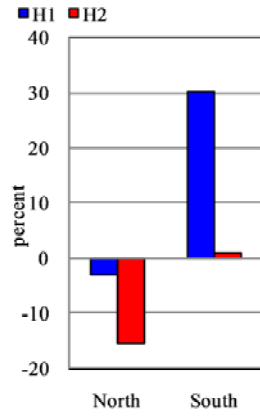


ہی میں اعلان کردہ ٹیکسٹائل پالیسی ملکی ٹیکسٹائل کے شعبے کو قدر اضافی کی حامل مصنوعات میں مسابقت بڑھانے کی خاطر خود کو جدید خطوط پر استوار کرنے اور بہتر بنانے کے متعدد مواقع فراہم کرتی ہے۔ اس پالیسی میں گیس مختص کرنے میں ترجیح، برآمدی مالکاری کی شرحوں میں کمی، موجودہ طویل مدت قرضوں پر رعایت اور ہنرمند تیار کرنے کے حوالے سے اقدامات شامل ہیں۔

کمزور تعمیرات کا سینٹ اور دھاتی صنعتوں کو متاثر کرنا

تعمیراتی سامان کی قیمتوں میں اضافے سے ملکی تعمیراتی سرگرمیاں کمزور ہوئیں جس سے سینٹ اور دھات سمیت متعلقہ صنعتیں متاثر ہوئیں۔ جیسا کہ شکل 2.34 میں دکھایا گیا ہے، م س 09ء کے دوران سینٹ کی ترسیل میں کمی تمام کی تمام مقامی منڈی میں فروخت کم ہونے کی وجہ سے ہوئی۔ سال کے دوران برآمدات کی نمو کم ہوئی لیکن مستحکم رہی۔

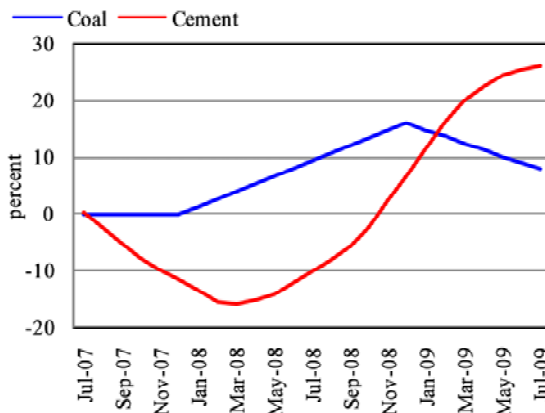
شکل 2.34: سینٹ کی ترسیل کی نمو میں حصہ



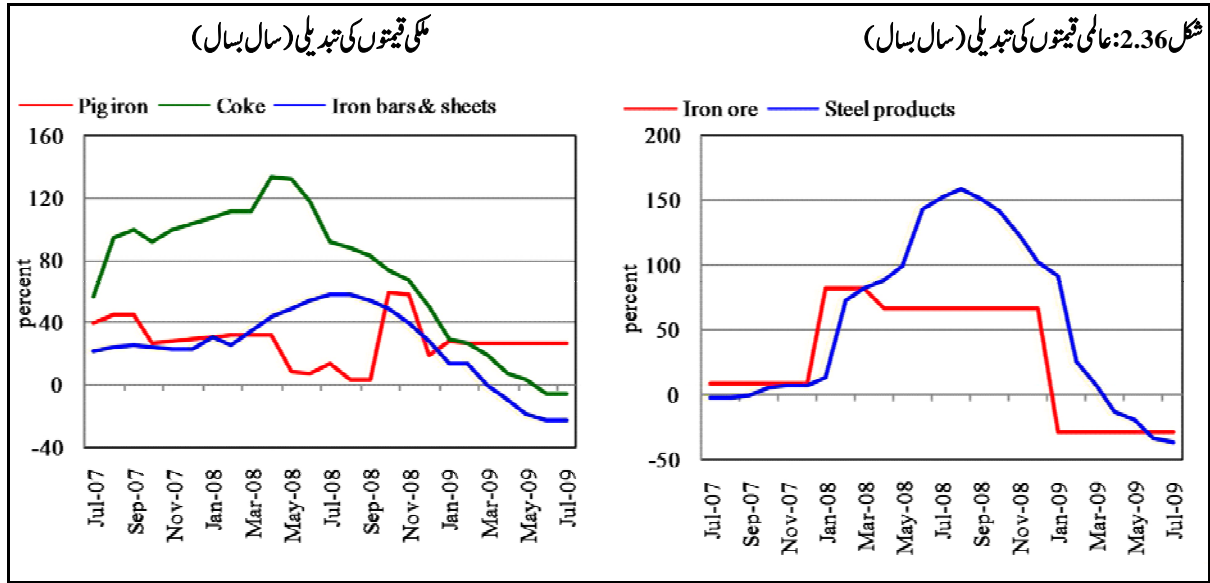
یہ بات قابل ذکر ہے کہ سینٹ کی ترسیل میں صرف شمالی زون میں (جو پیداواری استعداد کا 80 فیصد ہے) کمی پائی گئی کیونکہ جنوبی زون میں مقامی ترسیل میں کسی قدر اضافہ ہوا۔ ملک کے شمالی علاقوں میں امن و امان کی تشویشناک صورتحال، ترقیاتی اخراجات کی کم نمو اور تعمیراتی سامان کی قیمتوں میں اضافے نے ملکی تعمیراتی سرگرمیوں کو کمزور کیا۔ کم طلب کے نتیجے میں سینٹ کی صنعت میں استعداد کا استعمال کم رہا۔

کم طلب اور کونکے کے گرتے ہوئے نرخوں کی وجہ سے سینٹ کی قیمت خصوصاً م س 09ء کی دوسری ششماہی سے کم ہونا شروع ہو گئی ہے جس سے لاگت پر دباؤ میں کچھ کمی آگئی (دیکھئے شکل 2.35)۔ سینٹ کی بڑی کمپنیوں کی مالی کیفیت بھی برآمدی کاروبار کو شرح مبادلہ سے فائدہ پہنچنے کی وجہ سے مستحکم ہو گئی ہے۔ توانائی سے متعلق منصوبوں اور بے گھر افراد کی آبادکاری کے علاوہ شورش سے متاثرہ علاقوں میں انفراسٹرکچر کی تعمیر نو کے آغاز کے ساتھ تعمیرات سے متعلق سرگرمیوں کے بھی دوبارہ شروع ہونے کا امکان ہے۔

شکل 2.35: سینٹ سازوں کی بہتر ہوتی ہوئی مالی کیفیت: خام مال اور پیداواری قیمتیں



اجناس کے عالمی نرخ بڑھنے کی وجہ سے م س 09ء کے زیادہ تر حصے کے دوران دھات کی قیمتیں بلند رہیں (دیکھئے شکل 2.36)۔ مزید برآں م س 09ء کے دوران پی ایس ڈی پی میں کٹوتی سے سرکاری شعبے میں تعمیراتی کام کم ہوئے۔ نتیجتاً م س 09ء میں دھات کی پیداوار اور درآمد گرگی۔ توانائی کی قلت سے بھی دھاتی ری رولنگ یونٹوں میں پیداواریت کا زیاں ہوا۔



بلند طلب کے باوجود خوردنی تیل رگھی کی پیداوار میں کمی

خوردنی تیل اور گھی کی پیداوار مسلسل دوسرے برس کم ہوئی۔ تاہم س 08ء اور س 09ء کے دوران ملکی پیداوار میں کمی مختلف وجوہات کی بنا پر ہوئی۔ س 08ء میں خوردنی تیل رگھی کی پیداوار پام آئل کی عالمی قیمتیں بڑھنے کی وجہ سے کم ہوئی کیونکہ اس سے ملکی معیشت میں خوردنی تیل رگھی کے صرف میں اضافہ ہو گیا۔ سمعی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ خوردنی تیل رگھی کا صرف کسی حد تک باضابطہ شعبے سے بے ضابطہ شعبے کی طرف منتقل ہو گیا۔ اس منتقلی کا محرک نرخوں کا فرق تھا کیونکہ باضابطہ شعبے کے اشیا سازوں نے خام مال کی بلند لاگت خوردہ نرخوں میں شامل کرنے میں تیزی دکھائی۔ تاہم س 08ء کے اختتام تک باضابطہ اور بے ضابطہ شعبے کے نرخ ایک جیسے ہو چکے تھے اور مزید منتقلی کی گنجائش نہیں رہی تھی۔ جب س 09ء شروع ہوا تو بین الاقوامی منڈی میں پام آئل کے نرخ کم ہو گئے۔ تاہم ساتھ ہی روپے کی قدر گھٹنے سے درآمدی قیمت میں کمی کا بیشتر اثر زائل ہو گیا (دیکھئے شکل 2.37)۔

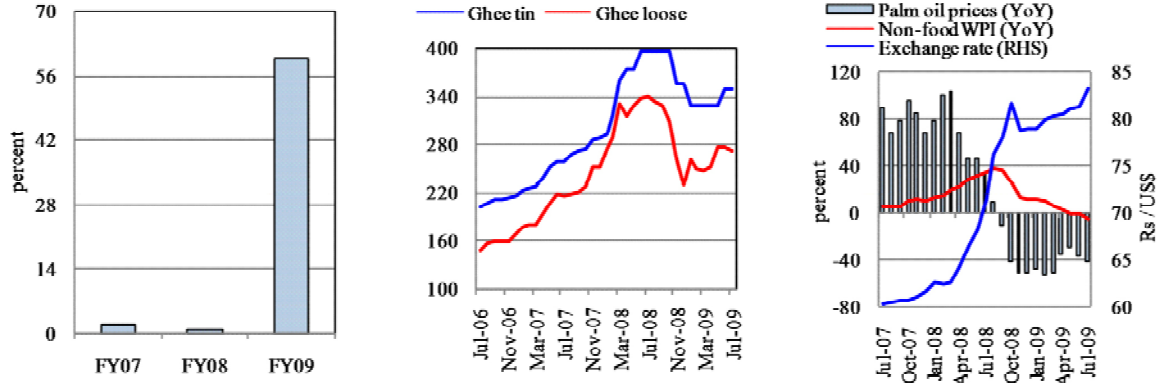
ملک میں اشیا سازی کی بلند تر لاگت بشمول توانائی اور اجرتوں کے اخراجات کی بنا پر خوردنی تیل رگھی کے اشیا سازوں کو ملکی نرخ نمایاں طور پر کم کرنے کا موقع نہیں ملا۔ کھلے گھی کی قیمت بھی اس سطح سے کم نہیں ہوئی جو س 08ء کے آخر میں تھی (جب پام آئل کی عالمی قیمتیں ریکارڈ بلند سطح پر تھیں)۔ چنانچہ س 09ء کے دوران مقامی طور پر تیار کردہ خوردنی تیل رگھی کی طلب کم ہو گئی اور درآمد شدہ خوردنی تیل رگھی کا صرف بڑھ گیا۔ سال کے دوران خام پام آئل کی درآمد خاصی کم ہوئی اور صاف شدہ پام آئل کی درآمد بڑھ گئی۔

س 09ء کے دوران پام آئل کی کل درآمد میں صاف شدہ پام آئل کا حصہ 60 فیصد تک پہنچ گیا جبکہ پچھلے دو برسوں میں صرف 2 فیصد رہا تھا۔ خوردنی تیل رگھی کی صنعتوں کے گزشتہ آٹھ برسوں کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب بھی خام مال کی لاگت میں نمایاں اضافہ ہوتا ہے، ملکی فروخت اور شعبے کی منافع آوری گھٹ جاتی ہے۔

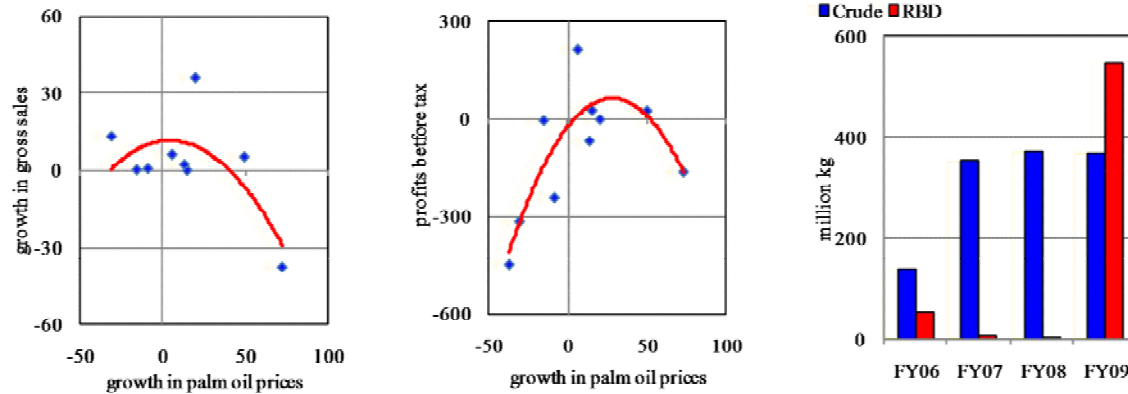
سرمایہ کاری کی طلب میں کمی نے اشیائے سرمایہ کی صنعت کو متاثر کیا

ملک میں امن و امان کے خطرے، شرح سود میں اضافے، بلند اور متغیر گرانے، روپے کی قدر میں کمی اور کمپنیوں کی گرتی ہوئی آمدنی نے س 09ء کے دوران اشیائے سرمایہ کی سرمایہ کاری طلب کو کم کر دیا۔ چنانچہ اشیائے سرمایہ کی پیداوار (نیز درآمد) سال کے دوران تیزی سے کم ہوئی۔ اشیائے سرمایہ کی صنعتوں کا زوال وسیع اہدیا تھا۔ خصوصاً ٹیکسٹائل میں استعداد سے کم استعمال اور کمزور طلب نے ٹیکسٹائل مشینری بشمول پاور لومز، شٹلو اور بوبز کی پیداوار گھٹا دی۔ شکر کی صنعت بھی فاضل استعداد کے مسائل کا سامنا کر رہی ہے جس سے گنے کی مشینوں کی پیداوار میں کمی آرہی ہے۔ دوسری جانب بجلی کی تقسیم کے شعبے میں اپ گریڈیشن کی بھاری طلب کے باوجود بجلی کے شعبے میں گزشتہ چند برسوں کے دوران برائے نام سرمایہ کاری ہوئی۔ اس سبب سے ملک میں بجلی سے متعلق اشیائے سرمایہ (مثلاً بجلی کے میٹر) کی پیداوار کم ہوئی۔ بہتر فصل کی وجہ سے زراعت پر مبنی اشیا خصوصاً گندم کے تھریشرز کی پیداوار میں معمولی سا اضافہ ہوا۔

شکل 2.37: خوردنی تیل رنگی کی لاگت کاڈھانچہ



شکل 2.37: پام آئل کی درآمدی مقدار



افغانستان میں تعمیراتی کام میں تیزی سے دیگر برآمدی صنعتوں کو کچھ سہارا ملا دیگر برآمدی صنعتوں میں پینٹ، شیشے کی چادر اور لکڑی جیسی تعمیراتی صنعتیں شامل ہیں۔ افغانستان میں تعمیراتی سرگرمیوں میں تیزی آنے سے پاکستان میں تعمیرات سے متعلق اشیاء کی برآمد تیزی سے بڑھ گئی۔ یہی وجہ ہے کہ ملکی تعمیراتی سرگرمیوں میں کمی کے باوجود تعمیرات سے ملحقہ صنعتوں (پلائی وڈ اور شیشے کی چادر) میں معقول نمو ہوئی۔²⁸

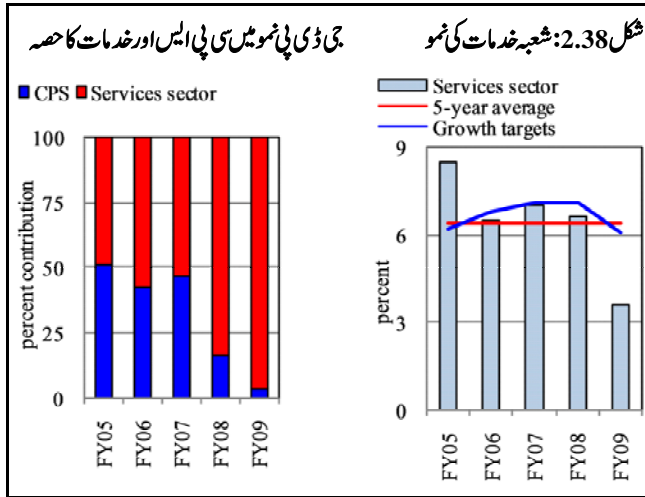
مستقبل کے امکانات

مندرجہ بالا بحث سے یہ واضح ہے کہ م س 09ء کے دوران صنعتی شعبے کی کارکردگی بجلی کی قلت، امن وامان کی ناقص صورتحال اور کمزور ملکی طلب سے متاثر ہوئی۔ عالمی کساد بازاری کے باعث بیرونی طلب بھی کم رہی۔ لہذا یہ معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ بحالی کا زیادہ تر انحصار بجلی کے بحران کے تصفیے، امن وامان کی صورتحال میں بہتری اور طلب میں اضافے پر ہوگا۔ اس سلسلے میں یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ م س 09ء کی تیسری سہ ماہی سے مرکزی بینک کے سخت زری موقف، مالیاتی استحکام کی کوششوں خصوصاً مرکزی بینک سے مالکاری محدود رکھنے کے حکومتی عزم اور اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی کی وجہ سے م س 09ء کی دوسری ششماہی سے گرانی کا دباؤ کم ہونے لگا تھا۔ گرانی میں نمایاں کمی سے بھی اسٹیٹ بینک کو اپریل اور اگست 2009ء میں زری پالیسی نرم کرنے کا موقع ملا۔ اگر گرانی کا یہ رجحان جاری رہا اور ملکی صارفین کی حقیقی آمدنی بہتر ہوئی تو امکان ہے کہ آئندہ مہینوں میں طلب بحال ہو جائے گی۔ مستحکم ہوتی ہوئی طلب کے امکانات کو بجٹ 2009-10ء میں اعلان کردہ مالیاتی محرک سے بھی تقویت ملتی ہے۔ جہاں تک رسدی امور کا تعلق ہے، آئندہ بجلی کا زیاں محدود کیا

²⁸ پینٹ اور وارنش کی مجموعی برآمدات میں 15.9 فیصد کی خالص کمی ہوئی۔ تاہم مجموعی پالی ایما نیڈ زیر پینٹس کی وجہ سے ہوئی جو م س 07ء اور م س 09ء کے درمیان پینٹ کی کل برآمدات کا لگ بھگ 9 فیصد تھے۔ اس زمرے کو نکال کر پینٹس کی برآمدات میں جولائی تا مارچ م س 09ء کے درمیان 21.1 فیصد کی معقول نمو ہوئی۔

جدول 2.17: شعبہ خدمات کی کارکردگی فیصد				
جی ڈی پی میں حصہ		نمو		
م 09ء	م 08ء	م 09ء	م 08ء	
53.8	53.0	3.6	6.6	شعبہ خدمات
17.5	17.3	3.1	5.3	تھوک اور خوردہ تجارت
10.3	10.2	2.9	5.7	نقل و حمل، ذخیرہ کاری اور مواصلات
6.2	6.4	-1.2	12.9	مالیات اور بیمہ
2.7	2.7	3.5	3.5	رہائش گاہوں کی ملکیت
6.1	5.9	5.0	1.2	نظم عامہ اور دفاع
11.1	10.6	7.3	10.0	معاشرتی و ذاتی خدمات
ماخذ: وفاقی دفتر شماریات				

جاسکے گا کیونکہ (الف) حکومت نے 2009ء کے آخر تک قرضے کے چکر کا مسئلہ حل کرنے کا عزم کر رکھا ہے، اور (ب) نئے پاور پلانٹس کی بجلی پیدا کرنے کی استعداد اگلے چھ سات ماہ میں استعمال ہونے لگے گی۔ آخر یہ بات اہم ہے کہ اگرچہ عالمی کساد بازاری کا برآمدی طلب پر منفی اثر پڑا تھا تاہم عالمی معیشت میں ممکنہ بحالی سے برآمدی صنعتوں کی بحالی کی ضمانت نہیں ملتی۔ اس کا سبب یہ ہے کہ کساد بازاری آنے سے پہلے ہی ملکی برآمد کنندگان کو ساختی کمزوریوں کی بنا پر مسابقتی مسائل کا سامنا تھا۔ اس لیے مقامی صنعتوں کو منڈی اور مصنوعات میں تنوع کے فقدان، تحقیق و ترقی کے فقدان، دوسری صنعتوں سے ارتباط نہ ہونے جیسے مسائل پر توجہ دینی پڑے گی تاکہ عالمی منڈیوں میں ملکی مصنوعات کو مقابلے کے قابل بنایا جاسکے۔



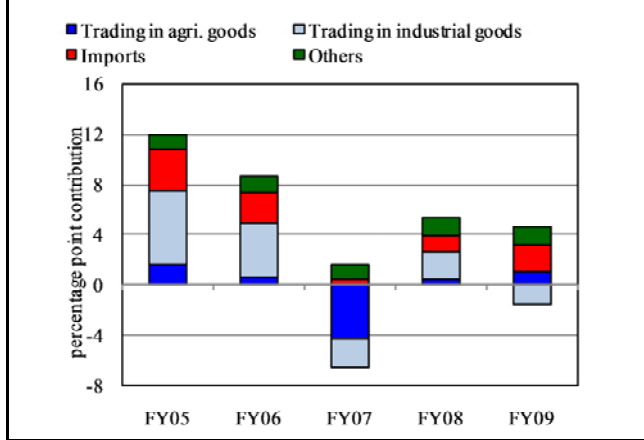
2.4 خدمات
شعبہ خدمات میں م 09ء کے دوران 3.6 فیصد نمو ہوئی جو پچھلے آٹھ برسوں کی سب سے کم نمو ہے (دیکھئے جدول 2.17)۔ مزید یہ کہ شعبہ خدمات م 09ء میں مسلسل دوسرے سال اپنا نمو کا ہدف پورا نہ کر سکا۔ تاہم م 09ء میں ہدف سے دوری م 08ء کی نسبت زیادہ تھی (دیکھئے شکل 2.38)۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ نمو کی سست رفتاری نہ صرف حالیہ برسوں کی بلند نمو کے مقابلے میں زیادہ تھی بلکہ زیادہ تر ذیلی شعبے میں یہ نمایاں تھی۔

اگرچہ صنعتی شعبے کی کمزور سرگرمیوں نے تھوک اور خوردہ تجارت کی رفتار کم کی تاہم شعبہ خدمات کی نمو کو سب سے بڑا دھچکا نقل و حمل، ذخیرہ کاری اور مواصلات کی کمزوری نیز مالیات اور بیمہ کے زوال سے پہنچا۔ ٹیرف کی مسابقت اور سیولر مواصلات پر ٹیکس میں اضافے کی وجہ سے کمپنیوں کی کم آمدنی نے مواصلات کے ذیلی شعبے کی نمو گھٹائی جبکہ غیر ادا شدہ قرضوں میں اضافہ (جن سے تمویں کے اخراجات بڑھ گئے) اور بازار سرمایہ کا عدم استحکام م 09ء کی پہلی ششماہی میں مالیات اور بیمہ کی قدر اضافی میں اچانک کمی کی بڑی وجوہات تھیں۔

جدول 2.18: تھوک اور خوردہ تجارت کے اظہار فیصد یا مذکورہ اکائی		
م 09ء	م 08ء	
17.5	17.3	جی ڈی پی میں تھوک اور خوردہ تجارت کا حصہ
3.1	5.3	قدر اضافی میں نمو
4.7	1.1	زراعت میں نمو
-3.6	1.7	اشیاء سازی میں نمو
165.7	175.5	تجارت میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری (ملین ڈالر)
4.5	3.4	تجارت میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کل کی شرح فیصد
181.3	726.9	پاکستان کی کل باہر آمدات (ملین ڈالر)
14.6	14.4	تھوک اور خوردہ تجارت میں لیور فورس (ملین افراد)
بیرونی تجارت		
-10.9	24.2	تجارتی حجم (قدر میں نمو)
-6.7	12.2	برآمدی نمو (قدر)
-12.9	30.9	درآمدی نمو (قدر)
* م 09ء دوسری سہ ماہی کی قدر		

2.4.1 تفصیلی خدمات-تھوک اور خوردہ تجارت
تھوک اور خوردہ تجارت کی نمو م 09ء میں کم ہو کر 3.1 فیصد ہو گئی جبکہ م 08ء میں 5.3 فیصد تھی (دیکھئے جدول 2.18)۔ یہ کمی سال کے دوران اشیاء سازی اور درآمدات میں کمی کی وجہ سے ہوئی۔ یہ دونوں مدیں تھوک اور خوردہ تجارت میں 60 فیصد سے زائد کی قدر اضافی کا باعث بنتی ہیں۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہوا کمزور ملکی طلب اشیاء سازی کی پیداوار اور درآمدات میں کمی کا سبب بنی۔

شکل 2.39: تقسیمی خدمات کی نمو کی ہیئت ترکیبی



خرید و فروخت کی سرگرمیوں کا اہم محرک م س 09ء کے دوران اہم اور چھوٹی فصلوں کی ہدف سے متجاوز پیداوار تھی (دیکھئے شکل 2.39)۔ نتیجے کے طور پر تقسیمی خدمات کی قدر اضافی میں زراعت کا حصہ م س 09ء میں بڑھ کر 23.1 فیصد ہو گیا جبکہ پچھلے سال 22.8 فیصد تھا۔

تھوک اور خوردہ تجارت میں نمو کے بھرپور امکانات ہیں۔ اہم شعبے جیسے آف شور تجارت، باز برآمدی صنعتوں کی ترقی، خوردہ چین اسٹورز کی ترقی اور بیرونی تھوک تجارت پالیسی سازوں کی فوری توجہ کے متقاضی ہیں۔ پاکستان میں صارفی منڈی کا حجم بڑا ہے²⁹۔ خرید و فروخت کے وسیع امکانات کے استعمال سے روزگار پیدا کرنے، منڈی کا یگانہ کم کرنے اور جی ڈی پی میں تقسیمی خدمات کا حصہ بڑھانے میں مدد مل سکتی ہے۔

تقسیمی خدمات سنگاپور، ہانگ کانگ، تائیوان اور ویت نام جیسی علاقائی معیشتوں کی قومی آمدنی کا بڑا حصہ ہیں۔ 2008ء اور 2009ء میں ملکی طلب میں کمی، برآمدات اور باز برآمدات کی سست رفتاری، آف شور تجارت گھٹنے اور شپ پیڈنگ اور بیکرنگ کم ہونے سے ان معیشتوں کی بیرونی تجارت میں بڑی کمی ہوئی۔ نتیجے کے طور پر ان معیشتوں کے تقسیمی شعبے میں نمایاں کمی دیکھی گئی۔

مشرقی ایشیائی معیشتوں کے برخلاف پاکستان کی تقسیمی خدمات میں قدر اضافی زیادہ تر ملکی تھوک اور خوردہ منڈی سے آتی ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ بیرونی تجارت میں اس کا اثر و نفوذ کم ہے جبکہ ملکی منڈی بڑی ہے۔ چنانچہ م س 09ء میں ملکی تقسیمی سرگرمیوں پر عالمی کساد بازاری کا زیادہ اثر نہیں ہوا۔

2.4.2 نقل و حمل، ذخیرہ کاری اور مواصلات

م س 09ء کے دوران نقل و حمل، ذخیرہ کاری اور مواصلات کے ذیلی شعبے کی قدر اضافی 2.9 فیصد بڑھ گئی جو اس سال کے 4.5 فیصد کے ہدف سے خاصی کم ہے۔ م س 09ء کے لیے بلند ہدف م س 08ء کے آخر میں مواصلات کے شعبے کی بھرپور نمو جاری رہنے اور ہوائی نقل و حمل میں کچھ بہتری کے پیش نظر رکھا گیا تھا۔

جدول 2.19: شعبہ نقل و حمل، ذخیرہ کاری اور مواصلات				
فیصد نمو		قدر اضافی میں فیصد حصہ		
م س 09ء	م س 08ء	م س 09ء	م س 08ء	
-6.4	-28.6	-0.6	-1.8	پاکستان ریلوے
6.4	12.6	7.9	7.3	بحری ٹرانسپورٹ
-2.1	-29.7	-2.3	-24.6	ہوائی ٹرانسپورٹ
-8.0	-13.1	-1.9	-1.9	پائپ لائن ٹرانسپورٹ
3.6	29.0	20.2	65.8	مواصلات
2.9	4.1	74.7	52.9	زمینی ٹرانسپورٹ
1.9	4.5	2.0	2.3	ذخیرہ کاری
2.9	5.7			نقل و حمل، ذخیرہ کاری اور مواصلات

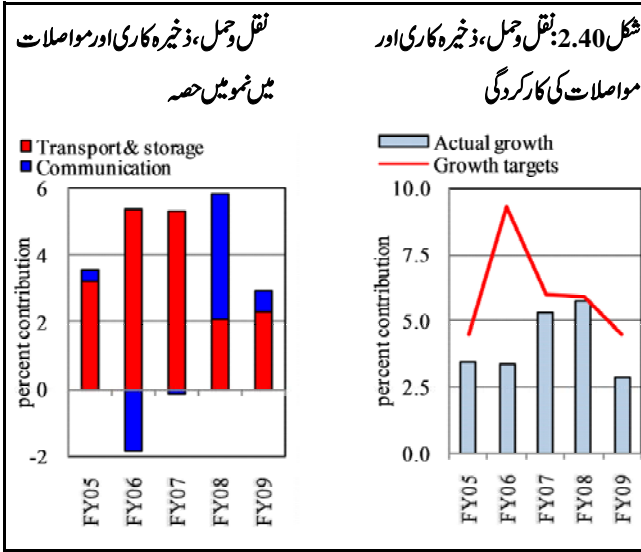
ماخذ: وفاقی دفتر شماریات

تاہم مواصلات کے شعبے (موبائل اور فیکسڈ لائن دونوں) میں م س 09ء کے دوران متوقع سے کم نمو دیکھی گئی اور ہوائی نقل و حمل کی جانب سے اضافہ قدر میں مثبت اضافے کی امید بھی پوری نہ ہوئی۔ بحری اور زمینی ٹرانسپورٹ بھی مالی سال 08ء کی نمو کا ساتھ نہ دے سکی۔ چنانچہ مجموعی طور پر نقل و حمل، ذخیرہ کاری اور مواصلات کے شعبے نے م س 09ء کے دوران مقررہ ہدف اور پچھلے سال کی اصل نمو کے مقابلے میں کمزور نمو کا مظاہرہ کیا (دیکھئے جدول 2.19)۔

نقل و حمل اور ذخیرہ کاری

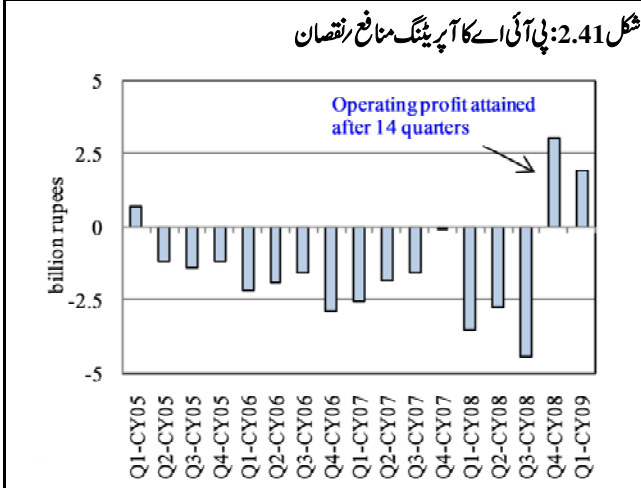
نقل و حمل کی قدر اضافی ہوائی نقل و حمل، بندرگاہیں اور شپنگ، پائپ لائنیں اور مشینی وغیرہ مشینی زمینی گاڑیوں کی قدر ہائے اضافی کا مجموعہ ہوتی ہے۔ م س

²⁹ ملکی منڈی کے حجم کے لحاظ سے پاکستان کا درجہ 134 ممالک میں 29 واں ہے (ماخذ: عالمی معاشقہ رپورٹ 2008-09ء)۔



09ء میں مجموعی نقل و حمل میں 2.7 فیصد نمو ہوئی جبکہ م س 08ء میں 2.2 فیصد نمو ہوئی تھی۔ م س 08ء میں نقل و حمل کی قدر اضافی بحری اور زمینی نقل و حمل میں نمایاں کمی اور ریلوے، ایئر لائنز اور پائپ لائن ٹرانسپورٹ میں جاری زوال کی وجہ سے کم رہی تھی (دیکھئے شکل 2.40)۔

ایئر لائن ٹرانسپورٹ کی قدر اضافی میں کمی کا حجم م س 09ء میں پچھلے سال کی نسبت خاصا کم تھا۔ یہ بہتری ایندھن کی قیمتیں گرنے کی وجہ سے ہوئی جس سے ملکی ایئر لائنوں کو اپنے مجموعی اخراجات کم کرنے میں مدد ملی۔ کچھ برسوں سے واپسی قرض کی لاگت، روپے کی قدر میں کمی اور جیٹ فیول کی بلند لاگت کی بنا پر پی آئی اے کی آمدنی کم رہی ہے۔ 2008ء اور 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے پی آئی اے کے مالی گوشواروں میں گذشتہ برسوں کے مقابلے میں نمایاں بہتری دکھائی دیتی ہے۔ م س 09ء کی دوسری سہ ماہی سے جیٹ فیول کی قیمتوں میں کمی اور بڑھتے ہوئے محاصل سے پی آئی اے کو اس سال بہتر مالی کیفیت پیش کرنے میں مدد ملی۔ اگر م س 09ء میں واپسی قرض کی لاگت بلند نہ ہوتی تو پی آئی اے ہوائی نقل و حمل کے شعبے میں خاصا اضافہ کر سکتی۔ اس جائزے کو پی آئی اے کے حالیہ مالی نتائج سے بھی تقویت ملتی ہے (دیکھئے شکل 2.41)۔ مالی سال 2009ء کے پہلے نو ماہ میں پی آئی اے کو پہلی بار 0.62 ارب روپے کا آپریشنل منافع ہوا جبکہ پچھلے سال اسی مدت میں 3.11 ارب روپے کا آپریشنل نقصان ہوا تھا۔ مجموعی محاصل میں اضافے اور اخراجات میں کمی سے پی آئی اے کو مسلسل 14 سہ ماہیوں تک نقصان کے بعد 2008ء کی چوتھی سہ ماہی میں (اور 2009ء کی پہلی سہ ماہی میں بھی) آپریشنل منافع ہوا۔



بحری نقل و حمل کا شعبہ سست رہا تاہم م س 09ء کے دوران اس نے 6.4 فیصد کی مستحکم نمو کا مظاہرہ کیا۔ شینگ اور بندرگاہوں کی سرگرمیوں میں زیادہ تر قدر اضافی پی این ایس سی، کے پی ٹی، پی کیو اے اور شینگ اور فارورڈنگ ایجنٹوں کے مارجنز کی وجہ سے آئی۔ پاکستان نیشنل شینگ کارپوریشن کی چارٹرنگ اور سروس فیس میں بھاری اضافہ ہوا اور جولائی تا مارچ م س 09ء میں یہ بالترتیب 47.3 فیصد اور 22.3 فیصد بڑھ گئیں۔ چنانچہ مذکورہ مدت میں پی این ایس سی کے مجموعی محاصل میں 40.3 فیصد اضافہ ہوا (دیکھئے جدول 2.20)۔ آئندہ مالی سال 09ء میں آلات پر خاطر خواہ ترقیاتی اخراجات اور پی این ایس سی میں پہلے پانامیکس آئل ٹینکر کی شمولیت کے پیش نظر پی این ایس سی میں مزید نمو کے امکانات بہت زیادہ ہیں۔

م س 09ء میں سامان کی مجموعی آمدورفت میں معمولی کمی ہوئی کیونکہ درآمدات میں نمایاں کمی کا زیادہ اثر برآمدات میں بھرپور اضافے کی بنا پر زائل ہو گیا (دیکھئے جدول 2.21)۔ م س 09ء کے دوران کے پی ٹی میں سامان کی آمدورفت میں تھوڑا سا اضافہ ہوا مگر پی کیو اے میں یکم ہو گئی۔ کے پی ٹی نے م س 09ء میں 3 کروڑ 87 لاکھ ٹن سامان نمٹایا جو 4.4 فیصد زیادہ ہے۔ پی کیو اے میں مذکورہ عرصے میں نمٹایا گیا سامان 5.3 فیصد کم ہو گیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ بندرگاہوں کی موجودہ سہولتوں میں توسیع نیز گوادار میں بڑھتی ہوئی سرگرمیوں سے پتہ چلتا ہے کہ آئندہ بحری نقل و حمل اور ذخیرہ کاری کے شعبے میں بھرپور نمو ہوگی۔ علاوہ ازیں م س 09ء میں زرعی پیداوار (بالخصوص گندم، شکر اور چاول) کی دیگر ہاؤسنگ خدمات میں اضافے اور کھاد کا موجودہ اشاک بڑھنے سے ذخیرہ کاری کی سرگرمیوں پر مثبت اثر پڑے گا۔

جدول 2.20: بجری، زمینی ٹرانسپورٹ اور ریلوے کے منتخب اظہارِ پے		
ملین روپے یا مذکورہ اکائی		
پاکستان فیملی شینگ کارپوریشن		
م 09ء*	م 08ء*	م 09ء*
2,841.8	2,025.6	محصّل
1,231.8	867.6	اخراجات
92.0	30.5	معین سرمائے کے اخراجات
944.5	706.4	منافع بعد از ٹیکس
7.2	5.4	آمدنی فی شیئر (روپے)
زمینی ٹرانسپورٹ		
176,589	174,320	ہائی ٹائر سڑکیں (کلومیٹر)
81,761	84,030	لو ٹائر سڑکیں (کلومیٹر)
258,350	258,350	کل سڑکیں (کلومیٹر)
پاکستان ریلوے		
17,442.0	13,954.0	مجموعی آمدنی
63.0	59.7	مسافروں کی تعداد (ملین)
5.4	5.2	سامان کا حجم (ملین ٹن)
* جولائی تا مارچ		

جدول 2.21: کے پی ٹی اور پی کیو اے میں سامان کی آمد و رفت				
فیصد یا مذکورہ اکائی				
نمو	م 09ء	م 08ء	م 09ء	م 09ء
کے پی ٹی	-0.6	25.368	25.52	درآمدی سامان (ملین ٹن)
	14.5	13.364	11.68	برآمدی سامان (ملین ٹن)
	4.1	38.732	37.19	مجموعی سامان (ملین ٹن)
	3.0	1,249,568	1,213,744	ٹی ای یو (اکائیاں)
پی کیو اے	-10.0	19.45	21.61	درآمدی سامان (ملین ٹن)
	15.9	5.58	4.82	برآمدی سامان (ملین ٹن)
	-5.3	25.03	26.42	مجموعی سامان (ملین ٹن)
	-9.7	680,291	753,212	ٹی ای یو (اکائیاں)
کے پی ٹی + پی کیو اے	-4.9	44.81	47.12	درآمدی سامان (ملین ٹن)
	14.9	18.95	16.49	برآمدی سامان (ملین ٹن)
	0.2	63.76	63.62	مجموعی سامان (ملین ٹن)
	-1.9	1,929,859	1,966,956	ٹی ای یو (اکائیاں)
ماخذ: کے پی ٹی اور پی کیو اے				

شپنگ، بندرگاہوں اور ہوائی نقل و حمل کی سرگرمیوں میں اضافے کے برخلاف پاکستان ریلوے کی قدر اضافی م 09ء میں مزید کم ہوئی۔ پاکستان ریلوے کے مجموعی محاصل 25 فیصد بڑھ گئے لیکن مجموعی اخراجات میں اضافہ محاصل میں اضافے سے زیادہ تھا۔ م 09ء کے دوران پاکستان ریلوے میں ترقیاتی اخراجات میں نمایاں کمی انتظامی تشکیل نو میں تعطل کی بڑی وجہ تھی۔ پاکستان ریلوے ایندھن کی گرتی ہوئی قیمتوں کے باوجود مجموعی اخراجات گھٹانے میں ناکام رہی۔ نتیجتاً م 09ء میں مال برداری اور عام سفر میں اضافے کے باوصف قدر اضافی منفی رہی۔

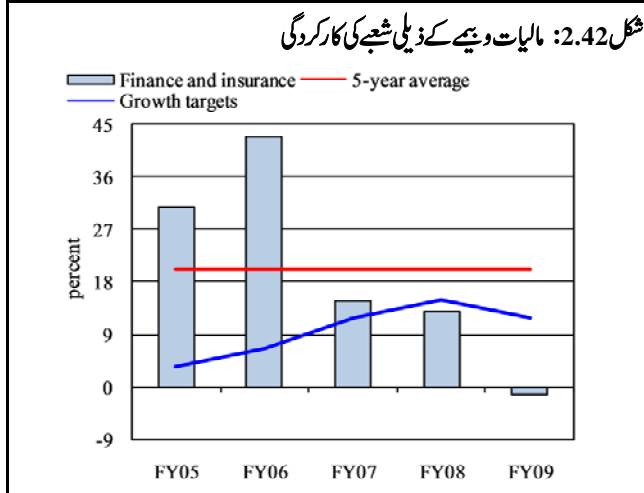
مواصلات

مواصلات میں قدر اضافی زیادہ تر سیلولر، فکسڈ (لینڈ) لائنوں، پوسٹل اور کوریئر خدمات سے آتی ہے۔ موبائل فون کی نمو میں حالیہ برسوں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے اور م 08ء کے دوران نقل و حمل، ذخیرہ کاری اور مواصلات کے شعبے کی کل نمو میں لگ بھگ دو تہائی حصہ موبائل فون کے شعبے کا ہے۔ یہ مستحکم نمو بیرونی سرمایہ کاری کی آمد، فرہنگ سازی کی خدمات اور اس واضح حقیقت کی بنا پر ہوئی کہ موبائل سروس فراہم کرنے والوں نے م 08ء تک بازار کے غیر استعمال شدہ امکانات کا بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کی۔ مجموعی آبادی کی شرح فیصد کے لحاظ سے سیلولر ڈبیشنٹی جولائی 2004ء میں 6.25 فیصد سے بڑھ کر جون 2009ء تک آبادی کے 60.3 فیصد تک پہنچ گئی۔ تاہم م 09ء میں سیلولر مواصلات کی نمو اپنا اضافے کا رجحان برقرار نہ رکھ سکی جس کی بنیادی وجہ بیرونی سرمایہ کاری کی رفتار میں کمی، سیلولر صارفی منڈی میں گنجانے ختم ہو جانا اور ٹیکسوں میں اضافے کا اثر ہے۔ ماہانہ اوسط محاصل فی استعمال کنندہ جو م 05ء میں 9.1 ڈالر تھا م 09ء کے آغاز میں کم ہو کر 3.1 ڈالر رہ گیا۔ نتیجے کے طور پر زیر بحث ذیلی شعبے کی مجموعی نمو میں مواصلات کا حصہ م 08ء میں 66 فیصد سے گھٹ کر م 09ء میں تقریباً 20 فیصد رہ گیا۔ پی ٹی سی ایل کی قدر اضافی میں بھی م 09ء کے دوران کمی دیکھی گئی کیونکہ پی ٹی سی ایل کے مجموعی محاصل میں مجموعی اخراجات کی نسبت سست رفتاری آئی۔ محاصل کی نمو میں سست رفتاری وایز لیس، فکسڈ اور براڈ بینڈ صارفی منڈی میں سخت مسابقت ہے۔ چنانچہ پی ٹی سی ایل کا صارفی منڈی میں حصہ کچھ کم ہوا۔

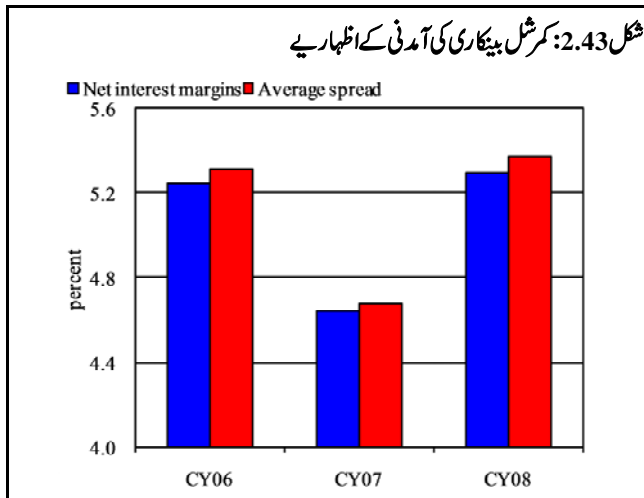
نتیجتاً دیگر مواصلاتی خدمات یعنی ایل ڈی آئی، براڈ بینڈ انٹرنیٹ (وایز اور وایز لیس)، وایز لیس لوکل لوپ میں نمایاں نمو ہوئی۔ اگرچہ مواصلات کی مجموعی قدر اضافی میں ان خدمات کا حصہ ابھی تک بہت کم ہے تاہم ان خدمات میں بہتری آنا مواصلات کے شعبے کی آئندہ توسیع اور مستحکم وسیع البند نمو کے لیے اچھا شگون ہے۔

2.4.3 مالیات اور بیمہ

پاکستان عالمی مالیاتی بحران کے براہ راست اثرات سے محفوظ رہا خاص طور پر ملکی مالی منڈیاں بچی رہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ پاکستان کی مالی منڈیاں ترقی یافتہ ملکوں کی منڈیوں سے کٹی ہوئی تھیں۔ تاہم مہم 09ء میں ملکی معاشی اور مالی خرابیوں جیسے سرمایہ منڈی میں فلور کے نفاذ اور مہم 09ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران سیالیت کے بحران کی بنا پر مالیات اور بیمہ کے شعبے میں زوال دیکھا گیا۔



مالیات اور بیمہ کے ذیلی شعبے میں قدر اضافی خالص آمدنی اور کمرشل بینکوں، مرکزی بینک، غیر بینکی مالی اداروں (ترقیاتی مالی ادارے، لیزنگ کمپنیاں، سرمایہ کاری بینک، میوچل فنڈز وغیرہ)، بیمہ کمپنیوں اور مبادلہ کمپنیوں کی متعین سرمایہ کاری میں اضافے پر مشتمل ہوتی ہے۔ طویل عرصے تک مستحکم نمو کے بعد مالیات اور بیمہ کے ذیلی شعبے میں مہم 09ء کے دوران 1.2 فیصد کی کمی ہوئی (دیکھئے شکل 2.42)۔ اس ذیلی شعبے میں زیادہ تر قدر اضافی کمرشل بینکوں اور اسٹیٹ بینک کی خالص آمدنی پر مشتمل ہوتی ہے۔ مہم 09ء میں کمرشل بینکوں کی نفع آوری پر (بنیادی طور پر معاشی سرگرمیوں کی سست رفتاری کی وجہ سے) بلند تر غیر ادا شدہ قرضوں، بینکوں کے انتظامی اخراجات میں اضافے اور مالی سرمایہ کاری سے ہونے والی آمدنی میں کمی کا منفی اثر مرتب ہوا۔ مرکزی سرگرمیوں سے ہونے والی آمدنی میں مستحکم اضافے سے کمرشل بینکاری کی چمک ظاہر ہوتی ہے جس کا ثبوت آمدنی کے سازگار اظہار یوں میں دیکھا جاسکتا ہے کیونکہ 2008ء کے دوران کمرشل بینکاری شعبے کے خالص سودی مارجن اور اوسط تفاوت میں نمایاں نمو پائی گئی (دیکھئے شکل 2.43 اور جدول 2.22)۔



مالی سال 2009ء کے دوران بازار سرمایہ میں غیر بینکی مالی اداروں کی بہت زیادہ موجودگی کی وجہ سے ان کی آمدنی کم رہی۔ تاہم بیمہ اور نو بیمہ کے شعبوں میں معقول نمو ہوئی کیونکہ ان اداروں کی بازار سرمایہ میں موجودگی کم ہے۔ خاص طور پر بڑی بیمہ کمپنیاں حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری کو ترجیح دیتی ہیں۔

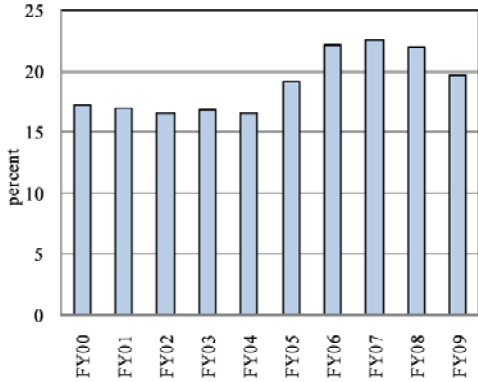
جدول 2.22: کمرشل بینکوں کی کارکردگی (فیصد نمو یا اندورہا کا نئی)

نمو	ارب روپے	2007ء	2008ء
سودی آمدنی	26.1	21.6	481.6
غیر سودی آمدنی	6.6	30.7	99.2
کل آمدنی	22.2	23.3	580.9
سودی اخراجات	34.6	34.1	245.3
تنوین برائے غیر ادا شدہ قرض	76.7	172.5	105.9
غیر سودی اخراجات	33.4	22.0	168.7
کل اخراجات	40.5	40.8	517.7
منافع (بعد از ٹیکس)	-40.8	-12.9	43.3

2.5 سرمایہ کاری

مہم 09ء کے دوران سرمایہ کاری اور جی ڈی پی کا تناسب مسلسل دوسرے سال گر کر 19.7 فیصد رہ گیا جس کی وجہ امن و امان کے خطرات اور بجلی کا جاری بحران تھا (دیکھئے شکل 2.44)۔ بلند شرح سود، ملکی رسک پر بیمہ میں اضافے، کمپنیوں کی کم آمدنی اور مہم 09ء کے ابتدائی مہینوں میں معاشی استحکام میں مزید بگاڑ وہ اضافی عوامل تھے جنہوں نے سرمایہ کاری کے فیصلے مؤخر کرنے میں کردار ادا کیا۔ بیرونی سرمایہ کاروں کے نقطہ نظر سے پاکستان یوں بھی پرکشش نہیں تھا کہ ان کے پاس مالی ہلچل اور عالمی کساد بازاری کی بنا پر سیال وسائل

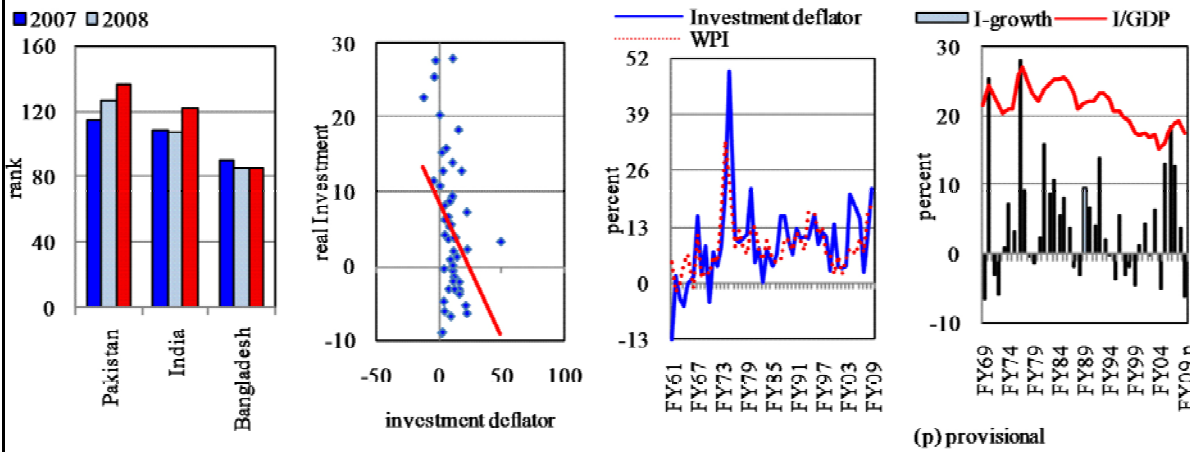
شکل 2.44: سرمایہ کاری اور جی ڈی پی کا تناسب



محدود تھے۔ چنانچہ زبردست امکانات کے باوجود مئی 09ء کے دوران معیشت میں نجی سرمایہ کاری کم ہو گئی۔ مزید یہ کہ سال کے دوران مالیاتی رکاوٹیں بھی سرکاری شعبے کی سرمایہ کاری میں زوال کا باعث بنیں۔ مالیاتی اقدامات معیشت کے انتہائی تیز نمو کے حامل شعبے میں نجی سرمایہ کاری کو سست کرنے کے ذمہ دار تھے۔³⁰ چنانچہ مئی 09ء کے دوران مجموعی سرمایہ کاری 6.5 فیصد کم ہو گئی جو 40 سال میں سب سے بڑی کمی ہے (دیکھئے شکل 2.45)۔

یہ صورتحال نہ صرف سال رواں کے دوران معیشت کی کارکردگی کے حوالے سے تشویشناک ہے بلکہ اس سے یہ اشارہ بھی ملتا ہے کہ نجی شعبے میں منفی جذبات پائے جانے کی وجہ سے معاشی سرگرمیوں کی بحالی اندازے سے زیادہ وقت لے

شکل 2.45: پاکستان میں کل سرمایہ کاری سرمایہ کاری ڈی فلپس اور تھوک اشاریہ سرمایہ کاری ڈی فلپس اور حقیقی سرمایہ کاری اشاریہ امن میں پاکستان کی درجہ بندی



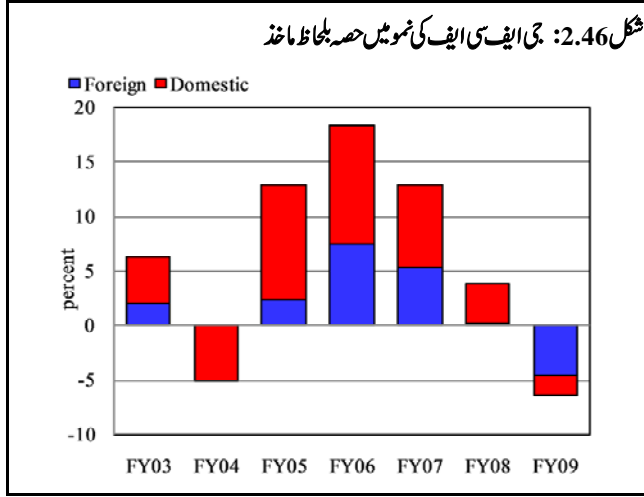
گی، خاص طور پر جب حکومت کی مالیاتی تنگی اسے صنعتوں کی بحالی کے لیے ترغیبات کی فراہمی مشکل بنا دے۔ لہذا روزگار کی تخلیق خصوصاً شہری علاقوں میں اور تعلیم یافتہ نوجوانوں کے لیے آئندہ دو تین برس تک بہت دشوار کام ہوگا۔ یہ صورتحال تخفیف غربت کے اقدامات اور ہزاروں مقاصد ترقی (ملینیم ڈیولپمنٹ گولز) کے حصول کے لیے منفی نتائج کی حامل ہوگی۔ مزید یہ کہ مالی سال 2008ء اور مالی سال 2009ء کے دوران صنعتی شعبے میں سرمایہ کاری کی طلب اور پیداوار میں کمی کے پیش نظر یہ معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ معیشت میں طلب میں اضافے کا کوئی بھی محرک گرانی کا دباؤ پیدا کر سکتا ہے۔ سرمایہ کاریوں کی ہیئت ترکیبی کے تجزیے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کی کا بیشتر حصہ بیرونی سرمایہ کاری کی بنا پر آیا۔ ملکی سرمایہ کاری میں تھوڑی ہی کمی ہوئی (دیکھئے شکل 2.46)۔ بیرونی سرمایہ کاری میں کمی ناسازگار ملکی حالات اور سیالیت کے عالمی بحران کی وجہ سے آئی۔ کاروبار کرنے کی آسانی کے حوالے سے پاکستان کی ناقص ہوتی ہوئی (تقابلی) کارکردگی نے بھی، خصوصاً نئے کاروبار کا آغاز³¹ کرنے کے زمرے میں، بیرونی سرمایہ کاری کو سست کرنے میں کردار ادا کیا۔

خام تشکیل متعین سرمایہ کی نمو کا تفصیلی تجزیہ مفید معلومات فراہم کرتا ہے:

³⁰ مثال کے طور پر ٹیلی مواصلات خدمات پرنٹنگس (پٹرول ایکسٹریکشن اور سٹورنگس) میں اضافہ۔

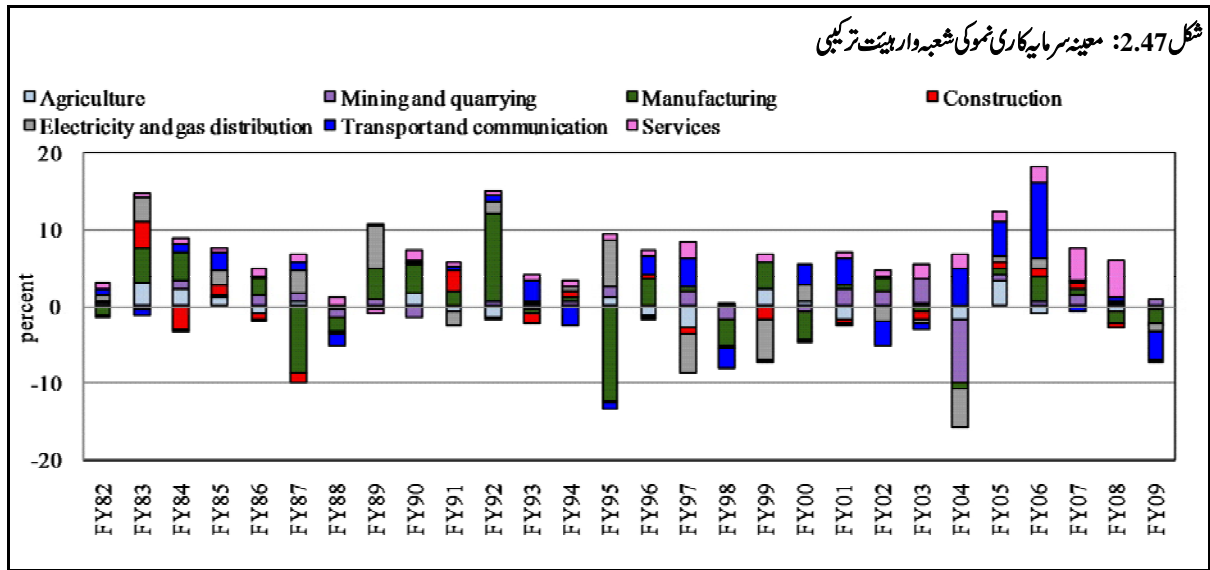
³¹ 2009ء کے دوران نئے کاروبار کا آغاز کرنے میں آسانی کے حوالے سے پاکستان 18 درجے نیچے چلا گیا۔

(1) سرمایہ کاری میں کمی بڑی حد تک ٹیلی مواصلات کے شعبے کی وجہ سے ہوئی



مالی شعبہ اور ٹیلی مواصلات وہ دو شعبے تھے جنہوں نے پچھلے پانچ برسوں میں سرمایہ کاری کی نمو میں سب سے زیادہ کردار ادا کیا (دیکھئے شکل 2.47)۔ تاہم س 09ء میں نقل و حمل اور مواصلات میں ہونے والی سرمایہ کاری میں کمی مجموعی سرمایہ کاری گھٹ جانے کا سب سے بڑا سبب بنی۔ حقیقت یہ ہے کہ گزشتہ پانچ سال میں صرف ٹیلی مواصلات کے شعبے (خصوصاً موبائل فون کے زمرے) کا مجموعی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں 35 فیصد (اوسطاً) حصہ تھا۔ بہر حال اس شعبے میں سخت مسابقت کی وجہ سے موبائل کمپنیوں کا نفع کم ہو گیا۔ اوسط محاصل فی استعمال کنندہ پچھلے پانچ برسوں میں تیزی سے کم ہوا اور محاصل کی نمو بھی نمایاں طور پر گھٹ گئی (دیکھئے شکل 2.48)۔ پی ٹی اے کے مطابق بیرونی قرضوں پر انحصار کرنے والے زیادہ تر سیلولر آپریٹرز نقصان میں جا رہے ہیں حالانکہ روپے کی قدر میں کمی کی وجہ سے ان کے محاصل کی نمو میں خاصا اضافہ ہوا

ہے۔³² مزید برآں بجٹ 08-09ء میں سیلولر خدمات پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی رجسٹرڈ سیل فونز میں 15 تا 21 فیصد ان عوامل میں شامل ہے جو س 09ء میں موبائل فون سبسکرائبرز کی شرح نمو، سیلولر ڈینسٹی اور اس شعبے میں سرمایہ کاری کی رفتار کم کرنے کا سبب بنے۔³³



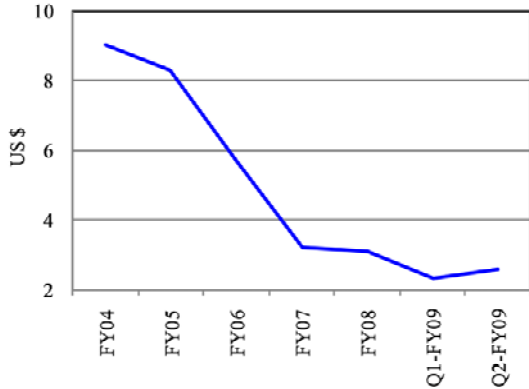
(2) اشیا سازی میں سرمایہ کاری مسلسل دو سال تک گرتی رہی

اشیا سازی کے شعبے میں سرمایہ کاری مسلسل دوسرے سال کم ہوئی۔ حقیقت یہ ہے کہ م س 01ء تا م س 09ء کے پورے عرصے میں سرمایہ کاری کی نمو میں اشیا سازی کا کردار برائے نام رہا۔ صرف م س 06ء میں جب معیشت متحرک ہو رہی تھی استعداد میں خاطر خواہ افزائش کے لیے اقدامات کیے گئے جس کے نتیجے میں کئی شعبوں میں استعداد کا استعمال تیزی سے بڑھا۔ اسی مدت میں اس شعبے کا مجموعی معاشی نمو میں نمایاں حصہ تھا۔ اس طرح اشیا سازی کے شعبے میں سرمایہ کاری اور پیداوار کا طویل مدتی جائزہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ شعبہ پچھلی دو دہائیوں کے دوران کم و بیش اپنے پورے امکانات بروئے کار لاتا رہا ہے۔ تاہم سرمایہ کاری زیادہ تر گریز اس رہی (دیکھئے شکل 2.49)۔

³² فون واحد ریکمینی ہے جسے منافع ہوا اور جو آف شور قرضوں پر انحصار نہیں کرتی۔ ماخذ: پاکستانی ٹیلی کمیونی کیشن اتھارٹی سالانہ رپورٹ 2008ء۔

³³ پاکستانی ٹیلی کمیونی کیشن اتھارٹی کی سرمایہ رپورٹ دسمبر 2008ء۔

شکل 2.48: سیولر کمپنیوں کا اوسط محصول، فی صارف

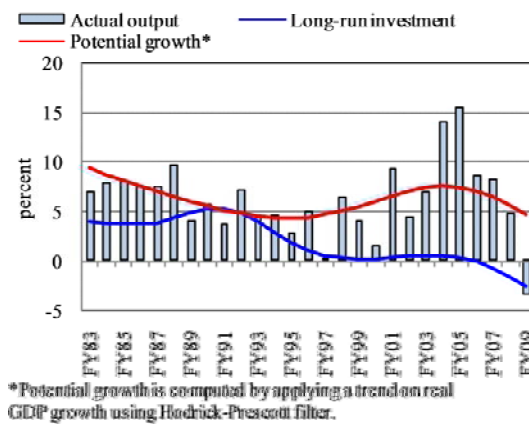


حقیقت یہ ہے کہ اشیا سازی کے شعبے کی سرمایہ کاری م 81ء سے 09ء کے دوران متغیر رہتی رہی کیونکہ مختلف شعبوں کے لیے سرمایہ کاری پالیسیوں میں کثرت سے تبدیلیاں آتی رہیں اور ترجیحی شعبوں کے تعین اور ترقی دینے کے حوالے سے ابہام رہا۔ تاہم م 09ء میں سرمایہ کاری بطور خاص کم ہوئی جس کا سبب امن وامان کی ناقص صورتحال، سیکورٹی کے حوالے سے تشویش اور کارپوریٹ شعبے میں سیالیت کی قلت تھی۔

(3) کانکنی اور کوہ کنی میں سرمایہ کاری میں اضافہ

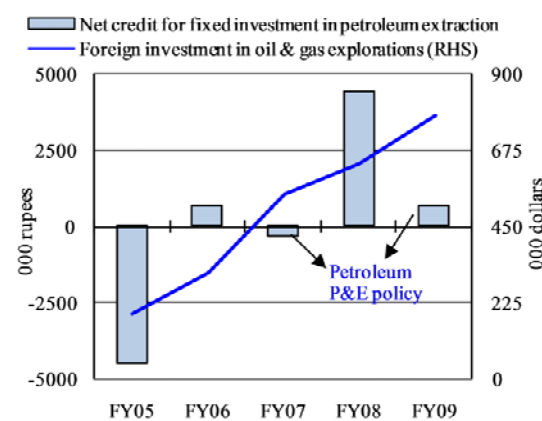
م 09ء کے دوران کانکنی اور کوہ کنی واحد شعبہ تھا جس میں سرمایہ کاری میں مثبت نمو دیکھی گئی۔ کانکنی میں سرکاری سرمایہ کاری کا معتد بہ حصہ اس سال تیل اور گیس کی ترقی میں گیا اور کوئلے کے حوالے سے کئی ترقیاتی منصوبے بھی چل رہے ہیں۔ مزید برآں 07ء اور 09ء میں پٹرولیم اور توانائی سے متعلق تاجر دوست پالیسیوں کے اعلان کے بعد پٹرولیم اور گیس کے شعبے میں سرمایہ لگایا جا رہا ہے (دیکھئے شکل 2.50)۔ م 09ء میں تیل اور گیس کی تلاش کے سلسلے میں بیرونی رقوم کی آمد 22.1 فیصد بڑھ گئی جبکہ گزشتہ سال 16.7 فیصد نمو ہوئی تھی۔ آئل اینڈ گیس ڈیولپمنٹ کمپنی لمیٹڈ نے، جو تلاش کے کل ملکی رقبے کے ایک تہائی کی مالک ہے، اپریل 09ء میں اپنی کارروائیاں 22 کنوئوں تک وسیع کر لیں۔ کمپنی نے رواں مالی سال کے پہلے نو ماہ کے دوران 4.8 ارب روپے کی املاک، پلانٹ اور آلات خرید کر اپنی موجودہ استعداد بھی بڑھائی۔³⁴ تاہم کوئلے کی کانکنی تیل اور گیس کی رفتار کا مقابلہ نہ کر سکی۔ سمعی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ کوئلے کے ترقیاتی منصوبوں کے لیے سرکاری رقوم راہٹوں کے حل طلب مسائل کی وجہ سے پوری استعمال نہ ہوئیں۔

شکل 2.49: صنعت میں پیداواری فرق اور سرمایہ کاری



*Potential growth is computed by applying a trend on real GDP growth using Hodrick-Prescott filter.

شکل 2.50: پٹرولیم کی تلاش و پیداوار



(4) شعبہ تعمیرات میں بھرپور سرمایہ کاری ہوئی

شعبہ تعمیرات میں م 04ء تا 07ء کے دوران نمایاں نمو (اوسطاً 42.9 فیصد) کے بعد مسلسل دوسرے سال زوال آیا۔ م 09ء کے دوران زوال کی واحد وجہ بی ایس ڈی پی (کیونکہ سرکاری ترقیاتی اخراجات 2000ء کی دہائی میں سرمایہ کاری کی نمو سے 0.77 کا گہرا ربط ہے) میں کٹوتی کے بعد سرکاری شعبے کی سرمایہ کاری گھٹ جانا ہے۔ حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ م 09ء کے دوران نجی شعبے کی سرمایہ کاری بحال ہو گئی اور اس نے 5.5 فیصد نمو پائی جبکہ گزشتہ برس 28.5 فیصد کمی ہوئی تھی۔ اس کارکردگی کا جزوی سبب سال کے دوران ترسیلات کی بھرپور آمد (جو تعمیرات سے متعلق سرمایہ کاری میں اہم تعیناتی عنصر ہے) ہے۔ سمعی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ اگر تعمیراتی سامان کی قیمتیں اس عرصے میں نہ بڑھتیں تو بحالی نمایاں تر ہوتی۔³⁵ نتیجے کے طور

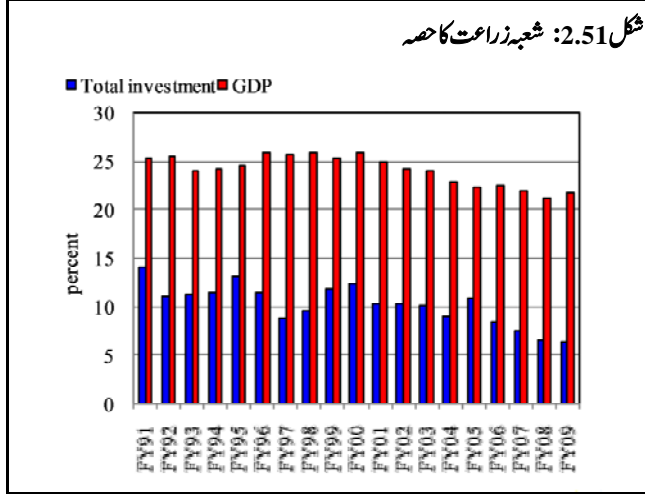
³⁴ اوجی ڈی سی ایل، بیوری رپورٹ اور مالی معلومات، 31 مارچ 2009ء کو ختم ہونے والے نو ماہ۔

³⁵ تھوک قیمت اشاریہ کا ذیلی اشاریہ برائے تعمیراتی سامان م 09ء کے دوران 11.8 فیصد کی سالانہ اوسط سے بڑھا جبکہ م 08ء میں 8.8 فیصد بڑھا تھا۔

پر تعمیرات میں جاری منصوبوں کی پیش رفت سست ہوگئی اور لاگت بڑھنے کی وجہ سے نئے منصوبوں کا آغاز تقریباً ناقابل عمل ہو گیا جبکہ متعدد آغاز کردہ نئے رہائشی منصوبوں کی طرف خریداروں کا رجحان کم رہا کیونکہ اثاثوں (غیر منقولہ املاک اور ایکویٹی دونوں) کی قیمتیں گر گئیں۔

(5) زراعت کے پیداواری فوائد برقرار رکھنے کے لیے سرمایہ کاری کی ضرورت

شعبہ زراعت میں ہونے والی سرمایہ کاری میں م س 08ء کے دوران 9.1 فیصد کی کے بعد م س 09ء میں پھر 7.8 فیصد کی آئی۔ یہ کمی مالیاتی استحکام کی کوششوں کے سلسلے میں زراعت میں سرکاری سرمایہ کاری 23.1 فیصد گھٹ جانے کی وجہ سے ہوئی جس سے اس شعبے میں متعدد ترقیاتی منصوبوں پر کام رک گیا۔ شعبہ زراعت میں سرکاری شعبے کی سرمایہ کاری مسلسل تیسرے سال کم ہوئی جس کی اس سے پہلے مثال نہیں ملتی۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ شعبہ زراعت کو ترقیاتی قرضہ جات میں 17.2 فیصد کے نمایاں اضافے کے باوجود نجی شعبے کی جانب سے سرمایہ کاری میں 7.7 فیصد کی ہوئی۔ چنانچہ م س 09ء کے آخر تک مجموعی سرمایہ کاری میں زراعت کا حصہ کم ہو کر صرف 6.4 فیصد رہ گیا جبکہ م س 91ء میں 14.1 فیصد تھا (دیکھئے شکل 2.51)۔ یہ بھی واضح ہے کہ:



(الف) مجموعی سرمایہ کاری میں زراعت کا کم حصہ جی ڈی پی میں اس کے حصے کے برعکس ہے، اور

(ب) سرمایہ کاری میں زراعت کے حصے کے کم ہونے کی رفتار جی ڈی پی قدر اضافی میں اس کا حصہ کم ہونے کی رفتار سے تیز ہے جس سے شعبہ زراعت کی لچک اور پیداواری فوائد ظاہر ہوتے ہیں۔

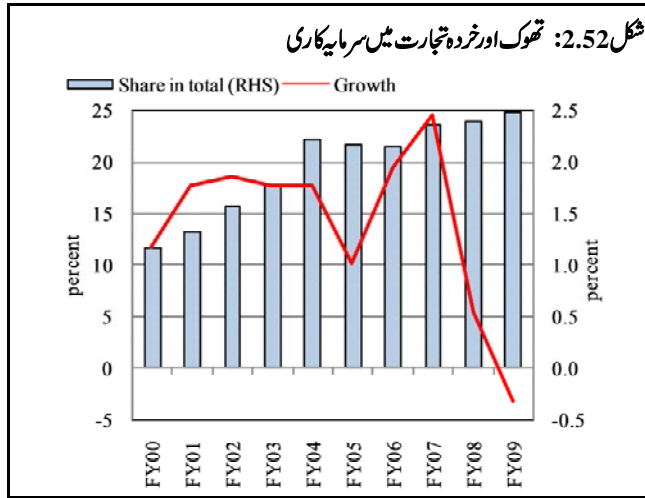
تاہم یہ صورتحال غیر معینہ مدت تک جاری نہیں رہ سکتی اور اگر زراعت میں سرمایہ کاری نہ بڑھی تو اس کا حصہ بھی کم ہو جائے گا۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ م س 08ء میں قیمت اجناس کے دھچکے کے بعد غذائی تحفظ پیشتر ترقی پذیر اور متوسط آمدنی رکھنے والے ممالک کے لیے اہم پالیسی ہدف بن گیا۔ اس دھچکے سے یہ سبق سیکھا گیا کہ غذائی تحفظ کے لیے وسیع تر معاشی و سیاسی استحکام کی بھی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ شعبہ زراعت م س 09ء کے دوران نمو کا اہم محرک ثابت ہوا کیونکہ صنعت اور خدمات کے شعبوں کی کارکردگی مایوس کن رہی۔ اس پس منظر میں سرکاری اور نجی شعبے دونوں کے لیے ضروری ہے کہ زراعت میں بھاری سرمایہ کاری کریں۔ یافت میں ممکنہ فوائد زرعی پیداوار کی ملکی و بیرونی طلب کے پیش نظر نجی شعبہ کھیتوں میں مشینوں کے استعمال، اراضی کی ترقی، کارپوریٹ فارمنگ، زرعی مالکاری، فوڈ پروسیسنگ اور پیکیجنگ کے یونٹس، ذخیرہ کاری اور نقل و حمل میں سرمایہ لگا سکتا ہے۔ سرکاری شعبے کو چاہیے کہ زراعت کی اہمیت کم نہ کرے۔ انفراسٹرکچر (کھیت سے منڈی تک سڑکیں، بلند یافت اور مقامی ماحول کے لیے بیماری سے مزاحم قسمیں پیدا کرنے کے لیے تحقیق) اور پانی کے راستے بہتر بنانے کے لیے کام اور آب پاشی کے نظام کی بحالی میں سرمایہ کاری کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح گلہ بانی میں سرمایہ کاری سے بھی اچھا منافع ہو سکتا ہے۔

(6) عملی مسائل سے بجلی و گیس کی تقسیم میں سرمایہ کاری کی راہ میں رکاوٹیں پیدا ہونیں

بجلی و گیس کی تقسیم کے نظام کو بہتر بنانے کے لیے کارکردگی کے نقصان اور لائن کازیاں دور کرنے کے لیے مناسب سرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔ یہ ضرورت اس لیے اور بھی زیادہ ہے کہ ملک میں گیس اور بجلی کی شدید قلت سے صنعتی نمو مفلوج ہو کر رہ گئی ہے۔ اس کے باوجود اس شعبے میں سرمایہ کاری م س 09ء کے دوران تقریباً 30 فیصد کم ہوگئی جبکہ م س 08ء میں 7.2 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ 2000ء سے 2009ء تک کی پوری مدت میں ملک میں مجموعی سرمایہ کاری میں بجلی و گیس کی تقسیم کا حصہ برائے نام رہا ہے۔ اس سے اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ 2003ء سے 2007ء تک کی معاشی تیزی کے دوران ملک کے انفراسٹرکچر میں کوئی خاص سرمایہ کاری نہیں ہوئی چنانچہ یہ تیزی پائیدار نہ رہ سکی۔ تاہم م س 09ء کے دوران بجلی کی تقسیم میں سرمایہ کاری بظاہر تقسیم کار کمپنیوں کے سیلابیت کے مسائل کی وجہ سے تھی جو قرضے کے چکر میں پھنسی ہوئی تھیں۔ اسی طرح گیس کی تقسیم کی کمپنیاں بھی پائپ لائنوں پر حملوں سے متاثر ہوئیں جس سے ان سرمایہ کاری منصوبے خراب ہوئے ہوں گے کیونکہ متاثرہ پائپ لائنوں پر رقوم لگائی گئیں۔

لیکن زیادہ اہم بات یہ ہے کہ توانائی کے دونوں ذرائع کی حالیہ قلت کی بنا پر اب تقسیم کی خامیوں اور بجلی بچانے سے زیادہ بجلی کی پیداوار اور ایندھن کے اخراج میں سرمایہ کاری پر زور دیا جا رہا ہے۔

(7) خرید و فروخت کے شعبے کی سرمایہ کاری پر تھوک کی تقسیم میں بیرونی سرمایہ کاری غالب رہی



مجموعی معاشی ماحول تھوک اور خوردہ تجارت میں، جو خدمات کا سب سے بڑا ذیلی شعبہ ہے، سرمایہ کاری کی سرگرمیوں پر اثر انداز ہوا۔ م س 09ء میں حقیقی سرمایہ کاری 3.2 فیصد کم ہو گئی جبکہ م س 08ء میں 5.5 فیصد بڑھی تھی۔ تاہم اس شعبے میں سرمایہ کاری میں معمولی کمی کی وجہ سے م س 09ء کے دوران مجموعی سرمایہ کاری میں اس کا حصہ بڑھ کر 2.5 فیصد ہو گیا جبکہ ایک سال قبل 2.4 فیصد تھا (دیکھئے شکل 2.52)۔ تھوک اور خوردہ شعبے کا جی ڈی پی اور روزگار میں کردار غیر اہم قرار نہیں پاکستان تاہم پاکستان میں اس شعبے میں باضابطہ سرمایہ کاری روایتاً کم رہی ہے۔ پاکستان میں تجارتی سرگرمیوں اور فروخت و تقسیم کی نوعیت ایسی ہے کہ غالباً خوردہ تجارتی سرگرمیوں کا بڑا حصہ قومی آمدنی کے کھاتوں میں شامل نہیں ہوتا۔ اس لیے اس ذیلی شعبے کی قدر اضافی اور سرمایہ کاری کا تخمینہ لگانا مشکل ہے۔

جدول 2.23: تجارتی سرگرمیوں میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی نسبت ترکیبی ملین ڈالر

م س 09ء	م س 08ء	
85.1	104.6	تھوک اور تقسیم
3.5	2.7	یکسٹراکٹ تجارت
50.0	97.5	پٹرولیم اور گیس کی تجارت
1.4	10.5	منسلک تجارتی خدمات
1.0	3.6	اطلاعاتی ٹیکنالوجی
2.1	6.5	نقل و حمل اینجینئرنگ
23.3	35.7	دیگر
166.3	261.2	تجارت میں کل بیرونی براہ راست سرمایہ کاری

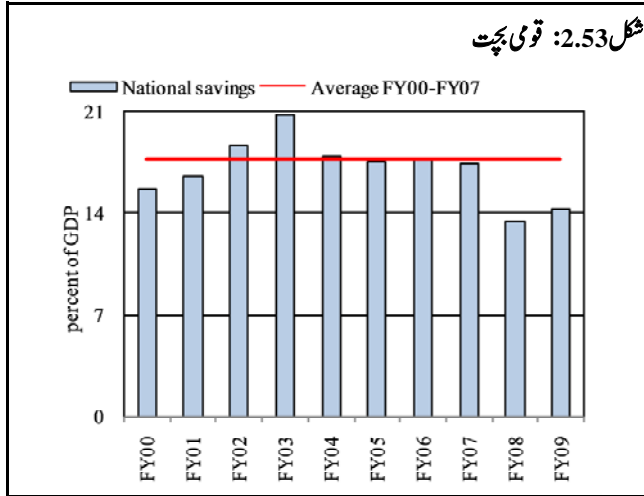
ماخذ: اسٹیٹ بینک

بہر حال پچھلے چند برسوں میں تقسیمی خدمات میں نفع آوری کا جائزہ لینے کے لیے خوردہ چین اسٹورز نیز ریسٹوران فرنیچر سٹورز میں سرمایہ کاری بڑھی ہے۔ م س 09ء میں بھی تھوک اور تقسیم میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی سطح اچھی رہی یعنی 8 کروڑ 51 لاکھ ڈالر، گوکہ پچھلے سال کی نسبت اس میں کمی آئی (دیکھئے جدول 2.23)۔ زیادہ تر سرمایہ کاری تھوک سپر اسٹورز میں ہوئی جنہوں نے حالیہ برسوں میں پاکستان کے بڑے شہروں میں کام شروع کر دیا ہے۔ تقسیمی خدمات قومی آمدنی کا بڑا حصہ پیدا کرتی ہیں اور ان میں خاصی محنت کش افرادی قوت کام کرتی ہے۔ مزید یہ کہ صارفین کی تعداد کے پیش نظر خوردہ اور تھوک شعبے میں سرمایہ کاری کے وسیع امکانات ہیں۔ اس لیے تقسیمی خدمات میں آئندہ خاصی بیرونی اور ملکی سرمایہ کاری آنے کی توقع ہے۔

2.6 پچتیں

م س 08ء میں تیزی سے کمی کے بعد پچت کی شرح (قومی پچت اور جی ڈی پی کا تناسب) م س 09ء میں تھوڑی سی ہی بہتر ہوئی اور م س 00ء تا 07ء کے دور کی اوسط 17.7 فیصد سے خاصی کم رہی (دیکھئے شکل 2.53)۔ م س میں پچت کی شرح پچھلے سال کی 13.4 فیصد سے بڑھ کر 14.3 فیصد ہو گئی۔ یہ بہتری تمام کی تمام مالیاتی استحکام سے منسوب کی جاسکتی ہے کیونکہ سرکاری پچت م س 09ء میں بڑھ کر جی ڈی پی کا 1.2 فیصد ہو گئی جبکہ م س 08ء میں 1.8 فیصد کی بے پچتی ہوئی تھی۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ذیلی مد ”دیگر“ کے تحت سرکاری پچت جس میں سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کی پچت شامل ہے م س 09ء کے دوران تبدیل نہ ہوئی اور 0.4 فیصد کی سطح پر رہی۔ سرکاری شعبے کی پچت کے برخلاف نجی پچت مسلسل دوسرے سال کم ہو کر جی ڈی پی کا 13.2 فیصد رہ گئی (دیکھئے جدول 2.24) جو م س 99ء سے اب تک زیریں ترین سطح ہے۔

شکل 2.53: قومی بچت



جدول 2.24: بچت اور سرمایہ کاری

فیصدی ڈی پی		ارب روپے		
م 09ء	م 08ء	م 09ء	م 08ء	
14.3	13.4	1,875.9	1,373.8	i: قومی بچت
1.2	-1.8	153.8	-183.3	الف) سرکاری بچت
0.8	-2.2	100.2	-224.4	i-عمومی
0.4	0.4	53.6	41.1	ii-دیگر
13.2	15.1	1,722.1	1,557.1	ب) نجی بچت
11.2	13.1	1,460.2	1,351.4	i-گھریلو
2.0	2.0	261.9	205.7	ii-کمپنیاں
3.1	2.0	407.9	209.8	II- بیرون ملک سے نیٹ فیکلر آمدنی
11.2	11.3	1,468.0	1,164.0	III- ملکی بچت (I-II)
19.7	22.0	2,578.5	2,259.7	IV- کل سرمایہ کاری
-5.4	-8.6	-702.6	-885.9	V- وسائل کا فرق (سرمایہ کاری-بچت)

ماخذ: منصوبہ بندی کمیشن، حکومت پاکستان

غیر استعمال شدہ رقم کو پیداواری کاموں میں لانے اور مالی اداروں میں لے جانے کے لیے اقدامات کی اشد ضرورت ہے۔ بچت کا کلچر اور ادارے تشکیل دینے کی ہنگامی ضرورت حالیہ عالمی مالی بحران کی روشنی میں اور بھی بڑھ گئی ہے۔

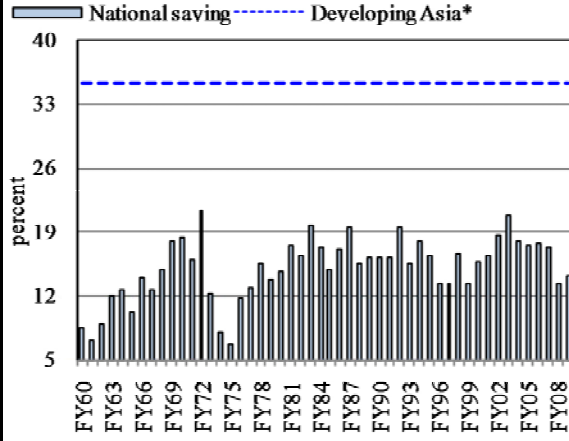
ترقی پذیر ملکوں کی جانب سے سرمائے کا بہاؤ م 07ء تک کم ہونا شروع ہو گیا تھا اور کچھ برسوں تک یہ بہاؤ محدود رہنے کا امکان ہے۔ پاکستان جیسے ممالک کو، جہاں ابھی تک نمایاں معاشی عدم توازن ہے، معقول نرخوں پر عالمی بازار سرمایہ تک رسائی میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس طرح ملکی بچت کو متحرک کرنا لازمی ہے تاکہ ملکی سرمایہ کاری کی ضرورت بڑی حد تک پوری ہو سکے۔ بچت کو متحرک کرنے کے لیے بچتی اداروں کی تعمیر ضروری ہے جو پیش اور پراویڈنٹ فنڈز کو استعمال کر سکیں۔ علاوہ ازیں مؤثر ثانوی قرضہ منڈی کے قیام کی بھی ضرورت ہے جو بچت پر مسابقتی منافع دے سکے اور حکومتی قرض کے شرکاء کی تعداد میں اضافہ کر سکے۔ ان تبدیلیوں سے معیشت میں زری پالیسی کی تسلی میکانیت کو بہتر بنانے میں بھی مدد ملے گی۔

³⁶ م 09ء کی دوسری ششماہی میں گرائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت سال بسال میں کمی کے باوجود م 09ء کے لیے اوسط گرائی بلحاظ صارف اشاریہ 20.8 فیصد تک پہنچ گئی جو بچت کے دہشتہ جات پر منافع کی شرح سے خاصی زیادہ ہے۔

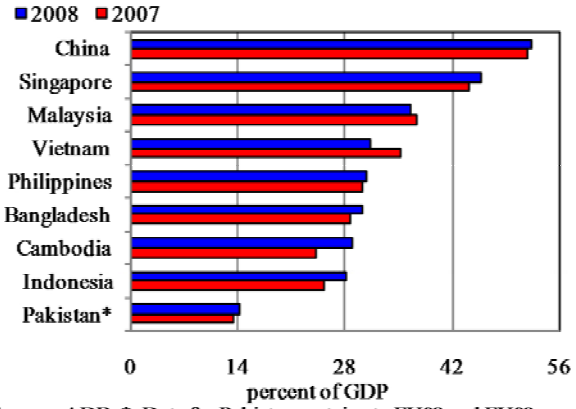
³⁷ ترقی پذیر ایشیائی ممالک میں انڈونیشیا، برونائی دارالسلام، بنگلہ دیش، بھارت، بھوٹان، پاکستان، پاپوا نیو گنی، تھائی لینڈ، تیمور لیسٹ، ٹوونگا، جزائر سلوون، چین، ساموآ، سری لنکا، فجی، تھائی لینڈ، کیوبا، کیریباتی، لاؤزی ڈی آر، مالدیپ، ملائیشیا، میانمار، نیپال، وائٹو اور ویت نام شامل ہیں۔

جی ڈی پی کی شرح کے لحاظ سے پاکستان کی قومی بچت

شکل 2.54: منتخب ترقی پذیر ایشیائی معیشتوں میں قومی بچت بطور فیصد جی ڈی پی

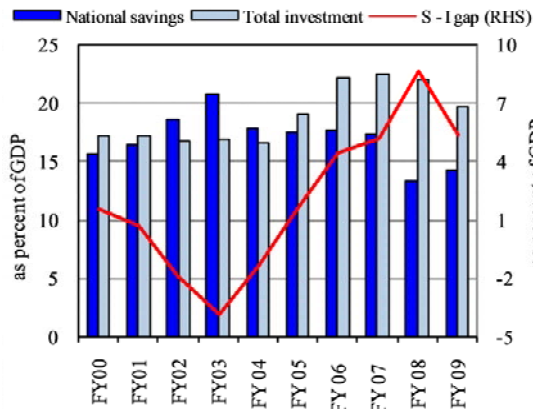


*: 22-year average (1987-2009)



Source: ADB, *: Data for Pakistan pertains to FY08 and FY09 (source: Economic Survey of Pakistan)

شکل 2.55: بچت سرمایہ کاری فرق کم ہونا



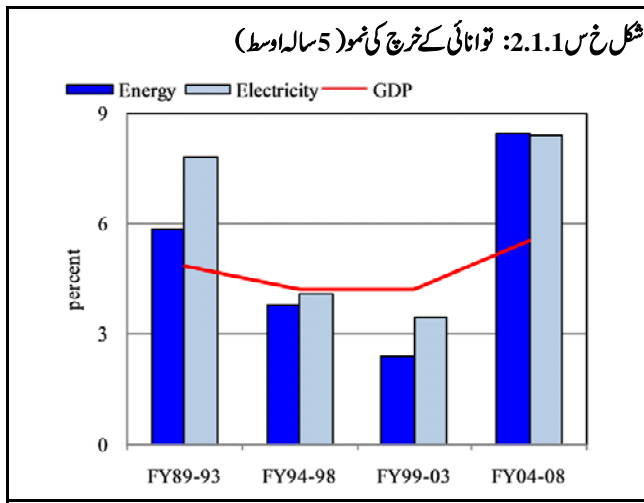
بچت سرمایہ کاری فرق

بچت اور سرمایہ کاری کا فرق ماس 08ء میں جی ڈی پی کے 8.6 فیصد کی ریکارڈ سطح تک پہنچنے کے بعد ماس 09ء کے دوران 3.2 فیصد کم ہو گیا۔ اس کی وجہ بچت اور جی ڈی پی کے تناسب میں اضافے اور سرمایہ کاری اور جی ڈی پی کے تناسب میں کمی کا مجموعی اثر تھا (دیکھئے شکل 2.55)۔ بد قسمتی سے اس فائدے میں زیادہ کردار بچت کی شرح میں نمایاں اضافے کی بجائے سرمایہ کاری کی شرح میں تیزی سے کمی کا تھا۔ شرح سرمایہ کاری میں کمی کی بڑی وجہ امن و امان کی منفی صورتحال، سیاسی شور و غوغا، بجلی کی قلت اور اجناس کے نرخوں میں تغیر کی وجہ سے تقابلی قیمتوں کے حوالے سے غیر یقینی کیفیت تھی۔

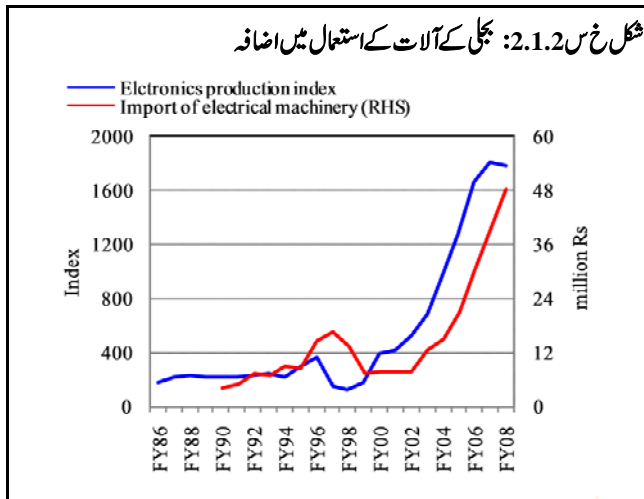
خصوصی سیکشن: پاکستان میں بجلی کی قلت اور توانائی کی بچت کی ضرورت

پاکستان میں جاری توانائی کا بحران پائیدار معاشی نمو کے نقطہ نظر سے تشویش کا باعث ہے۔ توانائی کے مختلف ذرائع کی طلب اور رسد کے درمیان فرق ملک میں خاص طور پر اشیاء سازی کی سرگرمیوں کے لیے نقصان دہ ہے۔ بجلی کی فراہمی کے حوالے سے صورتحال زیادہ ابتر ہے کیونکہ اس کی عام طریقے سے خرید و فروخت نہیں ہو سکتی اور اسے پیدا کرنے کے لیے بہت زیادہ سرمایہ درکار ہوتا ہے۔

اس وقت ملک میں 2500 میگا واٹ بجلی کی کمی ہے۔ چنانچہ پچھلے دو برسوں میں بجلی جانے کے واقعات بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ م س 09ء کے دوران بھی بجلی کی کمی نے ملکی صنعتی پیداوار پر، جو پہلے ہی کمزور تھی، بہت بوجھ ڈالا۔



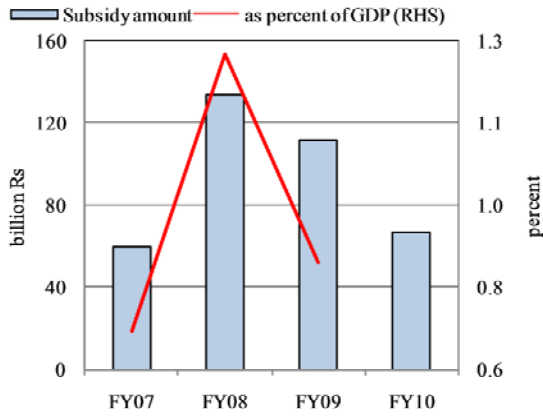
فی الوقت ملک کو درپیش بجلی کی قلت کی بنیادی وجہ پچھلے پانچ برسوں کے دوران طلب میں بہت زیادہ اضافہ ہے خصوصاً اس مدت میں مجموعی معاشی نمو بلند ہونے کی بنا پر (دیکھئے شکل خ س 2.1.1)۔ بجلی کے خرچ میں اضافہ معیشت کے تقریباً تمام شعبوں بشمول گھریلو، صنعتی اور تجارتی شعبوں میں دیکھا گیا۔ بلند آمدنی، کنبوں کے بلند تر اوسط سائز اور صارفی پائیدار اشیاء کی سستی اور آسانی سے دستیاب مالکاری کی بنا پر بجلی کے آلات میں اضافے کی وجہ سے گھریلو شعبے میں بجلی کا خرچ بہت بڑھ گیا (دیکھئے شکل خ س 2.1.2)۔ صنعتی شعبے میں توانائی کی طلب اس بنا پر بھی کہ متعدد صنعتی یونٹوں نے روز افزوں ملکی و بیرونی طلب کو پورا کرنے کے لیے استعداد میں نمایاں اضافے کیے۔ اس کے علاوہ ملکی صنعتی شعبے میں ساختی تبدیلی بھی آئی ہے جو متوسط اور اعلیٰ ٹیکنالوجی سے مزین صنعتوں کی تعداد سے ظاہر ہے۔ اس سے بھی توانائی کی طلب بڑھ گئی ہے۔ آخر تجارتی شعبے کی طلب تجارتی شعبے کی سرگرمیوں کی تیز نمو، نئی بینک شاخوں اور ٹیلی مواصلات مراکز کھلنے اور اہم تجارتی مراکز میں کمپیوٹر کی تنصیب کی مرہون منت ہے۔



فرنس آئل کی بین الاقوامی قیمتوں میں عدم النظیر اضافے کی بنا پر بجلی پیدا کرنے کی لاگت نے حالیہ برسوں میں بجلی کے نرخوں میں اضافے کے لیے دباؤ ڈالا ہے۔ تاہم حکومت نے نمو میں اضافے کی شرح کو جاری رکھنے کے لیے توانائی کے شعبے میں وسیع پیمانے پر زراعت فراہم کی ہیں۔ پچھلے چند برسوں میں مختلف صنعتی وزری مقاصد کے لیے رعایتی نرخوں پر بجلی فراہم کی گئی۔ اس طرح کی رعایتی پالیسیوں سے نہ صرف مالیاتی لاگت بڑھ جاتی ہے بلکہ قیمتوں کے اشارے بھی متاثر ہوتے ہیں اور صارفین کو غیر مؤثر انداز میں بجلی استعمال کرنے

کی ترغیب ملتی ہے۔ جیسا کہ شکل خ س 2.1.3 میں دکھایا گیا ہے، توانائی کے شعبے کو فراہم کردہ زراعت م س 08ء میں جی ڈی پی کے 1.3 فیصد تک پہنچ گئی۔ م س 08ء اور م س 09ء کے دوران مالیاتی دباؤ اس حد تک بڑھ گیا کہ حکومت کے لیے طے کردہ شیڈول کے مطابق واپڈ اور کے ای ایس کو زراعت فراہم کرنا مشکل ہو گیا۔ چنانچہ واپڈ اور کے ای ایس سی آئی پی پیز کو اپنے واجبات ادا نہ کر سکی اور آئی پی پیز آئل ریفائنریوں اور او ایم سیز کو واجبات ادا نہ کر سکیں۔ آئل ریفائنریوں اور او ایم سیز کے پاس کافی مقدار میں خام تیل درآمد

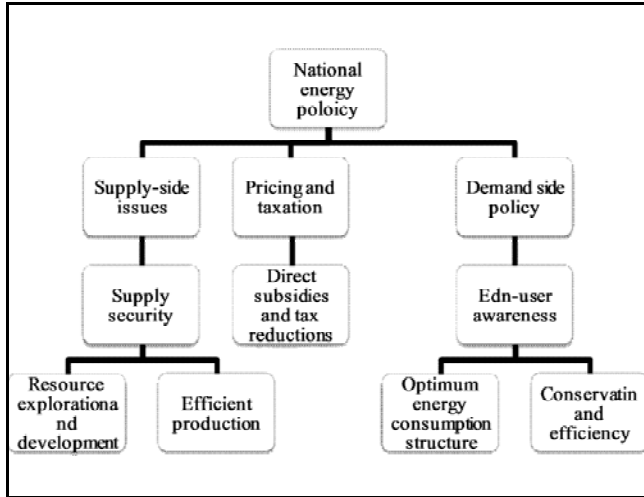
شکل خ س 2.1.3: واپڈا اور کے ای ایس سی کو اعلیٰ زراعت



کرنے کے لیے سیالیت نہ رہی جس سے بجلی کی پیداوار کے لیے فرنس آئل کی قلت ہو گئی۔ اس طرح ایک جانب حکومت توانائی سے متعلق زراعت مرحلہ وار ختم کر کے بجلی کی طلب سے نمٹنے کی کوشش کر رہی ہے تو دوسری طرف قرضے کے چکر کا مسئلہ حکومت کی طرف سے پیدا ہوا جس نے م 09ء کے دوران بجلی کی پیداوار میں رسدی رکاوٹوں کو جنم دیا۔ مزید برآں گزشتہ دو برسوں کے دوران بڑے ڈیموں میں پانی کم ہونے کی وجہ سے بھی بجلی کی فراہمی کم ہوئی۔

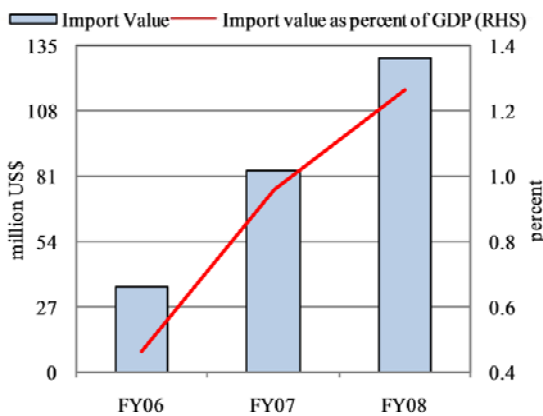
خ س 2.1.1: بجلی کی پیداوار اور بچت

قومی توانائی پالیسی توانائی کی رسد اور طلب دونوں سے متعلق اقدامات پر مشتمل ہے۔ رسدی اقدامات رسد کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے کیے جاتے ہیں جو اس شعبے میں سرمایہ کاری کی ترغیبات فراہم کرنے نیز مؤثر پیداوار پر مشتمل ہوتے ہیں۔ طلبی اقدامات میں استعمال کنندگان میں توانائی کی بچت کے بارے میں آگاہی پیدا کرنا شامل ہے۔



پاکستان میں بھی حکومت نے طلب و رسد کا فرق کم کرنے کے لیے بجلی بنانے کے مختلف منصوبوں کا آغاز کیا ہے۔ 2009ء کے آخر تک بجلی پیدا کرنے کے مختلف پلانٹس مکمل ہو جائیں گے (دیکھئے جدول خ س 2.1.1)۔ علاوہ ازیں حکومت 4 سے 6 ماہ کے اندر بجلی کی قلیل مدتی اور ہنگامی ضروریات پوری کرنے کے لیے 14 ریئل پاور پلانٹس قائم کر رہی ہے۔³⁸ ریئل پاور پلانٹس کا تصور پاکستان میں 2007ء میں متعارف کرایا گیا۔ امریکہ، برطانیہ، بھارت، سری لنکا، بنگلہ دیش، کویت، متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب میں پہلے ہی ریئل پاور پلانٹس کام کر رہے ہیں۔ ریئل پاور پلانٹس سے بجلی پیدا کرنے میں 12 سے 13 سینٹ فی کلو واٹ آور لاگت آتی ہے جبکہ آئی پی پیز سے اوسطاً 12 سینٹ فی کلو واٹ آور لاگت آتی ہے۔³⁹ یہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ پاکستان میں بجلی پیدا کرنے کی لاگت کا انحصار فرنس آئل کی دستیابی پر ہے۔ چونکہ پاکستان فرنس آئل کی درآمد پر پہلے ہی بہت رقم خرچ کر رہا ہے اس لیے بجلی کی پیداوار میں اضافے سے درآمدی بل بڑھ جائے گا۔ مثال کے طور پر م 08ء میں پاکستان نے 2 ارب ڈالر کا فرنس آئل درآمد کیا جو جی ڈی پی کا لگ بھگ 1.3 فیصد تھا (دیکھئے شکل خ س 2.1.4)۔

شکل خ س 2.1.4: فرنس آئل کی درآمد کا بوجھ



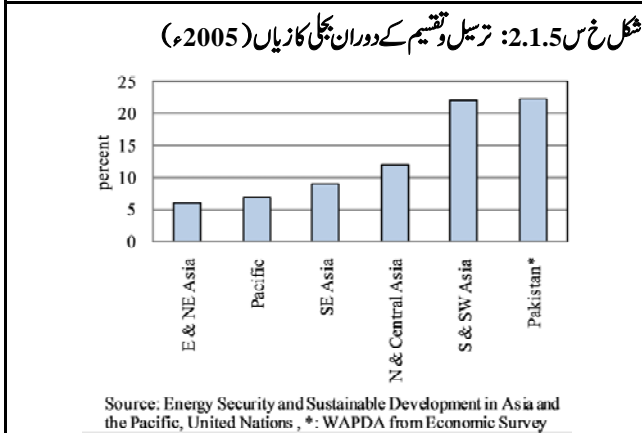
اس طرح معاشی نمو کو متحرک کرنے کے لیے کافی، پائیدار اور ماحولیاتی اعتبار سے سازگار توانائی کی ضرورت ہے۔ پس توانائی کو مؤثر انداز میں استعمال کرنے کی

³⁸ ماخذ: بینکو

³⁹ ماخذ: بینکو ویب سائٹ <http://www.pepco.gov.pk/index.php> ریئل پاور پلانٹس: دی ٹیکنیکل پوزیشن۔

جدول 2.1.1: بجلی کے منصوبے جن کے 2009ء میں مکمل ہونے کی توقع ہے			
منصوبہ	نوعیت	مجموعی	کیفیت
جینکو ایڈیشنل	پیکو	300	مکمل
انک پاور	آئی پی پی	165	مکمل
مالاکنڈ تھری	آئی پی پی	81	مکمل
اٹلس شیرازی	آئی پی پی	225	جولائی
اورینٹ پاور	آئی پی پی	225	جولائی
سندری روڈ	رینٹل	150	اگست
نشاط پاور	آئی پی پی	200	ستمبر
فوجی مری	آئی پی پی	202	اکتوبر
مرید کے پاور	آئی پی پی	225	اکتوبر
ساجوال پاور	آئی پی پی	225	اکتوبر
گلدو	رینٹل	110	اکتوبر
سوہووالا سیالکوٹ	رینٹل	150	نومبر
ستیانہ روڈ	رینٹل	200	نومبر
نوڈورو	رینٹل	51	نومبر
کر کے	رینٹل	249	نومبر
گلف	رینٹل	81	دسمبر
اینگرو	رینٹل	227	دسمبر
جینکو ایڈیشنل	پیکو	300	دسمبر

ماخذ: PEPCO <http://www.pepco.gov.pk/newwp.php>



جدول 2.1.2: پاکستان کے مختلف شعبوں میں توانائی کی بچت کے امکانات	
صنعت	25%
ٹرانسپورٹ	20%
زراعت	20%
تعمیر	30%
اوسط	25%

ماخذ: انرکون

قومی حکمت عملی اور بھی ضروری ہوگئی ہے جس میں توانائی کی بچت کو پائیدار ترقی کے لیے توانائی کی فراہمی کے مقصد کی تکمیل کا باکفایت ترین طریقہ سمجھا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پائیدار اقتصادی ترقی کے لیے توانائی کی فراہمی کی ضرورت نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا بشمول ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک میں محسوس کی جارہی ہے۔ ایک تخمینے کے مطابق معاشی نمو کو تقویت دینے کے لیے توانائی کی عالمی خدمات کی طلب 1980ء سے اب تک 50 فیصد بڑھ چکی ہے اور 2030ء تک اس میں مزید 50 فیصد اضافے کا امکان ہے۔ آئی ای اے کے ورلڈ انرجی آؤٹ لک 2006ء (آئی ای اے، 2006c) میں تخمینہ لگایا گیا ہے کہ 2030ء تک عالمی طلب کو پورا کرنے کے لیے 200 کھرب ڈالر سرمایہ کاری کی ضرورت ہوگی۔ اسی طرح اس تخمینے میں تجویز کیا گیا ہے کہ توانائی کی مؤثر استعمال کی شرح کو گنا کرنے کے لیے دنیا بھر میں 32 کھرب ڈالر کی سرمایہ کاری کی ضرورت ہوگی (صرف جی ایٹ کے ممالک لگ بھگ 23 کھرب ڈالر کی سرمایہ کاری کریں گے)۔ اگر مؤثر استعمال کے لیے یہ سرمایہ کاری کی گئی تو دنیا بھر میں توانائی کی فراہمی کے لیے 30 کھرب ڈالر کی سرمایہ کاری کی ضرورت نہیں ہوگی۔ حقیقت یہ ہے کہ توانائی کے مؤثر استعمال میں کوئی بہتری توانائی کی بچت کے لیے دستیاب امکانات پر مبنی ہوگی۔ ایک تخمینے کے مطابق اگرچہ ترقی یافتہ ممالکوں میں توانائی کے مؤثر استعمال کے سلسلے میں نمایاں بہتری لائی گئی ہے تاہم ابھی تک توانائی کی بچت کے وسیع امکانات موجود ہیں۔

پاکستان میں بھی تقسیم کے نظام میں کمزوریوں نیز بچت کے حوالے سے آگاہی کے فقدان کی وجہ سے بچت کی بہت گنجائش ہے۔ جنوبی ایشیا کے دیگر ممالک کی طرح ترسیل و تقسیم کے نقصانات پاکستان میں بہت زیادہ ہیں خصوصاً ایشیا کے دیگر ممالک کی نسبت (دیکھئے شکل 2.1.5)۔⁴⁰ جہاں تک بچت کا تعلق ہے پاکستان میں توانائی کے خرچ کو معیشت کے مختلف شعبوں میں موزوں استعمال کے ذریعے 25 فیصد تک کم کیا جاسکتا ہے (دیکھئے جدول 2.1.2)۔⁴¹ اس طرح پاکستان ترسیل و تقسیم کے زیاں کو کم کر کے اور بجلی کے مؤثر استعمال اور بچت سے بہت بجلی بچا سکتا ہے۔ ترسیل و تقسیم کے زیاں کو کم کرنے کے لیے بجلی کی تقسیم کے شعبے میں سرمایہ کاریوں کے علاوہ تقسیم کے عمل کو بہتر بنانے نیز بجلی کی چوری سے متعلق قوانین کے نفاذ کی ضرورت ہے۔ دوسری جانب چھوٹی بڑی سطح پر بجلی کی بچت کو یقینی بنانا ہوگا اور اس سلسلے میں معیشت کے مختلف عاملین بشمول گھریلو صارفین، فرمز، اشیاء ساز ادارے اور حکومت وغیرہ کو بجلی کی بچت کے طریقوں پر عمل کرنا ہوگا۔

⁴⁰ ایشیا اور بحر الکاہل میں توانائی کا تحفظ اور پائیدار ترقی، اقوام متحدہ اپریل 2008ء۔

⁴¹ نیٹلس انرجی کنزرویشن سینٹر (انرکون) پاکستان۔

خس 2.1.2 توانائی کی بچت پر عمل کرنے میں رکاوٹیں

توانائی کی بچت کی اہمیت کے باوجود، خصوصاً بجلی کا خرچ کم کرنے کے حوالے سے، یہ مشاہدے میں آیا ہے کہ صارفین عام طور پر توانائی بچانے کے طریقوں پر عمل نہیں کرتے۔ اس کی وجوہات مندرجہ ذیل نکات سے معلوم ہوں گی:

ابتدائی لاگت کا مسئلہ:

یہ مشاہدے میں آیا ہے کہ فیصلہ ساز (صارفین، بلڈرز وغیرہ) ابتدائی لاگت کم رکھنا چاہتے ہیں۔ ابتدائی لاگت میں توانائی بچانے والے (قدرے مہنگے) آلات استعمال یا تعمیراتی مقاصد کے لیے شامل ہو سکتے ہیں۔ بہت کم افراد پوری زندگی کی لاگت کم کرنا چاہتے ہیں (مثلاً کسی آلے کی ابتدائی قیمت خرید نیز سالانہ بجلی کے بل، مرمت اور دیکھ بھال)۔ ابتدائی لاگت کا مسئلہ خاص طور پر شدید ہوتا ہے (الف) جب توانائی بچانے والے آلات زیادہ مہنگے ہوں (مثلاً بلڈرز کے لیے) اور دیگر (مکان خریدنے والے یا کرایہ دار) بجلی کے کم بلز سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں، اور (ب) کم آمدنی والے صارفین کے لیے جو مہنگے توانائی بچانے والے آلات خریدنے کے محدود (نقد اور قرض تک رسائی) کے وسائل رکھتے ہیں۔

معلومات کا فقدان

صارفین پوری زندگی کی لاگت کم کرنے پر غور کریں اور اپنے فیصلوں میں توانائی کی بچت کو اہمیت دیں تب بھی توانائی کے استعمال اور لاگت کے بارے میں قابل فہم اور معتبر معلومات کا فقدان بڑی رکاوٹ بن جاتا ہے۔ عام طور پر توانائی کے صارفین کو وہ اقدامات معلوم نہیں ہوتے جو توانائی کے مؤثر اور سستے استعمال کے لیے ضروری ہیں۔ بیشتر ملکوں میں گھروں اور فلیٹوں میں توانائی کے مؤثر استعمال کی درجہ بندی کے حکومت اور نجی پروگرام حال ہی میں شروع ہوئے ہیں۔

دیگر غلط فہمیاں

اکثر صارفین یہ سمجھتے ہیں کہ توانائی کی بچت کا مطلب کم توانائی سے اتنی ہی سہولت حاصل کرنا نہیں بلکہ تکلیف برداشت کرنا یا قربانی دینا ہے۔ توانائی کے مؤثر استعمال کے بارے میں اس عام غلط فہمی کی وجہ سے صارفین بچت کے تصور کو قبول نہیں کرتے جس کی بنا پر ہائشی ڈویلپرز اور آلات ساز اپنی مصنوعات میں توانائی کے مؤثر استعمال کو پرکشش پہلو کے طور پر استعمال نہیں کرتے۔ ظاہر ہے کہ طلب کی عدم موجودگی میں آلات سازوں اور تعمیراتی سامان کے سپلائرز کو مصنوعات کے ڈیزائن اور تحقیق میں توانائی کے مؤثر استعمال پر زور دینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

تعمیر مکان کے شعبے کا منتشر ہونا

تعمیر مکان کا شعبہ زیادہ تر ممالک میں بکھرا ہوا ہے۔ اس وجہ سے توانائی کے مؤثر استعمال کو ترویج دینے کے سلسلے میں صنعت کاروں کی قیادت میں اقدامات (جن میں توانائی بچانے والے ڈیزائن، مصنوعات اور تعمیراتی طریقے شامل ہو سکتے ہیں) کا امکان برائے نام ہے۔

توانائی کے بلڈنگ کوڈز کا فقدان

بیشتر ممالک جہاں توانائی کے حوالے سے بلڈنگ کوڈز تشکیل دیے جاتے ہیں ان کوڈز پر عملدرآمد اور نفاذ ناکافی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ اصلی بلڈنگ پلانز اور تعمیراتی سائنس کا جائزہ لینے کے لیے مالی و انسانی وسائل کا فقدان ہے۔ توانائی بچانے والے آلات کے حوالے سے بلڈرز کی تعلیم بھی ناکافی ہے۔

توانائی کی بچت کی ترغیباتی پالیسی کا فقدان

بیشتر ممالک میں توانائی کی بچت کی ترغیبات دینے کے لیے کوئی مؤثر پالیسی موجود نہیں۔ مثال کے طور پر مالی اور ٹیکسیشن پالیسیاں اس طرح تشکیل نہیں دی جاتیں کہ توانائی کی بچت کو ترویج ملے، توانائی بچانے والے آلات کی تحقیق و ترقی کے لیے کام کیا جائے یا توانائی کی بچت کی توصیف کی جائے یا اس پر انعامات مقرر کیے جائیں۔ متعدد پہلوؤں سے توانائی کی بچت بیشتر ملکوں میں بازار میں ناکامی سے دوچار ہوئی ہے۔ توانائی کی بچت کو فروغ دینے کے لیے حکومت کی جانب سے رہنمائی اور قواعد و ضوابط کی تشکیل کی ضرورت ہے۔

نامکمل قواعد و ضوابط

بیشتر ملکوں میں توانائی کی بچت سے متعلق قوانین و قواعد نامکمل ہیں۔ جو قوانین موجود ہیں ان پر عملدرآمد اور نفاذ بھی کم ہوتا ہے۔ ضمنی قواعد نامکمل ہیں اور قانون پر عملدرآمد کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

خس 2.1.3 دنیا میں توانائی کی بچت کے قوانین

دنیا بھر کے ممالک میں توانائی سے متعلق وسیع قوانین ہیں جن میں توانائی کے مؤثر استعمال کے مقاصد شامل ہیں۔ اکثر حکومتیں کسی خاص ٹیکنالوجی یا مصنوعہ کی طلب میں تیزی لانے کے لیے ترغیبات دیتی ہیں۔ او ای سی ڈی کے ممالک نے ہدف مقرر کر کے کچھ اقدامات کیے ہیں اور توانائی کے مؤثر استعمال کو بہتر بنانے میں کئی کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ مثلاً جاپان میں توانائی کی بچت کے قانون کی رو سے ”ٹاپ رنز“ پروگرام کے تحت مختلف معیارات استعمال کر کے بجلی کے آلات کی کارکردگی بہتر بنائی گئی ہے۔ امریکی حکومت نے بھی آلات کی کارکردگی کا معیار بہتر بنانے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ امریکی محکمہ توانائی کے مطابق گھریلو صارفین کی تعداد میں اضافے کے باوجود 1990ء میں رہائشی توانائی کا مجموعی استعمال 1978ء کے مقابلے میں ایک چوتھائی کم تھا جس سے توانائی کے مؤثر استعمال میں مستحکم بہتری کی عکاسی ہوتی ہے۔ یہ فائدہ کئی عوامل کی بنا پر ہوا جن میں بلڈنگ کوڈز میں توانائی کے مؤثر استعمال کی شرائط، آلات پر لیبل اور کارکردگی کے معیارات، حکومت کی توانائی کے بارے میں تعلیم دینے کی کوششیں، توانائی کی بچت کے پروگرام اور صارفین، آلات نیچے والوں اور تعمیراتی پیشہ وروں اور کاروباری لوگوں میں آگہی شامل ہیں۔

یورپ کے رضا کارانہ صنعتی مؤثر استعمال کے اہداف کے تجربے سے بھی مثبت نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یورپی ایشیا سازوں نے 1994ء اور 2000ء کے درمیان توانائی کا استعمال 20 فیصد کم کرنے کا ہدف مقررہ وقت سے پہلے حاصل کر لیا ہے۔ روس میں نئی عمارات میں نی یونٹ حجم درکار توانائی ایک عشرہ قبل کے مقابلے میں 60 فیصد کم کر دی گئی ہے اور ان معیارات کو مزید سخت کرنے کے لیے منصوبے بنائے جا رہے ہیں۔ کئی ایشیائی ملکوں نے بھی توانائی کی بچت کے سلسلے میں قانون سازی کی ہے۔ ان میں چین (توانائی کی بچت کا قانون)، بھارت (انرجی کنزرویشن ایکٹ)، جاپان (توانائی کے معقول استعمال کا قانون) اور تھائی لینڈ (توانائی کی بچت کے فروغ کا قانون) شامل ہیں۔ یہ قوانین عموماً جامع ہیں اور ان میں صنعتوں سے لے کر گھریلو صارفین تک کئی شعبے شامل ہیں۔

خس 2.1.4 توانائی کے مؤثر استعمال کو بہتر بنانے کے لیے مجوزہ پالیسیاں

قومی معیارات قائم کرنا

توانائی کے مؤثر استعمال کو فروغ دینے کے لیے سب سے پہلا قدم یہ ہے کہ قومی اہداف مقرر کیے جائیں۔ مثال کے طور پر چین میں حکومت نے توانائی کی بچت کے حوالے سے لازمی اہداف مقرر کیے ہیں۔ 2006-2010ء کی مدت کے گیارہویں پنجسالہ منصوبے کے تحت پورے ملک کے لیے لازمی ہے کہ توانائی کا استعمال 20 فیصد کم کرے اور اس میں توانائی کی بچت کے صوبائی کوٹے بھی شامل ہیں۔ اس منصوبے میں شماریات، نگرانی، توانائی کی بچت اور آلودگی میں کمی کے اقدامات شامل ہیں۔ روسی فیڈریشن نے بھی توانائی کے استعمال کے حوالے سے اہداف مقرر کیے ہیں۔ ستمبر 2006ء میں حکومت نے 2015ء تک توانائی کا استعمال 63 فیصد گھٹانے کے لیے ایک نئی حکمت عملی شائع کی۔

کم سے کم کارکردگی کے معیارات اور لیبلنگ

توانائی کے مؤثر استعمال کو فروغ دینے کا ایک مفید طریقہ تیار شدہ مصنوعات خصوصاً بجلی کے آلات کے کم سے کم معیارات مقرر کرنا ہے۔ یہ معیارات لازمی بھی ہو سکتے ہیں اور رضا کارانہ بھی۔ تاہم گزشتہ چند برسوں میں کئی ممالک نے لازمی معیارات مقرر کرنے شروع کر دیے ہیں۔ مثلاً فلپائن میں انٹرکنڈیشنرز کے لیے ایک لازمی معیار قائم کیا گیا۔ ایک سال کے اندر اوسط کارکردگی 25 فیصد بڑھ گئی۔ 1999ء میں آسٹریلیا نے ریفریجریٹرز اور فریجز کے لیے معیارات اختیار کیے۔ 1980ء اور 2005ء کے درمیان نئے ریفریجریٹرز اور فریجز میں توانائی کا خرچ تقریباً 70 فیصد کم ہو گیا۔ بھارت میں لیبلنگ معیارات بھی مقرر کیے گئے ہیں۔ 2006ء میں بیورو آف انرجی اینڈ اینیسی نے گھریلو آلات کے لیے ابتدا میں رضا کارانہ بنیادوں پر نیشنل انرجی لیبلنگ پروگرام شروع کیا جو بعد میں لازمی کر دیا گیا۔

حکومت کی خریداری

حکومتوں اور دیگر ادارہ جاتی خریداروں کی جانب سے خریداری سے بھی توانائی بچانے والی مصنوعات کو تحریک مل سکتی ہے جس سے کارپوریٹ خریداروں اور عام انفرادی صارفین کے لیے ایک مثال قائم ہوگی۔ حکومتیں بھی اپنے سپلائرز کو توانائی بچانے والے آلات کے حوالے سے واضح پیغامات دے کر اثر و رسوخ استعمال کر سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر کوریامیں ایک حکومتی پالیسی کے تحت ان آلات کی خریداری کی حمایت کی جاتی ہے جن میں توانائی کی کارکردگی کے کم سے کم معیارات کی پابندی کی گئی ہو۔ چین میں بھی توانائی کی بچت کے لیبلز کے حوالے سے حکومتی خریداری کی پالیسیاں ہیں۔ مارچ 2007ء میں حکومت نے کارپوریشن آف ٹیکس قانون متعارف کرایا جس میں توانائی بچانے والی مصنوعات استعمال کرنے پر اشیا سازوں کے لیے ترجیحی ٹیکس ریٹس شامل کیے گئے ہیں۔

عوامی آگاہی میں اضافہ

اگر توانائی کی بچت کے مقاصد حاصل کرنے میں تو مصنوعات سازوں اور صارفین دونوں کو پوری معلومات ہونی چاہئیں۔ چنانچہ حکومتیں توانائی کی بچت کے بارے میں معلومات فراہم کر سکتی ہیں۔ اس طرح حکومتوں کو توانائی بچانے والی مصنوعات کے استعمال کی حوصلہ افزائی کرنے کا موقع ملے گا اور صارفین زیادہ مؤثر استعمال والے آلات اور طریقے طلب کریں گے۔

عمارات اور آلات کی کارکردگی بہتر بنانا

جس شعبے میں حال ہی میں توانائی کا استعمال بہت تیزی سے بڑھا ہے وہ رہائشی بجلی کا شعبہ ہے خصوصاً ترقی پذیر ملکوں میں۔ اس شعبے میں بجلی کی کھپت پوری معیشت سے زیادہ تیز رفتاری سے بڑھ رہی ہے خصوصاً ان ملکوں میں جہاں انٹرکنٹینٹل کی ضرورت پڑتی ہے۔ ممالک بہتر بلڈنگ کوڈز استعمال کر سکتے ہیں اور توانائی بچانے والی لائٹنگ کی حوصلہ افزائی کر سکتے ہیں۔ حکومتیں بھی اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ترغیبات دے سکتی ہیں اور دیگر اقدامات کر سکتی ہیں کہ نئی عمارات توانائی کے مؤثر استعمال کو مد نظر رکھ کر تعمیر کی جائیں۔

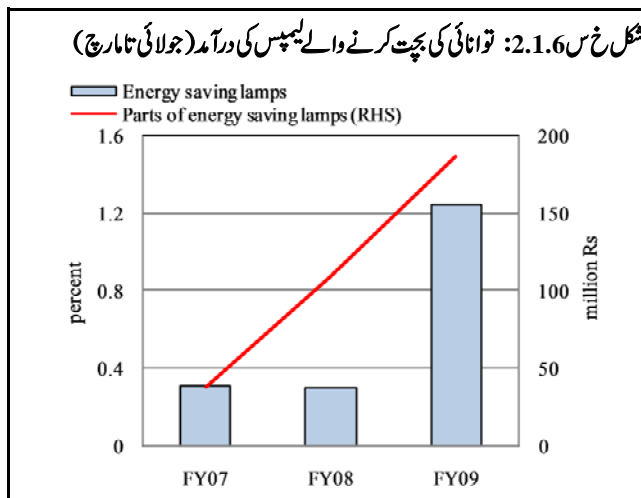
خس 2.1.5 پاکستان میں گئی کوششیں

پاکستان میں بھی 2005ء میں حکومت نے اپنی پہلی توانائی بچاؤ پالیسی کا اعلان کیا۔ اس پالیسی میں معیشت کے مختلف شعبوں میں توانائی کے مؤثر استعمال کے لیے رہنما خطوط دیے گئے۔ اس پالیسی سے توانائی کے تحفظ کے حکومتی منصوبوں کے لیے موزوں فضا پیدا ہونے اور مستقبل میں توانائی اور ماحولیات کے حوالے سے تبدیلی آنے کی امید ہے۔ ان اقدامات میں قانون سازی، کوڈز اور معیارات کی تشکیل، عوامی آگاہی اور استعداد کاری شامل ہے۔ اس پالیسی میں ایک اہم قدم صنعتی سطح پر توانائی کے آڈٹس متعارف کرانا تھا۔ متعدد ٹیکسٹائل، چمڑے، شکر اور اسٹیل ری رولنگ یونٹوں میں توانائی کے آڈٹ کیے جا رہے ہیں۔ اپنا شرکت سے قومی ادارہ پیداواریت نے متعدد ٹیکسٹائل فرموں میں توانائی کے آڈٹ کیے ہیں جن سے صنعت میں توانائی کی بچت کے امکانات نیز ایسے اقدامات اجاگر ہوئے ہیں جو ان فرموں میں توانائی کا خرچ کم کرنے کے لیے کیے جاسکتے ہیں۔⁴² اسی ادارے نے اسٹیل ری رولنگ فرموں میں بھی توانائی کے آڈٹ کیے ہیں۔

حکومت نے دن کی روشنی کو زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے کے لیے ڈے لائٹ سیونگ ٹائم کا سلسلہ بھی شروع کیا ہے۔ چونکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ گھڑی کے اعتبار سے غروب آفتاب تاخیر سے ہو اس لیے اس میں لائٹنگ کے بغیر ایک گھنٹہ شامل ہو جاتا ہے۔ بظاہر توانائی کی کھپت پر اس کا اثر معمولی ہے تاہم طویل مدت میں اس سے قومی بچت پر نمایاں اثر پڑنے کی توقع ہے۔ عالمی سطح پر کی جانے والی مختلف اسٹڈیز میں یہ بات ثابت بھی ہو چکی ہے جس سے اس تصور کو تقویت ملتی ہے کہ ڈے لائٹ سیونگ ٹائم سے توانائی کی طلب کم ہوتی ہے۔ اس بارے میں جانچ کی جانی چاہیے اور اسے عام کیا جانا چاہیے کہ پاکستان میں ڈے لائٹ سیونگ ٹائم سے کتنی بچت ہو رہی ہے۔

مزید برآں بجلی کے استعمال کی لاگت کم کرنے کے لیے توانائی بچانے والے بلب اور لمپ یعنی انرجی سیورز مقبول ہوتے جا رہے ہیں۔ انرجی سیورز کی ملکی پیداوار اور درآمد پچھلے کچھ برسوں میں غیر معمولی طور پر بڑھ گئی ہے۔ مالی سال 2009ء میں بھی انرجی سیورز کی درآمد 120 فیصد کی زبردست شرح سے بڑھی جبکہ گزشتہ دو سال میں اس میں 20 فیصد کمی

⁴² اس کی تفصیلات ٹی ای ایس پروگرام (اسپینک اور پروسیونگ) کے تحت ایشین پراڈکٹیو آرگنائزیشن، جاپان اور نیٹھل پراڈکٹیو آرگنائزیشن کی جبرک رپورٹ آن انرجی ایفیٹنسی میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔



اوسط نمونہ ہوئی تھی (دیکھئے شکل رخ س 2.1.6)۔ یہ اضافہ عوامی آگاہی کے علاوہ حکومت کی جانب سے بہت سے علاقوں میں انرجی سیوریز لگانے کی وجہ سے ہوا۔ یہ قدم سری لنکا میں بھی اٹھایا گیا تھا اور کامیاب رہا۔ تجربے سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر مؤثر لائٹنگ ٹیکنالوجی کو تبدیل کرنے سے نہ صرف ماحولیات کو فائدہ ہوتا ہے بلکہ اس سے بہبود پر بھی اچھا اثر پڑتا ہے۔ چنانچہ سری لنکا کی حکومت نے جولائی 2008ء سے 75 واٹ سے زیادہ کے اعلیٰ پینڈیسیمٹ لیپسوں کی درآمد اور مقامی پیداوار پر پابندی لگا دی ہے اور 2010ء سے ہر پاور کے اعلیٰ پینڈیسیمٹ لیپسوں پر پابندی لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ رضا کارانہ طور پر انرجی سیوریز کے استعمال میں محدود کامیابی، توانائی کی ثابت شدہ بچت اور غیر مؤثر لمبوں کی تبدیلی سے حاصل ہونے والے فوائد کے پیش نظر یہ قدم درست معلوم ہوتا ہے۔ پاکستان میں اسی طرح کی مالیسی اقدامات کے علاوہ حکومت کو

ایم تجارتی مراکز میں بجلی کے با کفایت استعمال کو یقینی بنانا چاہیے۔ اس سلسلے میں شاپنگ ایریا کو جلد کھولنے اور جلد بند کرنے کا حکم دیا جاسکتا ہے تاکہ دن کی روشنی کا زیادہ سے زیادہ استعمال ہو اور شام کو بجھنے کے اوقات میں بجلی بچے۔ ابتدا میں اس سے خریداروں کو مزاحمت ہو سکتی ہے تاہم عادی ہو جانے پر خریداران اوقات میں اپنا کام کر سکیں گے۔ اس کے علاوہ ریسٹورانوں اور ہوٹلوں کو لائٹنگ اور انٹرکنڈیشننگ کے لیے توانائی بچانے والے آلات استعمال کرنے کا پابند بنایا جاسکتا ہے۔ صنعتی، زرعی اور تعمیراتی استعمال کے لیے ان کو نلے کئی سفارشات مرتب کی ہیں جن کی تفصیل انوکون کی ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔ شعبہ جات کے حوالے سے بعض رہنما خطوط باکس 2.1 میں دیے گئے ہیں۔

ہا کس خ س 2.1: توانائی کی بچت کی قومی پالیسی میں درج شعبہ وار رہنما خطوط (اقتباسات)

صنعتی شعبہ

(الف) توانائی کے آڈٹ کے بارے میں قومی پروگرام کی حوصلہ افزائی کرنا اور اس میں مدد دینا خصوصاً چھوٹے اور درمیانے درجے کے صنعتی یونٹوں میں۔

(ب) اجزاتی جہتوں، برنز اور بوائلرز وغیرہ کو بہتر بنانا توانائی بچانے والے احترازی عمل، کنٹرولز اور آلات کے استعمال کی ترغیب دینا۔

(ج) صنعتی شعبے میں سستے اور جلد نتائج دینے والے توانائی کی بچت کے اقدامات کو ترویج اور فروغ دینا۔

(د) بوائلرز میں توانائی بچانے کے حوالے سے بہتری لانے کے علاقائی شعبہ جاتی پروگراموں کو ترویج دینا۔

(ه) صنعتی شعبے میں توانائی کی بچت کے حوالے سے جدید کاری کو فروغ دینا۔

(و) صنعتی ذیلی شعبوں خصوصاً چھوٹے اور درمیانے درجے کے صنعتی یونٹوں میں چھوٹی سطح کے ٹیکنالوجی پروگراموں کو قومی سطح پر فروغ دینا تاکہ توانائی کی بچت کا مظاہرہ کیا جاسکے جیسے ویسٹ ہیٹ ریکوری، کمبیشن کنٹرول سسٹمز، انرجی ایفیشی اینٹ موٹرز، پارٹیکلز اپرومنٹ وغیرہ۔

(ز) کوسٹس سے بجلی کی سستی اور ماحول دوست ٹیکنالوجیز کے استعمال میں تعاون کرنا۔

(ح) بجلی کی کمی پوری کرنے کے لیے کوچزیشن کو فروغ دینا۔

(ط) معیشت کے مختلف شعبوں میں ڈس ایم پروگراموں کو فروغ دینے کے لیے مؤثر اختتامی وقتی اقدامات کرنے کے سلسلے میں واپڈ اور ریویبلنجز سے مل کر کام کرنا۔

(ی) توانائی کے زیاں کو کم کرنے کے پروگراموں میں اور بجلی کی پیداوار، تقسیم اور ترسیل میں کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے ٹوٹلٹی کمپنیئر آرائی کی بیڑ سے مل کر کام کرنا۔

عمارات اور گھریلو صارفین کے شعبے

(الف) کاروباری اور کمیونٹی کی عمارات میں توانائی کے آڈٹ کی حوصلہ افزائی کرنا اور اسے متعارف کرانے میں مدد دینا۔
 (ب) گھر وں میں توانائی کی بچت کے طریقوں کو ترمیم دینا۔
 (ج) مختلف ماحولیاتی علاقوں کے حوالے سے توانائی بچانے والی خصوصیات کے حامل تعمیراتی اور انسولیشن مواد کو جانچنا اور قومی سطح پر ان کے استعمال کی حوصلہ افزائی کرنا۔
 (د) عمارات میں توانائی بچانے والے آلات اور ساز و سامان کے استعمال کی حوصلہ افزائی کرنا۔
 (ه) عمارات میں توانائی بچانے والی ایچ وی اے سی اور لائٹنگ کے طور پر بچنے کے استعمال کرنا۔
 (و) متعلقہ حکام کے ذریعے توانائی بچانے والے عمارات کے ڈیزائن کو ترمیم دینا۔

زرعی شعبہ

- (الف) توانائی بچانے والے ٹریکٹر انجنوں کو ترویج دینا۔
 (ب) توانائی بچانے والی ٹیوب ویلز اور واٹر پیمنٹ اسٹیشنوں کو ترویج دینا۔
 (ج) تعلیم، معلومات اور مظاہرے کے ذریعے توانائی بچانے کی تربیت کو ترویج دینا۔
- ماخذ: نیشنل انرجی کنزرویشن پالیسی 2005ء، نیشنل انرجی کنزرویشن سینٹر (انرکون)، وزارت ماحولیات

ماخذ:

- 1- ایشیا اور بحر الکاہل میں توانائی کا تحفظ اور پائیدار ترقی، اقوام متحدہ اپریل 2008ء۔
- 2- نیشنل انرجی کنزرویشن سینٹر (انرکون)، پاکستان۔
- 3- توانائی کے مؤثر استعمال پر ایکسپرسٹ گروپ، 2007ء: توانائی کے مؤثر استعمال کے امکانات کو حقیقت بنانا: جی ایٹ ممالک کے لیے اہداف، پالیسیاں اور اقدامات۔ اقوام متحدہ فاؤنڈیشن، واشنگٹن ڈی سی، ص 72۔
- 4- پاکستان اکنامک سروے، مختلف مسائل۔
- 5- پاکستان انرجی انریجکٹ، مختلف مسائل۔
- 6- گونا ٹیلا کے، ہیراتھ اور پدمکنتھی، دھامیکا۔ اکتوبر 2008ء۔ توانائی کے بچت کی معاشیات: ایک کیس اسٹڈی۔ ایشیائی ترقیاتی بینک اکنامکس ورکنگ پیپر سیریز نمبر 131۔